

صنایع کجی مرکب فضل خلائق و زمان
چون باغ کینان و کینان

این کتاب برتری و شین و سایر دستجات نوادر از آن است که در این کتاب است



این کتاب خرد است انضمام برآمد مرتبه گویند و ذکر آن گرامی بر سر علی حسن است که در این کتاب است

طبع می مشی ک کینان
طبع می مشی ک کینان

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ منسلک ہے۔ فروخت کے لیے موجود ہر کتاب کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے جاننے و ملاحظہ سے شائقانِ عملی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے فیصلہ وچ سلیقہ سے جو سادے ہیں ان میں بعض کتب مرثیہ و علم فقارہ و وفارسی تہذیب امامیہ کی دلچسپ کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

مجموعہ مرثیہ میر عشق جلد اول۔ کہ نام تاریخی اسکا گلزارِ نعم ہے۔ یہ مجموعہ نایاب رونق مجلس غزالیہ تونہ ونگار در احوال شہیدان کربلا علی المرتضیٰ از تصنیفات افصح الفصیح البلیغ الباقی الملک است۔ جناب سید حسین میرزا صاحب تخلص بہ مشق اسطی اللہ مقام اس مجموعہ کی دو سہلین ہیں جلد اول میں سب رباعیات و بیہ اسلام اور بیگانہ اور غلوہ و غیرہ سے اسکا جناب میر عشق جلد اول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تامل جناب صاحب علیہ السلام علی الترتیب ہے عجیب خوبی اور عمدگی سے نظم ہوا ہے ہر مرثیہ اسکا مائتدہ علیحدہ چھاپا گیا ہے۔

مجموعہ مرثیہ میر عشق جلد دوم۔ کہ نام تاریخی برہانِ نعم ہے یہ مجموعہ ایک ذخیرہ ایسے نادر مرثیوں کا ہے جسکا نظریہ شہین بین وہ در و اقرار قوم ترکہ جسکے سننے سے دل کو بیباکی اور بقیارتی حاصل ہوتی ہے۔ سوگواران ماتم جناب۔ سید الشہدایب اس نادر مجموعہ کو ملاحظہ فرماویں گے مرزبان سب کچھ جانتا ہے دلی سے ہدیہ لینے۔

کتب مرثیہ و علم فقارہ و وفارسی ہر ایک میں مجموعہ مرثیہ میرزا ادیب۔ یہ مجموعہ سب سے نظیر ہے مرغوب دلہا سے ہر صغیر و کبیر رونق منبر عزاداریہ نوحہ ونگار جامع مصائب شہداء سے کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام کی تصنیف سلطان الذکرین قدوة الشعراء میں سپر نظیر مہر تویر خوش تقدیر مرد اسلامت علی تخلص بہ دبیر ہے یہ نادر مجموعہ دو جلد میں ہے جلد اول میں ۱۰۰۰ مرثیہ اور جلد دوم میں تیس مرثیہ ہیں۔

مجموعہ مرثیہ میر موسیٰ۔ یہ مجموعہ نادر و گوہر ہے بہار رونق منبر عزاداریہ نوحہ ونگار غیرہ شہیون و شہین جامع مصائب ابی عبد اللہ حسین علیہ السلام کی مضمون جگر تراش جس سے دل انس و جان پاش پاش سوختگان آتش عم کشگان خنجر الم ذکر حالات اصحاب و اولاد امام ہمام ہے سلطان الذکرین ملاذ الشعراء میں میرزا اب صاحب مرحوم التخلص بہ موسیٰ برادر میرزا میں کا یہ کلام بلاغت نظام ہے جسکا شہسدرہ نازک خیالی و موشگافی و مضمون نگاری از ہند تار و موشام ہے اسکی تین جلدیں ہیں۔

صنایع کیمیا و صنایع کرباس و کتان
چون این صنایع کیمیا و کرباس و کتان

از دیدگاه اشکال دیرینه و سیاه استعمال صنایع کرباس و کتان که در این ممالک



در این ممالک صنایع کرباس و کتان که در این ممالک صنایع کرباس و کتان

صنایع کیمیا و صنایع کرباس و کتان
چون این صنایع کیمیا و کرباس و کتان



حق
 در این عالم
 همه چیز
 از او است
 و او را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و او را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و او را
 هیچ
 چیز
 نیست

ع
 آنکه
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

ع
 آنکه
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

و اینست
 حق تعالی
 که
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

ع
 آنکه
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

ع
 آنکه
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

ع
 آنکه
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

ع
 آنکه
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

ع
 آنکه
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

ع
 آنکه
 در
 این
 عالم
 همه
 چیز
 از
 او
 است
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست
 و
 او
 را
 هیچ
 چیز
 نیست

<p>عالم</p> <p>میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے میرے دل میں تو ہی رہتا ہے میرے دل میں تو ہی رہتا ہے</p>	<p>عالم</p> <p>اگر کسی کو دیکھو تو کہو کہ میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے</p>	<p>عالم</p> <p>اگر کسی کو دیکھو تو کہو کہ میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے</p>
<p>خاصانِ خدا مومن چارہ جہا میں اربابِ ولا جو میں وہ پابندِ بجا میں</p>	<p>اگر سپہ بھی رہائی نہ ملی رہی تو جس سے گرونگو جو کہو لا تو بندھے رہا جس سے</p>	<p>زیرِ آلو پھر اس اور سے جتنا کیا پیرا یوں پختہ بن پاک کا نقش کیا پیدا</p>
<p>عالم</p> <p>جس کو دیکھو تو کہو کہ میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے</p>	<p>عالم</p> <p>اگر کسی کو دیکھو تو کہو کہ میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے</p>	<p>عالم</p> <p>اگر کسی کو دیکھو تو کہو کہ میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے</p>
<p>وہ وہ دلی ہو در دلی کا جب یہ داوا کے سوا کوئی نہ باقی ناما ہے</p>	<p>مقتول کو کسا نو اسما جو اس سے کس پیسہ کا کاٹا ہے گا تنہا جس سے</p>	<p>سب سے بڑی کوئی یہ کہی سے جدا میں کلیب کے کرتے میں سپا زو خد میں</p>
<p>عالم</p> <p>اگر کسی کو دیکھو تو کہو کہ میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے</p>	<p>عالم</p> <p>اگر کسی کو دیکھو تو کہو کہ میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے</p>	<p>عالم</p> <p>اگر کسی کو دیکھو تو کہو کہ میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے</p>
<p>پھر راحت و آرام کی ہر سہلہ کا پختی ستیا کی آفت تہی کی پختی کی بلا تہی</p>	<p>کیا کیا نہ دیر چلو نہیں اہل جانے آرام نہ پایا کبھی محبوبِ حشہ اپنے</p>	<p>اک صاعقہ کرتے ہو جو دوسرے کی موسیقی نے اسی نواز کو کھلو تو کیجا</p>

میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے ہی دیکھا ہے
تو میری آنکھوں میں کیوں نہ آجائے
میرے دل میں تو ہی رہتا ہے
میرے دل میں تو ہی رہتا ہے

خدا

<p>بہ ذات خدا کوئی نہ تھا یا نہ تھا مادرہ تھی جو چھالی سے لٹا کر گیا بابا کا تو کبھی بھی نہ تھا اب تو دیدار روئی تھی داد کے لئے وہیں تک گیا</p>	<p>عالم کو تو یہ تو تھی شاہ کی شہاد جا لیتیں برس اور سکونت سلام پر جب جہنم کے کھیلوں کا کھیل ہو سب سے پہلے جان بچا کر گئے</p>	<p>عالم قفا تو تھی ایک شخص نے اپنے انداز دو بار جو ہو کر سبھوں کے گم گئے اگر وہیں ردا والے کو کس نے نہ لیا جو حد سے گھر گھر کیا وہی پوچھا</p>
<p>بیکس پر عیب و ثبوت علی مدین تھا اتنو بھی کوئی پوچھنے والا نہ رہا تھا</p>	<p>راحت نہ ملی باو شہر بن و بٹہ کو ہر اک کے قاتل محمد پکر کو</p>	<p>یہاں تک کہ عداوت تھی اوہل اعدین کو جبروح کی سنگ سہ حضرت کی نہیں کو</p>
<p>عالم وہ منہ سیر کا تلوہ تہا کی آفت شاہ کا دل تارک پہ نور عورت کفارت سے تباہا بس نور عورت چھپ چھپ کر کر کے تڑپتا لنگ</p>	<p>عالم جن کو گونہ سے نہ تھے پوچھا اسی وقت نہ انہما کو چکر و زوہار بے تعلق کو کون پوچھا جلیل ہو چکا اور کور و زوہار</p>	<p>عالم گنگا گنگا اس شاہ کی کہ عیب پر کور تو بھی نہ مانی مانتو سے بلوغت ایشاد و سہ بار تو کور و زوہار منظور شاہ کی جگہ کیل</p>
<p>مظلوم کی طاعت کی شاگرد تھے قری احمد کی بیٹی پہ بجا کرتے تھے قدسی</p>	<p>وہ کہتے تھے ساہیہ بول ساہیہ کہ اب ہے کاؤب کی بیضیت سنو تم</p>	<p>پید پیون کے کی سخت بدی شاہ سو توڑا اور دندان بنی سنگ تم سو</p>
<p>عالم تباہا نہ تھی تباہا نہ تھی جو بپ کر چھپنے والے والد مدار آں مخالفت کی یہ بیچ بپ جو چھپو صلات اور سلام پوچھا</p>	<p>عالم تباہا نہ تھی تباہا نہ تھی اور سنگ لی سے کوئی پوچھا اکا وانا زار کو کوئی دیویشنا اوس پانڈیہ کو کھٹے سے پوچھا</p>	<p>عالم جس شخص کی ہو شہادت چوں جو ہے فریغ اور ساگانا نہ تھی چوں جو ہے فریغ اور ساگانا نہ تھی چوں جو ہے فریغ اور ساگانا نہ تھی</p>
<p>حاجت ہو کہ کو نہ مادرہ چدر کی ہوتی ہے بیٹی سے فریون قداہ کی</p>	<p>یہ فریون نظر آتا تھا سرور کے بار بھجواتے تھے سب شاہین کی سور</p>	<p>پانی جو وہ آب و دم تیغ علی نے سر سبز کیا کاشن اسلام نبی نے</p>

<p>تجربت ہو اگر فطر ظلمات سے لڑے گا اور دور ہو جاوے گا شکرانہ میں روزگاری سے جا سب سے بدین میں چھوڑ دے میں ہو بسید لوہا کی</p>	<p>انفوس کو جو بستر سے اٹھا کر سبک دے مصیبت میں سے اٹھا کر مظلوم سے کچھ تو کھا کر اور تیرا مہربان میں نہ لگا کر</p>	<p>تجربت ہو مصیبت کو تو حق سے لڑے گا چوہنت و ادب سے جو خلاف اس کو لڑے گا مردم غنیمت سے جو مصیبت سے لڑے گا وہیبا تقدیر از خصالک میں لڑے گا</p>
<p>الباغضان اسی ہستی کو چین میں طاقت شہری بیٹھے تو کھنے کی بد میں</p>	<p>ناچار اٹھیں چھوڑتے ہوں امرتے ہیں انگلیے تڑپتی مری روح لہ میں</p>	<p>واغذو انہ میں پر حق کی ضامین مرد ہے کہ دیگا بغض اس کم حد میں</p>
<p>شکست میں سے اٹھ جائے تو نہ کھوے کھانچ کھانچ کو جہاں سے لگا بیٹھی کہ باک تیری فراگتے میں چھوڑ دے اپنی بی</p>	<p>جہاں سے اٹھیں کون لگا کر کھانچوں میں اٹھیں کون لگا کر کون لگا کر جھانڈ لگا کر بہو بیٹھی میں اتنا تو لگا کر</p>	<p>تھیں ہوں میں چھوڑ دے غائب قرآن سے اور ہم لڑے گا طلب باجی و ودان سے لگا کر جو لگا خلاف اس کو لگا کر</p>
<p>اوشنا مروید سے ترحق میں تم ہے دشمن تھے وہ دینکے جو ہم سے تویر تھے</p>	<p>مان باپ کو تو ہوش ہو گا مہر ہے کون انکی خبر لے دیکھا اس درد میں</p>	<p>ہائیں سر پر رکھ صوف یا نکانہ اور ہے تاج رہو انکے یہ رضامندی حق ہے</p>
<p>کبھی کبھی اپنے سے لڑے گا سخت پیرو اور جہاں سے لڑے گا پہلو میں کبھی نہ لڑے گا سب سے پہلے وہ لڑے گا</p>	<p>پہلو میں کبھی نہ لڑے گا سخت پیرو اور جہاں سے لڑے گا پہلو میں کبھی نہ لڑے گا سب سے پہلے وہ لڑے گا</p>	<p>واقدار انکی رضامندی جو کار تو ان سے دوستی نہ کرے تو دار ان سے کھٹے دیکھے جو دوستی نہ کرے دو تو یہ جہاں سے لڑے گا</p>
<p>فرماؤ تھے دو نو پندہ جان محمد پہرہ ۱۰۵ ابھی سے میں یہ بیکان محمد</p>	<p>اندیشہ کی جاگم ہے یہ عورت کا محل ہے جو زندہ ہے نہ اکلن اور تو پیش اجل ہے</p>	<p>میں ساتھ تمہارے ہوں جو کھڑے ہو کر مجھ سے تقریب ہو کر شہرہ ملو گے</p>

مرثیہ پر انیس

۱۰

<p>سجده چہ لہو یوں کہتا شہید کی طرف اگر اشارا عاشق ہون میں اسکا خدا کا پور پیدیا واقف ہوں بعد میں پتہ پتہ ہر گھر کا سچا لہو کی طرح ہر گھر میں پتہ پتہ</p>	<p>سجده ہوا کا پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کی ہوا ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کا پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کی ہوا ہر گھر میں پتہ پتہ</p>	<p>سجده زور ہے سے زور ہے ہر گھر میں پتہ پتہ وہ ہوا کی ہوا ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کا پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کی ہوا ہر گھر میں پتہ پتہ</p>
<p>سبھی نہ وہی جو اسے باعث ہو وہ ہر گھر حقاریہ ہے احمد خٹار کے گھر کا۔۔۔</p>	<p>میں دشمن حیدر پیر رعایت نکر لوگا محشر میں کبھی اوسکی شفاعت نکر لوگا</p>	<p>اوس نور نظر پر مری حق کا یہ کرم ہے باخط ہلی عرش پہ نام اوسکا قلم ہے</p>
<p>سجده جانی بھی ہو میرا ہر گھر میں پتہ پتہ اک نور میں اور میرا ہر گھر میں پتہ پتہ چوڑی میں ہے چوڑی اور اسکا ہر گھر میں پتہ پتہ چوڑی میں ہے چوڑی اور اسکا ہر گھر میں پتہ پتہ</p>	<p>سجده یہ سابق الامان ہے ہر گھر میں پتہ پتہ پیدا ہو چکا ہے ہر گھر میں پتہ پتہ چھوڑ کر گیا اور کبھی ہر گھر میں پتہ پتہ چھوڑ کر گیا اور کبھی ہر گھر میں پتہ پتہ</p>	<p>سجده واقف ستا میری ہر گھر میں پتہ پتہ وہ ہوا کی ہوا ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کا پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کی ہوا ہر گھر میں پتہ پتہ</p>
<p>یہ واقعہ گنجینہ اسرار سمان ہے یہ حجت حق ہے یہ امام و جہان ہے</p>	<p>اک عشق ازل سے ہر اس ذات خدا سے بہ نام خدا ہے یہ عنایات خدا سے</p>	<p>جو بعد مرنیک سلوک اسے کر لگا میں قبر میں اولگاہ جو ہر ذمہ لگا</p>
<p>سجده چوڑی میں ہے چوڑی اور اسکا ہر گھر میں پتہ پتہ چوڑی میں ہے چوڑی اور اسکا ہر گھر میں پتہ پتہ چوڑی میں ہے چوڑی اور اسکا ہر گھر میں پتہ پتہ چوڑی میں ہے چوڑی اور اسکا ہر گھر میں پتہ پتہ</p>	<p>سجده یہ سابق الامان ہے ہر گھر میں پتہ پتہ پیدا ہو چکا ہے ہر گھر میں پتہ پتہ چھوڑ کر گیا اور کبھی ہر گھر میں پتہ پتہ چھوڑ کر گیا اور کبھی ہر گھر میں پتہ پتہ</p>	<p>سجده واقف ستا میری ہر گھر میں پتہ پتہ وہ ہوا کی ہوا ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کا پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہوا کی ہوا ہر گھر میں پتہ پتہ</p>
<p>جسکو کہتے ہیں اسکی مارت کا منہ ہے قائل وہ محمدی رسالت کا منہ ہے</p>	<p>یہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ ہر گھر میں پتہ پتہ</p>	<p>جس شخص سے زہر کا نہ کوہ زہر چلیگا وہ تابہ ابدائش دو زمین چلیگا</p>

بدرستی لکھی ہے

۱۲۴
وہ خاندان میں تھی کہ توفیق اور
زور اور کمال کا نام ہے جس کا شاہ
عزیز دولت و نیابت پر ان دونوں کو

۱۲۵
سن کی تھی کہ ان کے اصحاب برفیق
فرمانتے ہیں وہ آپ جو بہت مہربان
کے ہوتے ہیں ان میں سے ایک شخص
ان باتوں سے بے خبر ہیں

۱۲۶
اوس صدمہ سے جو سب کی غم
کی بنا پر کیا ہے اور اس کے دور
تو وہ صیبت کی ہے مانتے ہوئے

۱۲۷
جو جنت کو کسی سے نہیں کچھ کہتے ہیں
اکس بوڑھے فاقہ و سوہتر میں دونوں

۱۲۸
مردی تھو عدوت سے نہ باز آؤ تو ظالم
محبوب خدا سے یہ سخن را دہی کے

۱۲۹
کسان بڈیان کا کلمہ حق میں تھی کے
محبوب خدا سے یہ سخن را دہی کے

۱۳۰
خالق کی عبادت میں کہ تھی کہ
از تو قدر کر کہ تو تہذیب کی ظلم

۱۳۱
عالی خاندان پر اب سلطان آئے
فرمایا کہ راؤ اور دولت کے

۱۳۲
اوس دونوں اوصاف کی تھی کہ
جو کچھ ہے اس کا اوس شخص

۱۳۳
ہر چیز کہ حاصل ہو فدک ہر کوئی ہے
پراوسکو بہت ہے کہ وہ خالق فریب ہے

۱۳۴
و انہی کے کہ مرے کہنے پر کہو گے
پھر شکر تک تم کہیں کہ نہ ہو گے

۱۳۵
کوین میں لعن و سپہ ہر کیوں میں
کا فریب وہ تھا کہ مرے اس کے تھے

۱۳۶
دو دفعہ اس کو وہ تھی کہ
جہنم میں تھی کہ وہ تھی کہ

۱۳۷
ان شخص چاہتے ہیں کہ وہ تھی کہ
کچھ لگا کر انہی کے تھی کہ

۱۳۸
اصحاب ہی فرمایا کہ وہ تھی کہ
وہ سن کے تھی کہ وہ تھی کہ

۱۳۹
ناموش کیا خالق کو اگر نہ پڑھائی
کیجو نہ خیانت یہ مانتے ہیں نہ

۱۴۰
کہتا ہے وہ بڈیان اور سب پر توں
ہر وقت کی نظر رہتے تھی کہ

۱۴۱
فرمانے سخن صبر کو صبر کو بلا کے
زہر کو بہت پیار کیا چھائی لگا کے

۱۴۲

<p>۱۱۱ اوسدن سوزلی ادرن سوزلی نیز ادرن سوزلی سوزلی جبریل امین نے یہ کہا اے اکبر خالق نے خبر بھی پوچھا احمد مختار</p>	<p>۱۱۲ عبدالرحمن نے کہا اے خالق نے بھی شخص سے کہا یا اکبر اے اکبر اے اکبر جبریل نے کہا اے اکبر</p>	<p>۱۱۳ نیا کو اوس سے تبت تبت نیز پوچھا کہ کیا کیا جان و دن افرقا کا جو وہ مالک مختار جبریل امین خالق کی خوشی پوچھا</p>
<p>۱۱۴ ہر چند عیان اوس پر اکبر کا زمانہ تو مگر الطاف خدا و رحمان ہے</p>	<p>۱۱۵ اے دو اس صابر و شاکر ہے محمد خالق نے بلایا پھر تو حاضر ہے محمد</p>	<p>۱۱۶ کہ قبض مری روح کہ نہ تو تھی زن مشاق طاقات بناب احدی ہون</p>
<p>۱۱۷ کیا حال ہے تیرا پوچھا حضرت کو کہ غمش میں تیرا اطلاق خدا کو بین بیان کیے پوچھا</p>	<p>۱۱۸ تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا</p>	<p>۱۱۹ تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا</p>
<p>۱۲۰ ایذا و مرض سے نہیں گھبرائے پوچھا پہر آپ کو مغرور بہت پاتا پوچھا</p>	<p>۱۲۱ یہ ایک اعلیٰ ہے مقام شہر والا فرمایا پھر خالق نے سلام شہر والا</p>	<p>۱۲۲ نہ کہ پوچھا دیکھتے تھے گاہ علی کو تریش تھی اشکوں سے یہ وقت تھی چو</p>
<p>۱۲۳ اگر یہ جلدی ملک ایت اودوم دوا دن تیرے لئے ہے کیا</p>	<p>۱۲۴ تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا</p>	<p>۱۲۵ تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا تیرا کیا ہے اس سے میں پوچھا</p>
<p>۱۲۶ اسنے کہی نصرت سہنیں مانگی کہی ہر اذن طلب کہ بناب احدی سے</p>	<p>۱۲۷ وہ کہی پوچھا کہ رسول مدنی ہو محبوب کی میرے نہ مدین الٹنی ہو</p>	<p>۱۲۸ صمان سے ہے پوچھا کہ پوچھا واحد حیات اسکی بہت کہ پوچھا</p>

<p>جمع اور سواری کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>	<p>جمع سزا کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>	<p>جمع اور سواری کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>
<p>پہلے سے ہرین مر مر پیا بہت کہیں اور کلو جب وہیں تو چھاتی سے لگا لہر پلو</p>	<p>تزو دیک سواری ہے رسولِ عربی کی صف باندھ کر تعظیم کرو روحِ نبوی کی</p>	<p>تازہ سیت نہ آرام ملا اہلِ شرم سو پر کی نہیں اہمیت کی شکایت کبھی ہم سو</p>
<p>جمع اور سواری کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>	<p>جمع اور سواری کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>	<p>جمع اور سواری کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>
<p>لو تو ہرین ہر جہاں جاتے ہو نانا نے ساتھ لے لے ہلو کہاں جاتے ہو نانا</p>	<p>سلطانِ رسالت کی ہم مدد کو ہم کو پلکو تیسے مصفا کر و گلہ ارازم کو</p>	<p>فریاد گئی عرشِ تلک شہِ خدا کی کو نہیں میں غل جھا کر عمر نے فضا کی</p>
<p>جمع اور سواری کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>	<p>جمع اور سواری کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>	<p>جمع اور سواری کے لئے تیار ہو کر اب اوٹھا جہاں وہ خود جان کر رہا اور وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر وہاں پہنچ کر</p>
<p>فرزند تلک باب کو کام آئیں سکتا اس راہ میں ہر جہاں کوئی جا نہیں سکتا</p>	<p>ہر گامِ ملاحظہ ہر مدارات کا داغ ہے معشوقِ سر عاشق کی ملاقات کا ہے</p>	<p>رواقِ سندھ سے جھٹا معراجِ جہاں کی ہے فریاد ہو اور بھی بڑھت آج جہاں کی ہے</p>

اب کیسے یہ دنی خدائے تعالیٰ کی
 احکام سے استقامت پونہ پونہ لیا گیا ہے
 کیسے یہ پونہ پونہ لیا گیا ہے
 اب کس کی خبر لیا گیا ہے

میں چھوٹی تھی جب سب سے بڑی تھی
 مادر سے زیادہ مجھ سے بڑی تھی
 میں سوں میں تھی اور آپ کا کوئی اور
 فریاد تھا آپ کو نہ روئے کسی کو

کون کھڑے کیوں نہیں
 تیری کب سے ان کی تیاست سے
 حضرت محمد کا کھڑے تھے
 سو آپ اور وہ کون سے لوگ تھے

اب دو شہ شہقت سے پرھا گیا کون
 اس پیار سے چھاتی پہ ہلاو گیا کون

منہ پر ہر عیب لٹی سر پر پوش ہیا
 میں رو کر چلاتی ہوں غلاموں ہیا

کیونکر کفن و کور کی تدبیر کروا گیا
 کن ماتھو نے میں ایک پر قد میں

پلائی تھی لہذا تھی کوٹ کر
 میں لڑائی سے بے پروا اور
 آرام سے بے پروا کوئی نہیں
 طوفان میں پناہ لے گا سفید

میں نے سب سے بڑی تھی
 تاتا ہے اب کھینچا گیا ہے
 ہاتھ سے پروا لے کر
 جھمکے تھے اور جی بچھینے

میں نے سب سے بڑی تھی
 اور وہ سب سے بڑی تھی
 میں نے سب سے بڑی تھی
 میں نے سب سے بڑی تھی

بیتاب میں ہوتی تھی جو ہر تھی
 اب حشرک اٹھنے نہ پایا کون

ان دونوں کی مظلومی و تنہائی کا ہے
 مادہ بھی تو جان سے فقط باک قدم ہے

منہ پر ہر عیب لٹی سر پر کاتھے
 رو کر کبھی چھاتی سر پر کاتھے

کون کھینچا گیا ہے
 کون کھینچا گیا ہے
 کون کھینچا گیا ہے
 کون کھینچا گیا ہے

میں نے سب سے بڑی تھی
 میں نے سب سے بڑی تھی
 میں نے سب سے بڑی تھی
 میں نے سب سے بڑی تھی

میں نے سب سے بڑی تھی
 میں نے سب سے بڑی تھی
 میں نے سب سے بڑی تھی
 میں نے سب سے بڑی تھی

مظلوم و یتیم آج مجھے گرو با با
 کیا قدر ہے زہرا نہ موٹی مگر با با

صاہر رہا ایذا سی کو فاقہ کشی کی
 واہندہ کر ٹوٹ کئی آج علی کی

کہتے تھے کبھی انکھیں نہیں کھولتے
 آڑوہ میں ایسے کہ نہیں بولتے

۱۰۱
 موقوف تھا سی پوسال کا
 اب ہو گیا پیر پیر کا
 اب ہو گیا پیر پیر کا
 اب ہو گیا پیر پیر کا

۱۰۲
 جہاد سے اور اگر کا
 کی وجہ سے شہیدین
 بڑا بڑا اور فریق
 بجائی مجھے نہیں

۱۰۳
 جب کہ ایک رسول خدا
 اور ان کے کھڑے
 مشغول ہو رہے تھے

تیرا کوئی نظیر نہ اسکا نظیر ہے
 تو بادشاہ خلق ہے اور یہ وزیر ہے

ہرین کارسازیاں تری باہر بیان
 ان نعمتوں کا شکر کروں کس زبان سے

الفت یہ تھی کہ دور نہ رکھا نگاہ سے
 گوارا تھا قریب بہت خواہ نگاہ سے

۱۰۴
 پورا بہت ہے عین
 کیا کیا ہے ہر چیز
 کیا کیا ہے ہر چیز

۱۰۵
 فرما کے ایک شہنشاہ انبیا
 انوش کو لے کر
 پورا پورا ہے

۱۰۶
 جو کہ ایک رسول خدا
 اور ان کے کھڑے
 مشغول ہو رہے تھے

ہو دوست اس کے وہ ہمارے
 دشمن ہو اس کے مری رحمت ہے

نور خدا سے کعبہ میں رونق دینے ہے
 بانگ اذان و صوت اقامت بلتے ہے

فرما دیجئے یہ لشکر دین کا نشان ہے
 یہ جسم ہے مراد محمد کی جان ہے

۱۰۷
 اللہ کے رسول خدا
 اور ان کے کھڑے
 مشغول ہو رہے تھے

۱۰۸
 ان کے کھڑے
 اور وہی رسول حق کی

۱۰۹
 جبکہ یہ ان کے
 اور ان کے کھڑے
 مشغول ہو رہے تھے

سکر خوشی ہوئی یہ شہر سب فراز کو
 بس کہ یاد زمین چہ زمین کیا نہ کو

حسن بیان پر ایک نبی سے نہ تھا
 کی اس طرح تلاوت قرآن کہ پڑھا

کہ خوش ہوئی تو ذکر رسالت پناہ سے
 رونا کبھی جو آیا تو خوف آلہ سے

طالع
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین

طالع
 و در دنیا بوی تو خنق خنق خنق خنق
 عالمین بوی تو خنق خنق خنق خنق
 تو زمین بوی تو خنق خنق خنق خنق
 بوی تو خنق خنق خنق خنق

طالع
 مطلع دو دو مطلع دو دو مطلع دو دو
 چرا آسمان شاه بیفت بخت بخت بخت
 حسن حسن حسن حسن حسن حسن
 و انخبا بر سر سر سر سر سر سر سر
 چرا آسمان بگرا بگرا بگرا بگرا

بہر وال جبکہ نگیرین آئے زمین
 مولا جواب سب سے بتلا آجاتا زمین

اس بات کو سمجھا کر وہ خود عقلمن ہو
 جیسا کہ ذات قدرت حق کی دیگاہ

واکلی زمین سے مرتبیت آسمان کا
 کہتے ہیں جبکہ عرض و فرش اس مکان پر

طالع
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین

طالع
 بیوان آنت رسول پیر حق پیر حق
 حق مصطفیٰ سے پیر پیر پیر پیر
 روشن ہو دو دلیل تو زمین تو زمین
 روشن ہو دو دلیل تو زمین تو زمین

طالع
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین

شیعوں کے پاس اہل بیت اور کواٹھانے
 حضرت تباؤنیکے ماتھے پر کراؤنیکے

اس طرح مصطفیٰ علی کا ظہور ہے
 دو آگے جن چہ طرح سے پیران ایک آگے

رحمت بھری ہو وانکو ہر کس کے فضل
 پہونچو جو صحن میں ہو وہ انہن رحمت میں

طالع
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین

طالع
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین

طالع
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین

زوج بتول پاک کو جو ماننا نہیں
 حق تو یہ ہے کہ حق کو جو ماننا نہیں

دیکھئے حدیث کو جسے کیا شہناہ ہے
 اس پر حدیث لنگ لنگی گواہ ہے

حق ہے کہ کیا جناب ہے اور کیا مقام ہے
 اولیٰ کیا تو لو سکا ہے اعلیٰ مقام ہے

کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین
 کجھ تو زمین تو زمین تو زمین تو زمین

کون توں تامل حق کرے کون توں
 ارشاد ہے کہ جسے کون توں
 فانیہ مصطفیٰ ہے کون توں
 شیخ ایک نورِ خفاقت آدمی ہے

۱۵۵
 لاکھوں جہاں سے کون توں
 سب سے بڑا ہے کون توں
 نون اور سطر انون کون توں
 قیام علی اکبر کون توں

۱۵۴
 انور سزا داتا تاجدار کون توں
 ذرا خطا مین کون توں
 ذیابین کون توں
 فزایا ہے تاجدار کون توں

مانند روح تو کم کو باہم رہا ہر
 مجسے جدا نہ وہ سہ اوس سہ
 ہر آید مبالغہ عیندگی شائین

اوسکے سوا یہ تہہ کوس کا جمیلین

میں کیا ہوں بندگی ہر می گس شامیں
 عاجز ہونین عبادت پرہ رو گامین

۱۵۳
 اگر کسی کو صبر رسالت کا
 تین تین تین تین تین تین
 اس کی ترقی کو جبار اور
 مہر کو پورے نرسن کو کون توں

۱۵۲
 سونے کی تانگہ کون توں
 کتا شکار کون توں
 تاجدار ازل کون توں
 پوری خلق سے جدا کون توں

۱۵۱
 فغان اور غم میں تاجدار کون توں
 کون توں کون توں کون توں
 کون توں کون توں کون توں
 کون توں کون توں کون توں

بی بی مجنوں مالک رو جب اعلیٰ
 زو جہ علی کو فاطمہ سی پارسا علی

ہر بیت سوال کفر کو ہتھ کر پری
 کعبہ میں جتنے بیت تھر سب اک گھر

غم کیسے ہو حال یہ کھلاو سر کام بہت
 ہوا کھلاو آپ ہوا کھلاو سر کام بہت

۱۵۰
 اگر کسی کو صبر رسالت کا
 تین تین تین تین تین تین
 اس کی ترقی کو جبار اور
 مہر کو پورے نرسن کو کون توں

۱۴۹
 اور حال سے عبادت کون توں
 تھنڈا سر لڑا کون توں
 تھنڈا سر لڑا کون توں
 تھنڈا سر لڑا کون توں

۱۴۸
 پویشاک تھی تھی اور کون توں
 سوہ چہا کون توں
 کون توں کون توں کون توں
 کون توں کون توں کون توں

اب تو ہی دیکھ رہتہ کو شیعہ کہ
 ایسے پسر کمال ہیں رسالت پر

احوال تھانہ ہر مہر و خوش حال
 ہر مہر و خوش حال کون توں

جب خانہ خدا میں عبادت کو جا رہے
 مانند یہ عضو بدن تھر تھر آ رہے

<p>۵۵۴ اندھون پر اور غریبوں پر اللطاف خاتم رشتہ داروں کے اور سکا دنیا اور غم مثنوی سزا کی تو دولت فنا اور غم چھوڑ گیا اور کایا نام</p>	<p>۵۵۵ افتاد کی تھی کہ زمین کی آفتاب اسبیلے مرقعی کی سخاوت کا چرا آفتاب کی کریم میں سال کی عطا سدا خزانہ کی بکیر میں بیجا</p>	<p>۵۵۶ قریبے جلد نہو کی اس کی عطا اولدود کا کجا اور اولدود کی عطا چھپا سبب عطا کی اولدود کی عطا حضرت کا کجا اور سخاوت کی عطا</p>
<p>۵۵۷ کیا پوچھتے ہو عین خدا و قدیر ہوں جس طرح تم فقیر ہو میں بھی فقیر ہوں</p>	<p>۵۵۸ کون اور سن لی حق سا بیجا جسے قتل اور توئی کی بخشش اک امین</p>	<p>۵۵۹ ہر خوف اس کا کہ زمین ہوں کہ شہلا محکوم نہ بخندید کہ میں اس قطار میں</p>
<p>۵۵۹ کہ توئی کوئی کہ میرا کجا کیان فنا اور غم چھوڑ گیا اور کایا نام کہ توئی کوئی کہ میرا کجا کیان کہ توئی کوئی کہ میرا کجا کیان</p>	<p>۵۶۰ سال غضب کی سبب میں کجا اک رول کی عطا اور کجا قریبے جلد نہو کی اس کی عطا جوبہ کی عطا اور کجا</p>	<p>۵۶۱ یہ وفات اور جیسا تمہارا نام اولدود کا کجا اور اولدود کی عطا مولا کوئی کہ میرا کجا کیان سال کجا اور کجا کی عطا</p>
<p>۵۶۲ پابند کچھ زمین ہوں کہ تکی پر سر سے دم بہر جہاں زمین پہ چلا گیا سر سے</p>	<p>۵۶۳ عرض و سن کی جناب امام کیا میں ہر رویشان شہرہ شہرہ قطار میں</p>	<p>۵۶۴ میں فاقہ کش بیتم ہوں ترقی کو کجا حاضر ہو کچھ تودو کہ میرا کجا کی عطا</p>
<p>۵۶۴ کہ توئی کوئی کہ میرا کجا کیان کہ توئی کوئی کہ میرا کجا کیان کہ توئی کوئی کہ میرا کجا کیان کہ توئی کوئی کہ میرا کجا کیان</p>	<p>۵۶۵ قریبے جلد نہو کی اس کی عطا وہ اولدود کا کجا اور اولدود کی عطا عرض و سن کی جناب امام کیا میں جوبہ کی عطا اور کجا</p>	<p>۵۶۶ اوس صلح کیا کہ میرا کجا کیان وہ رول کی عطا اور کجا بہت عطا کی عطا اور کجا وہ رول کی عطا اور کجا</p>
<p>۵۶۷ اس خوف سے ہر دل مر گیا بیتم میں میں کجا اور کجا کی عطا اور کجا</p>	<p>۵۶۸ فرمایا کہ میرا کجا کیان وہ سب قطار اور توئی کی عطا اور کجا</p>	<p>۵۶۹ پانی سے روزہ کھولا شہرہ الفقا فاقہ میں کالی رات ہر کت و روزہ</p>

جلد دوم

<p>۱۱۱</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۱۲</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۱۳</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>
<p>عبد اسکا نامہ پشترک کورولامیگا پروہ ہوتیں رو تہو پانی نہ پاشیگا</p>	<p>فاطمہ بن زفر تیغ و سنان تن کھلا بیتا اہلی است محمدی او تھا زمین</p>	<p>تھا روزہ تیس لکھ روایا و سپی طرح پھر پانچون صاحبون کو گھلایا و سپی</p>
<p>۱۱۴</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۱۵</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>
<p>پونگلی میری فاقہ کشی پر تیار کرو پیشے ہو گیا رسول خدا کا خبر کرو</p>	<p>اوسکی گونگی سے سرو دل درو سے انکو نہیں جلتی کہ میں رنگ نہ دے</p>	<p>مشکل تھلوانا سن تن کام کو غشش آدھم حسین علیہ السلام کو</p>
<p>۱۱۷</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۱۸</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>	<p>۱۱۹</p> <p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے</p>
<p>ڈاڑھ جیوت شبت وصال پناہ تھی فاطمہ و رسول تو تھی کی حالت تباہ تھی</p>	<p>کیونکہ خدا نہویگا خوش اسکی ماہوش سائل خود ملی دو کو دسی تھا لالہ</p>	<p>راحت ہر راہ حق میں ہو ہمیں ہو تو زمین ہو ہی ہو کوئی زمین</p>

پانچواں

جلد دوم

<p>۱۷۷ بارہ بیس کی عورتوں کو تھامی یہ بجا دیا اور دلایا اور کیا پر دی کہ کتب میں نابل تو اسے کون چاہتیں من کا حلقہ مٹا دینا چاہیے</p>	<p>۱۷۸ اتھ تھیں سب سے افسانہ تو تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۷۹ اسے تھیں تھیں تھیں تھیں دیا تھیں تھیں تھیں تھیں دعا تھیں تھیں تھیں تھیں یہ تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>شیر خدائے زور ولایت دکھاو یا خندق پر پل نہ تھاتا اور پل ناویا</p>	<p>رضی جو یک سیک مسجرتا ہوا درج دہن سے گوہر نخل جہا ہوا</p>	<p>آؤ نظر نہ وہ جہنمیں قصد صاوت حلمہ نہ وہ کچا تھاکہ میدان صاوت</p>
<p>۱۸۰ اوس پل سے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۸۱ اوس تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۸۲ تھیں</p>
<p>خیر کا درہ بہت امام حلیل پر بند قائم میں دو لوہا یون پر چرل پر بند</p>	<p>دہشت سے الامان کی فلک الگ گاہ زمین زمین کے تھیں تھیں</p>	<p>تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۸۳ تھیں</p>	<p>۱۸۴ تھیں</p>	<p>۱۸۵ تھیں</p>
<p>پھر کرا دھرا دھرتی نظر کی تھیں عزاد علی کسی کو نہ یا بار کاب میں</p>	<p>حضرت افداتی حرات و بہت تھیں اوس تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>مشہور خاق مسر کہ از سے زم تھیں جس میں حق کو قتل کا کو عمر تھیں</p>

<p>۱۱۱ تاجک علی علیہ السلام مین کے کہی شہین سلطان کے کلام واقع بن میر نور درخت سے خاص نام لڑنے کے کیا لڑوں کہ میر علی کا نام</p>	<p>۱۱۲ یوں دور کر علی کے کیا اپنا آجائے شاہ مبارز خدیوین جو جان منبر آئے کہ روئے کی غلو اور پوچھ پیا جلی جی بس کی کجی</p>	<p>۱۱۳ تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام</p>
<p>ناحق تو جان دینے کو آیا ہے آپ سے پھر جا کہ دوستی ہی مجھے تیرے باپ سے</p>	<p>اتنا تو مند سے فوج کے کھلا غنڈہ جو ثابت نہ تھا کسی پہ کہ دو دکھ کے کھنڈ</p>	<p>لو کے گاٹہ چونا پیر و ر دو گار میں تیرے کی میری روح مہر زہرا میں</p>
<p>۱۱۴ تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام</p>	<p>۱۱۵ تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام</p>	<p>۱۱۶ تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام</p>
<p>جلد ہون ابن عمر رسالت پناہ لینا لڑکانہ جانو کہ میں کشا لہ ہون</p>	<p>کس شخ میں یہ ضرب برس میں گرد و نہ تہیند کاوش تو نہیں شو ہو</p>	<p>کیا کیا نہ شیر مرق پہ مصیبت لڑگی اعدا کے ظلم جو رت نہ تہرا بی مر گئی</p>
<p>۱۱۷ تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام</p>	<p>۱۱۸ تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام</p>	<p>۱۱۹ تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام تاجک علی علیہ السلام</p>
<p>اوس ضربت دو نیم عالی کی پرتی سر پر لگا جو زخم میں نہ تے تروٹی</p>	<p>بس سے خدا نوشی ہو ملی کی ہر تری افضل عبادت دو جہان سے بفر تری</p>	<p>پایا جو بندگی نے نیاز میں وہ تلوار روزہ دار کو ماری نماز میں</p>

۱۱۷

علاقہ
 روڈ کو روڈ قتل امیر عرب کی
 پتھر کو روڈ قتل امیر عرب کی
 نیم عمر امین کے مندر سے غصہ کیجیج
 غصہ سے حسین کے عاقل کی طرح

علاقہ
 پوچی جو کوش حضرت میں سے
 روڈ کو روڈ قتل امیر عرب کی
 باوجود ایک ایسے حد میں تورا
 کہتا ہے کوئی وقتان ہا شاہانہ

علاقہ
 فریاد کر کہتے تھے میں اتنا
 زخمی کیا وہی مگر ایک شاہ
 یہ کہنے لائے روڈ کو روڈ قتل
 حضرت کی

پا پا جو بندگی سے نیار میں
 توار روزہ دار کو ماری نماز میں

کسے کیا شہید امام حجاز کو
 بابا بھی تو گھر سے گئے تھے نماز کو

خون و عبا بھی سرخ جو لوت میں دعا
 ماتمذہ عمران بن ہر کوہ زرد ستھلا

علاقہ
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا

علاقہ
 دیکھا کہ روڈ کو روڈ قتل
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا

علاقہ
 فرات اگر دین تھی صاحب ابونا
 فرات سے بھی رسول اکرم کو
 دیکھا کہ روڈ کو روڈ قتل

فرصت نہ وہی نماز کی اوسن ڈوہو
 شملاد یا لوہین شہ ذوالفقار کو

غیسے کلچہ و ونون کو سید پور
 چلا کے ہائے بابا کہا او لپٹ گئے

غم میں ہمارے خاک سو پہاڑ اڑا گئے
 کل توش مصطلحے کو نہ دیا جی

علاقہ
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا

علاقہ
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا

علاقہ
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا

گرد و پیشہ ہر گل پکارا غصہ ہوا
 یہ جس نے قتل امیر عرب ہوا

بیشو تکو قتل امیر عرب ہوا
 ساتھ امیر عرب کو گدیسی باؤ تو ہوا

خادم امیر عرب اس کے جواب کا
 آدم کلمہ تیرا سوا بابا تاب کا

علاقہ
 ایسا کہ اسباب تھی ایسا کہ
 اقلی کو شعل سے نصیب ہوا

<p>۱۱۱۱ اگر تو جھانکے شکر خندانے دیلجواب آتا تو جھانکے شکر خندانے دیلجواب گندم کے گلخانے سے وہ بھی مری دیلجواب عین از نیر غیبی کی اور اس کی جھانکے</p>	<p>۱۱۱۱ پھر اور سے عرض کی کہ سفارہ افغان قدر آجی کہ سوتے اس کو بھی افغان فرمایا اور جو سب سے پوچھو کہ وہ کجا فقوت پادشاه کی کہ وہ اس کی جھانکے</p>	<p>۱۱۱۱ چھوٹی کو اور تو جھانکے تو سزا پانچا ماوتے اور ہی حضرت مرگم ہی پانچا صبار اور وضع حال افضلین کے پانچا آفاقہ کے غیبی باہر پانچا</p>
<p>فاقونین شکر حق سے زبان آشنای نان جوین حدیثہ علی کی غذار ہی</p>	<p>کی عرض خوف ہے کہ جیتانہ اونین گر کہ ہو تو جھانکی کو بھی لیکے جھانکار</p>	<p>یاں کوئی اور عبادت روا نہیں ملاحظہ کی سب جگہ سے ولادت کی پانچا</p>
<p>۱۱۱۱ کی عرض رکھنے کے لئے پانچا فرمایا جبکہ کہتے کہ پانچا کی حق میں ان کے نفع سے پانچا</p>	<p>۱۱۱۱ مان جیکہ ان کی جھانکے ہی پانچا شے حق میں ان کے نفع سے پانچا لایا جابین کہ پانچا</p>	<p>۱۱۱۱ ماوردی ان کے نفع سے پانچا ان کے نفع سے پانچا ان کے نفع سے پانچا</p>
<p>باز جھانکوں نے گلاریمان سے عین نے دعوت بد نہ کہیں کی زبان سے</p>	<p>سورہ پھر لڑتے کاس عنونک الی تھی مریا کی صدا آسمان سے</p>	<p>مکرم ہر تیرے نرا اس دم زیاد ہے تو ہے کہ تیرے خاص علی فائزہ زاد ہے</p>
<p>۱۱۱۱ اور دو سے سعید تیرے نفع سے پانچا کافر ساندہ پورے پانچا میرے پورے پانچا پورے پانچا</p>	<p>۱۱۱۱ کہ پورے پانچا کہ پورے پانچا کہ پورے پانچا</p>	<p>۱۱۱۱ کہ پورے پانچا کہ پورے پانچا کہ پورے پانچا</p>
<p>سزا راہل مندوسن عالیہ قائم نامی میں بابا نام پام نام میں</p>	<p>جید لقب ملا مہر علی کے عہد میں دو او گلے سے چاہے انور کہ مدین</p>	<p>الوین شش غش تیرے کون سے کون جی جگر دیکھنے وہ میں بابا نام</p>

سندھ اور پوری سرور اور پورے بزرگان

<p>مذہب روئے ہوتے وادعے میں ہرگز نہیں میں نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار بیوں نے نہیں کیوں کہ شاہ و لقا آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>	<p>مذہب الہ البین اور کوئی نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار بیوں نے نہیں کیوں کہ شاہ و لقا آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>	<p>مذہب خدمت کی ہرگز نہیں بلکہ ہمیں تو ایک خدمت ہرگز نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>
<p>یہ سب کے رونے رونے اور کنگوں کے بارہ پسر علی کے قدم سے لپکے گئے</p>	<p>شان بہادری ہے تر تو میں میں اسکا ازل سے ہاتھ ہر دست میں</p>	<p>اقا کا ساتھ تادم مردن خود زید سب چہوشین چہوشین کا لہن چہوش</p>
<p>مذہب روئے ہوتے وادعے میں ہرگز نہیں میں نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار بیوں نے نہیں کیوں کہ شاہ و لقا آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>	<p>مذہب عیاں کی کوئی نہیں بلکہ ہمیں ہرگز نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار بیوں نے نہیں کیوں کہ شاہ و لقا آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>	<p>مذہب چون کہ میں نہیں بلکہ ہمیں تو ایک خدمت ہرگز نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>
<p>پاس ادب سے وہاں سے کہ نہیں مان او کو کوئی نہیں ہرگز نہیں</p>	<p>آفت کا دن ہرگز نہیں بلکہ ہمیں اوس روز میر غلام بہت کام لگے</p>	<p>روز نہ دیکھ کر آرائی کی کج بوی پانی ہوا ہے ہرگز نہیں بلکہ ہمیں</p>
<p>مذہب روئے ہوتے وادعے میں ہرگز نہیں میں نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار بیوں نے نہیں کیوں کہ شاہ و لقا آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>	<p>مذہب عیاں کی کوئی نہیں بلکہ ہمیں ہرگز نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار بیوں نے نہیں کیوں کہ شاہ و لقا آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>	<p>مذہب چون کہ میں نہیں بلکہ ہمیں تو ایک خدمت ہرگز نہیں بلکہ ہمیں لینے کی ہرگز زرار آوردے ہیں یہ ہر وقت ہر وقت</p>
<p>رہتا ہے خدمت میں خوش فائین تا حد اس کا گمانہ دیا او کو کرات میں</p>	<p>پیش خدا بزرگ ہے ہرگز نہیں بلکہ ہمیں مچو بھی پاس رہتا ہے ہرگز نہیں بلکہ ہمیں</p>	<p>اگنوں کی ہرگز نہیں بلکہ ہمیں اگنوں کی ہرگز نہیں بلکہ ہمیں</p>

۱۰۱
 کہا فرشتے اس کی ساری
 بجاؤں میں ہر طرف سے اور پورا
 آرزو میں اس کے لئے اور پورا
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۰۲
 سوچنا کہ اس کو دیکھ کر
 پھر تاجدار سے پھر تاجدار
 آتا تھا اس لئے کہ اس نے
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۰۳
 اذواج میں سے کسی کو
 نکل گیا اور پورا اور پورا
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۰۴
 کچھ رات باقی تھی کہ جہانگیر کو
 غل پڑ گیا کہ جہانگیر کو
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۰۵
 بابا رسول ایک سو ملو کا پورا
 ہم خطبات اور پورا اور پورا
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۰۶
 چلائی تھیں مجھے نہیں مہر کا
 شیر آکر نہیں سوئی اور پورا
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۰۷
 مکتب میں شوقید علی
 شہزادہ زین العابدین کے
 جناب شہزادہ زین العابدین
 مابین آسمان زمین اور پورا

۱۰۸
 اور پورا اور پورا اور پورا
 شہزادہ زین العابدین کے
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۰۹
 مکتب میں شوقید علی
 شہزادہ زین العابدین کے
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۱۰
 واحسنہ تاکہ خست اماہرت اولڈ گیا
 بس آج زوراک اور پورا گیا

۱۱۱
 اک دو شہزادہ فقیر کے واسطے
 اک دو شہزادہ عام اس کے واسطے

۱۱۲
 آتا ہے روئے نغمہ خوشی لوگ
 ہم سہ کو کو صاحب اور پورا

۱۱۳
 اور پورا اور پورا اور پورا
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۱۴
 اور پورا اور پورا اور پورا
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۱۵
 اور پورا اور پورا اور پورا
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۱۶
 جو کہنا تھا کہ زین العابدین کے
 اور پورا اور پورا اور پورا

۱۱۷
 غل شہزادہ شہزادہ مروان کے
 دیکھو اور پورا اور پورا

۱۱۸
 پڑے گا کوئی خاک کوئی سرور الہی
 کس کس کو اور پورا اور پورا

۱۰۰
 اس وقت تو میرا کون سا دوست ہے
 لیکن ستارہ محرمی میرا بھائی ہے
 سلمان فارسی میرا بھائی ہے

۱۰۱
 یہاں کہتا ہوں کہ میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے

۱۰۲
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے

لاؤ بنا کتنے ارکان دین کو
 لاؤ علی کو لاؤ مرے جانشین کو

خیر جو شیخ ہو یہ کہان مجھ پر حال ہے
 یہاں کہتا ہوں کہ میرا دوست ہے

کہتے ہیں وقت رزم کھنٹی شہ جہاں ہے
 پیدا ایش وسر سام کی نئی ہوئی ہے

۱۰۳
 سلمان آپس میں کبھی
 بولے کہ یا حسین یا ابابکر
 تم کو مانتے تھے کبھی
 اور ان کا کلمہ پڑھتے تھے

۱۰۴
 کہتا ہوں کہ میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے

۱۰۵
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے

روشن ہو لو میرا میرا
 کہو کہ میرا میرا میرا

کہتے ہیں یہ لو میرا میرا
 یہاں کہتا ہوں کہ میرا دوست ہے

پھر شیخ یاب کہوں نہ ہو وہ کائنات
 باندھے رسول جسکی کرپنے مات

۱۰۶
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے

۱۰۷
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے

۱۰۸
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے
 میرا دوست ہے میرا دوست ہے

اک آئین سدا نعل دور ہو گیا
 پور نور اور دیدہ پور نور ہو گیا

حکم سے سپر نہیں ہو گیا سپر نہیں
 تھی وہ سپر کہو کہو نہ بیان میں

لوٹو یہ پہ پہ سو اکیا اہل جناب کو
 نہدب ذوالجلال نے کمال کا کو

<p>۱۷۱ وکیل کی تہمتیں گار کی تہمتیں وہ جانتا تھا کہ کوئی کون سا ملک اگر اس کا خفیہ اس کوئی تہمتیں اور نہ سوا اپنے ایک بھی تہمتیں</p>	<p>۱۷۲ تاج و عمارت سے سالانہ ملین یانے کوئی تہمتیں قلمیہ دین گاڑا اس بار علم تہمتیں افلاک تو تہمتیں اور گار کی تہمتیں</p>	<p>۱۷۳ کاندھ بیوں کان تہمتیں تہمتیں جو تہمتیں لفظ ایک تہمتیں یہ جو تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>
<p>گورنمنٹ تہمتیں قدرت پروردگار تہمتیں او سپر سوار تہمتیں سوار تہمتیں</p>	<p>تھانور اس قدر تہمتیں عالی شکوہ تہمتیں پاس تہمتیں ڈوگ تہمتیں لہن کو تہمتیں</p>	<p>لکھائی پھر تہمتیں میں تہمتیں اس تہمتیں دریا و تہمتیں کے تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>
<p>۱۷۴ تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>	<p>۱۷۵ تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>	<p>۱۷۶ تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>
<p>۱۷۷ ویکر علی کو تہمتیں پروردگار کے کرنے لگے تہمتیں عمارت تہمتیں</p>	<p>۱۷۸ باہر تہمتیں کے وہ تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>	<p>۱۷۹ پہلے تو تہمتیں بیان تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>
<p>۱۸۰ تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>	<p>۱۸۱ تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>	<p>۱۸۲ تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>
<p>۱۸۳ یار بھر می وجہ سے تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>	<p>۱۸۴ تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>	<p>۱۸۵ اول تہمتیں کے تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں تہمتیں</p>

۵۱۸
 صاحبو احاطی اول بر جو کدور
 حضرت شمس نے اپنے فرق مبارک میں لہر
 تیج اوس بعین کی گزری
 کما تاسپر کو شاہ ولایت کے اچھو

۵۱۹
 بس تیرے تیرے ایک کھنکھ
 اچھو اچھو اچھو اچھو
 کھانی کھانی کھانی کھانی
 اچھو اچھو اچھو اچھو

۵۲۰
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس

اب تک جو زلزلہ سے زمین کانپ جاتی ہے
 گاو زمین کو ضرب وہی یاد آتی ہے

میان ترخ جا پہلی تھی سر خار جا یہ
 جو رہا ساتھ تڑپا ہوا تھا

مجب یہ کچھ نام نہ ساری لڑالی تھی
 اوکے تو وہی نہیں ذریعہ کھانی تھی

۵۲۱
 بار بار جو مصطفیٰ کو فتنے کا جلال
 فتنہ ہو گیا جلال بان فتنہ جلال
 اس شخص کے جو سب سے سچا ہے
 لہذا فتنہ شاہد الراجح ہے جلال

۵۲۲
 تیرے تیرے تیرے تیرے
 کھانا کھانا کھانا کھانا
 کھانا کھانا کھانا کھانا
 کھانا کھانا کھانا کھانا

۵۲۳
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس

انسان کو کیا جنون کوڑی بی جان کی
 کوئین میں کیا ہوئی الامان کی

جبتک کہ ذوق فقارے کالے نہیں رہے
 ہرگز نہ دم ایسا پر روح الامین ہے

جدم سپر گری ہشتیت میں شفا
 اک رو سیاہ ایک یا یکہ نگاہ سے

۵۲۴
 ابی اصدیا پر شرف کوڑی بی جان کی
 کوئین میں کیا ہوئی الامان کی
 کھانا کھانا کھانا کھانا
 کھانا کھانا کھانا کھانا

۵۲۵
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس

۵۲۶
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس
 کس کس کس کس کس کس

اب باجان لہر ابد کے سات کہ
 کافی ہے ایک ضرب مری کا سات کہ

ہمبستی نے یوں کہا کہ سے کیا کہ نہ نہ
 مجھ کو آفتاب ہر اختر سپند ہے

سہر گزیر ہوش کا دم پر سر تضحی نہ تھا
 گو وہ خدا نہ تھا پہندے جدا نہ تھا

لہذا مصطفیٰ کو فتنے کا جلال
 فتنہ ہو گیا جلال بان فتنہ جلال
 اس شخص کے جو سب سے سچا ہے
 لہذا فتنہ شاہد الراجح ہے جلال

<p>دو دن علی کے لڑکے اور ستر برس پونچھ علی کی تکیا کے نیچے اٹھائیں اندر نر نر ہوئے سے نافع قضا پہلے اور کجاوہ موم سے مصطلک</p>	<p>کینا کینا کینا کینا کینا اور وقتا اور مس کینا کینا کینا نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر</p>	<p>اور نر نر نر نر نر نر نر نر اغل موت سے کجاوہ کینا کینا کجاوہ کینا کینا کینا کینا کجاوہ کینا کینا کینا کینا</p>
<p>بر شیار کرو یا اونھین حکم آہ سے پوچھیں حسین کو اشدت راہ سے</p>	<p>خون سر کا ناہ بریش مبارک وان ہوا ابرو ملک گان جہین کا چران ہوا</p>	<p>اکھو نئے اشک دو لون کے پیر کھتے ہر سر سے خون با پکالے لے کے پلے پلے</p>
<p>سجھتا کئی اولاد کے لہان قلم سے نیا غرض از انامان اوست کجاوہ کینا کینا کینا سجھتیں کے لہان اور اندر نر نر</p>	<p>اوس وقت آجمان پوچھتے کینا کینا نر</p>	<p>اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا</p>
<p>فصحت اذان سے جب ہونی شاہ جا محراب میں ادا لگ کر نے نماز کو</p>	<p>شیر خدا نے فرق پہ توار کھائی اوستا میرا قتل ہوا ہر دو عالمی</p>	<p>کہہ کر وانہ وان سے سرخ فوج آہ پر حیف ہو میرا حسین و حسن ہر</p>
<p>اوس وقت ابن پیر ہون جی اور گک کرستون سے کجاوہ کینا کینا نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر</p>	<p>اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا</p>	<p>اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا اگور کینا کینا کینا کینا کینا</p>
<p>پیر دیکھو پند اس عالمی کے نیاز کو ہرگز نہ روزہ وار نے توڑا نماز کو</p>	<p>گل کرو یا چرخ زمین و زمان کو بجائی نسبی نے قتل کیا باجان کو</p>	<p>شہر را کی پیمان ہی قریب در آئی ہیں سر کو علی کی پیمان کھوئے سر آئی ہیں</p>

۱۰۰
پاکو لائین میں قلم کی طرح لکھنا
اور صاحب کے لائے جو جیل کے دیبا
نجان سے دیوید زخم شاہ لافقا

۱۰۱
بولادہ سے پہنیک سارو مالی
توڑیہ تیج زمر کے اندر بچھائی ہو

۱۰۲
دائنہ صیبت میں لکھنا
اوس زخم سے ہوا تھا موہو
توڑیہ تیج زمر کے اندر بچھائی ہو

۱۰۳
تھا زخم میں جو در شہر میں بنا
کاٹی تمام رات علی کے گراہ کے

۱۰۴
اندر ابھی شایب سے کوا مال
اگر کیا وہی غم سے اتھا
اب اسے اور اندیس نہیں مانا

۱۰۵
یار و حامی بہ اجابت قبول
شاہ بخت کی جاہ زبیرت حصول ہو

۱۰۰
اسلام
مشان سے جو اصل کمال ہے
گھاگھا کے فلک کے کیسا بال ہے

۱۰۱
حال شوق زبیرت جو کپسل ہے
کہہ سندر کی فطرت سے اب کھا ہے

۱۰۲
توڑیہ تیج زمر کے اندر بچھائی ہو
کاٹی تمام رات علی کے گراہ کے

۱۰۰
پہلے القین بھی تین دنیاں لکھیں
میں لکھیں بھی تین دنیاں لکھیں

۱۰۱
فلک میں بڑا کیسا کتا ہے
یکساں کتا ہے بڑا کیسا کتا ہے

۱۰۲
توڑیہ تیج زمر کے اندر بچھائی ہو
کاٹی تمام رات علی کے گراہ کے

۱۴۱
 علامتین دون فاکرے کے کلمے
 چہن بین و کھڑے پوڑی خان
 ہو بہن کا عرف کہوئے پیر کیا سا
 ہوا ہونے کے ہونے انفعال مع

۱۴۲
 شری مدد کا فکرا اعلیٰ جو سہا
 کسی کا آس نہیں وقت بنگال مع
 مہر مہر کہ ملی بادشاہی دنیا کی
 غلام سمجھیں اگر قورمہ بال مع

۱۴۳
 اجل فریب اور عدلی بختی پونچا
 بس فریب الگ برس پونچا
 کتب کے معنی پروردگار مہر گواہ
 کہتے ہیں معنی میں فضال مع

۱۴۴
 سب آئین میں پوڑی لاشین
 کہوئے سرور کا تعلق میں مال مع
 مذکور کن کوئے بہت تر تار پو
 در پیر مکتوب نے اسید اسطے پہ لال مع

۱۴۵
 فنا میں نہ تو کبھی اکھٹے پھول
 نہال کر کے میر پیر غور نہال مع
 اوجھنا اور کویں دل اکھٹے ہی
 دکھتے اس معنی اصغر خورشید لال مع

۱۴۶
 اکھٹے معنی اک ذوالفقار مع
 نبرد میں نیریز پو پو پو پو پو
 کہتے ہیں کہ پو پو پو پو پو پو
 گالاج بہت ساسٹل مع دال مع

۱۴۷
 لکھنا پو پو پو پو پو پو پو
 کہوئے میری کہنے کے لئے لال مع
 قید آجو کہتے اعداد انرا اصغر
 تو آجو کوئی نہیں اتنا نقد مال مع

۱۴۸
 حرکت واسطے نقل میں کج پو پو
 کہوئے کہ پو پو پو پو پو پو
 کہوئے کہ پو پو پو پو پو پو
 کہوئے کہ پو پو پو پو پو پو

۱۴۹
 افضل ہر اگر ایک تو اعلیٰ ہر ایک
 گھر گھر کر تو معوج دور یہ ہر ایک
 مان نور مرزا و معنی ایران واحد
 ہیں اسم تو دو مکہ سجا ہر ایک

۱۵۰

<p>۱۱ نور شریف تفتیخت خلق نریات علی معراج امامت قبالہ علی ایمان جسکتے ہیں قذات علی کریمہ جو جاکر کھینچے علی</p>	<p>۱۲ فضل علی انکسرتیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ</p>	<p>۱۳ وہ دستق ایمان کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ اور دستق ایمان کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ</p>
<p>۱۴ یہ نام روم عرش پر ہمنام خدا کا کیا تیرے ہرگز نہ قبول خدا کا</p>	<p>۱۵ کرتے ہیں ملک و کرامات علی ہر عرش مہملی گوشن ذات علی</p>	<p>۱۶ اعجاز صافیہ بیضا جو مان ہوتا وہ دست یداقت سے ہر دست عیان</p>
<p>۱۷ کتبین جسب مشق و مشق عادت کہ خلق جان پر اختیار بحال ہیں کہ قدرت مشق اور نور خردارہ مشق</p>	<p>۱۸ اصناف علی نور شد اوسی کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ</p>	<p>۱۹ عالم شریف بہت مشق کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ</p>
<p>۲۰ وہ چیت خالق ہر چہ لہ غرہ دین پرورانہ اوسی شمع کبیر لیل امین</p>	<p>۲۱ لکھا کہ ہر اک سبغی اسپہ جی اندک کا عاشق ہے ہر کوا صی ہر</p>	<p>۲۲ اوس سے اچھین بہتر اسی شریف یہ گوہر کیتا ہر وہ ماکہ ہر صدف ہر</p>
<p>۲۳ وہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ</p>	<p>۲۴ کہ وہ شاہ امامت علی کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ</p>	<p>۲۵ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ کجیہ</p>
<p>۲۶ اندر سے شرف خم ہو رہتے علی کعبہ میں ہر اُسے قدم دوش نبی</p>	<p>۲۷ پوشیدہ نہیں مرتبہ علی خارج ہو وہ ایمان سے ہر منکر علی</p>	<p>۲۸ خود کہہ گرفتار ہو رہے وہ بل امین بند سے بہت آواز کہے راہ خدا امین</p>

۱۱۱
 غلامی کی خدمت میں
 آ کر کیا تو وہ پھر سے
 باقی رکھ کر دیا
 اور کہا کہ یہ سب
 میرا ہے اور میں
 اسے اپنے لیے رکھتا ہوں

۱۱۲
 واقعہ کہ جو سب علی نے
 مقبول اور وہ شہنشاہ
 سلطان نے اسے
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۱۳
 افغانک اور اردکانک
 انسان کو یہ
 اس کے لیے رکھا
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۱۴
 اس نے کہا کہ تو نے
 میرے لیے رکھا ہے
 اور میں اسے
 اپنے لیے رکھتا ہوں
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۱۵
 معراج میں دیکھا تھا
 اور وہ ہے وہی
 جو یہ خدا اور
 اس کے لیے رکھا
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۱۶
 اس نام سے دل جان
 اور وہ ہے وہی
 جو یہ خدا اور
 اس کے لیے رکھا
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۱۷
 لازم ہے کہ وہ
 اور وہ ہے وہی
 جو یہ خدا اور
 اس کے لیے رکھا
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۱۸
 صحت میں تو انکی
 اور وہ ہے وہی
 جو یہ خدا اور
 اس کے لیے رکھا
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۱۹
 خالی کوئی شے
 اور وہ ہے وہی
 جو یہ خدا اور
 اس کے لیے رکھا
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۲۰
 اس نے کہا کہ تو نے
 میرے لیے رکھا ہے
 اور میں اسے
 اپنے لیے رکھتا ہوں
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۲۱
 یوسف کو نکالنے
 اور وہ ہے وہی
 جو یہ خدا اور
 اس کے لیے رکھا
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۲۲
 اک بازو پہ
 اور وہ ہے وہی
 جو یہ خدا اور
 اس کے لیے رکھا
 اور اس کے بیٹے کو
 اس کے لیے رکھا

۱۲۳

عقود
 سلطان سے فراتہ تھے سلطان کا
 کیا ہے کہوں میں شہنشاہ ولایت
 بڑا تھی اس وقت ہی شمع لبت
 افسانے کہ لا پروردگار بیتیست

عقود
 تخریب و تخریب میں طبعی بے غلام
 فرستتے تھے تیرا کی ملازمت کو
 تیرا ہی تھی تیرا ہی تھی تیرا ہی
 تیرا ہی تھی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

عقود
 داندورہ جیلد اور جیلد اور جیلد
 وہ قاتل عسکر وہ جیلد اور جیلد
 تیرا ہی تھی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

اس میں جو بخلد میں اس میں
 باہر ہو جو اس میں اور ہو

فاتحین بھی احسان الہی کا بیان
 ہر ایک مہمنا انھیں ماہ رمضان

حاصل کبھی ہوتے نہ پروردگار کے
 اکدم میں کہ جانی وہ طبع سے

عقود
 اور دوستی سے تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

عقود
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

عقود
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

دشمن غلی کے میں ہر دینکے لہ میں
 جو دست میں ارم سے ہوینگے لہ میں

ہے انا کہلا آتایہ کام اٹھ پیستے
 رائد و گئے تو لڑتے تھے تیرا ہی

چالندیس گروا سطر گرا دور وہ جاگے
 جس طرح سے بقا اور ہے جو نہ گت ہوگے

عقود
 فاس میں میں تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

عقود
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

عقود
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 سایہ میں کہتے ہوینگے وہ عشق

عزت میں تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی
 تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی تیرا ہی

سرخ تھی خوشی سے رخ انور یہ جی کے
 جبریل میں جو تھے ماتھے علی کے

سبحانہ
 وہ ایک جیسا
 کہیوں لائے تیرے
 کہیانت پر میرے

سبحانہ
 ہر حال میں
 کہیوں لائے تیرے

سبحانہ
 اور تیرے
 کہیوں لائے تیرے

یار بے خبر
 یارب نہ خیال
 عذرا

جانا کی گویا
 جلدیے کہے
 قدم تو نہیں

یاں نکلے
 ناقہ پر
 علی ہی

سبحانہ
 یارب تو اوست
 یارب تو اوست

سبحانہ
 اور تو کہے
 صبر کی

سبحانہ
 کھانڈنے
 کھانڈنے

نانا کے جو
 جینے کے نہیں
 دونوں

دیکھا مری
 کھارے زلفین
 سب

پہل تیرے
 چنگار یوں
 سب

سبحانہ
 میں نے
 میں نے

سبحانہ
 اس عالم
 خود

سبحانہ
 اس عالم
 خود

بیتا رہوں
 ارباب تیرے
 کی

آنا تھائی
 پوچھے تری
 کی

ٹاپوں سے
 غل غل
 کی

<p>۱۱۳۴ یہ ہے کہ سلطان مسلمانوں کے لئے جو کچھ کرے وہ سب سے بہتر ہے اور اگر وہ کسی اور کو بھی کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے</p>	<p>۱۱۳۵ یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے لئے کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے اور اگر وہ کسی اور کو بھی کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے</p>	<p>۱۱۳۶ یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے لئے کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے اور اگر وہ کسی اور کو بھی کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے</p>
--	---	---

پاس آنہ سکا کوئی رسول عمر کی پروا نہ سے پھر تھے علی کریمؑ

<p>۱۱۳۷ غالب خان کا جو نام ہے وہ مشہور تھا وہ خلق میں غالب کی جیسی اور اس کا لگا لگا وہ پھر اس کا</p>	<p>۱۱۳۸ یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے لئے کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے اور اگر وہ کسی اور کو بھی کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے</p>	<p>۱۱۳۹ یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے لئے کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے اور اگر وہ کسی اور کو بھی کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے</p>
---	---	---

کیا منہ جو سپر کوئی دم سر جاو کما طاقت ہر وہ کسان ہر وہ

<p>۱۱۴۰ یہ لاف نہ کی کہ میں کی دست سبک میں جان جہ جہ غیب سے ہوں ہر وہ کسان ہر وہ</p>	<p>۱۱۴۱ یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے لئے کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے اور اگر وہ کسی اور کو بھی کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے</p>	<p>۱۱۴۲ یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے لئے کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے اور اگر وہ کسی اور کو بھی کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے</p>
--	---	---

یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے لئے کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے اور اگر وہ کسی اور کو بھی کچھ کرے تو اس سے بہتر نہیں ہے

۱۰۰
 اس کو دیکھ کر پیرس نے بہت ہی غصہ کیا
 اور فرمایا کہ میں نے تم کو کبھی نہیں
 دیکھا ہے اور تم نے کبھی میری طرف
 نظر نہیں کیا ہے۔

۱۰۱
 بہت بات مانوس غلام نے پیرس کو
 کہہ کر اسے تڑپا دیا اور فرمایا
 مظلوموں کے لئے اس کی جیسی فریاد
 آ رہی ہے۔

۱۰۲
 اور پیرس نے اس کو دیکھا تو اس نے
 فرمایا کہ میں نے تم کو کبھی نہیں
 دیکھا ہے اور تم نے کبھی میری طرف
 نظر نہیں کیا ہے۔

۱۰۳
 باطل کی حق ظلمت اسے اچھ کر کے دھی کا
 آٹے بھی تو دوروازہ جلانے کو چلی کا

۱۰۴
 رستی تو اوہ عہد بیتی تھی گروہیں غلی
 سرقدیں اوہ عہد میں تپتی تھی تھی

۱۰۵
 اور شخص مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 درویشی ہوں مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۰۶
 گھر ہوئے مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 ماس مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 سجا باریاں مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 انوس گدہ درویشی مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۰۷
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۰۸
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۰۹
 اوس دیکھ کے تلے ہ گئی تھی مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 چھائی دو ہائی ہر رسول عہد مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۱۰
 جب کرتی تھی ہ آہ تو جلانے تھے دہان
 رو کر گئی ہ در سپٹ جانے تھے دہان

۱۱۱
 آگاہ رہے تھے سکھ ویش ہر مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 درویشی ہوں مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۱۲
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۱۳
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۱۴
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

۱۱۵
 وہ سیدہ جہودت تڑپتی تھی زمین پر
 سرشیا تھا روح امین عرش برین پر

۱۱۶
 کس شخص نے ہر ستم آہر نہ اٹھایا
 اس صابر نے کرنے لگے سرنہ اٹھایا

۱۱۷
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا
 مہلانامہ سنسب کیا تھا کا

کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں

کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں

کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں

کی صبر تھا قیومین قسب سب ازین تھی
تھا زور تو یہ اور خدا نام بھون تھی

اک روز نہ جان پور یہ بھون تھی
گھر قہر بھون خاک پر پو شاک کفن ہی

بھون بھون گھر گور کے سماں کی خاطر
اور زور تھی میں پور یہ بھون کی خاطر

بہا تھا سارا وقت کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی

بہا تھا سارا وقت کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی

بہا تھا سارا وقت کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی
تھا سب سے بڑا کس کی

فرمان تھے بیوں کیا کروں پو شاک بچا
سب خاک پر مرنے پہ سوا ذات خدا کے

کی حکم ہو کیا جانے جناب احدی کا
تین کا پتلا پر خوف تیرا مست علی اکا

مالک تھا خاک کا اقتدار سب جہاں کے
سوجھ گیا صبر تو تیرا پھر ہو کائنات

کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں

کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں

کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں
کھلیں گے جہاں کی آغوش میں

آرام غلام آپ کے پاسے میں جہاں میں
اور آپ بڑا بڑا بڑا بڑا بڑا بڑا بڑا بڑا

ہو گا علی تیرا سبب بخت خدا کا
وان مرتبہ یکساں پو شاد شاہ خدا کا

مرتا ہوا جب وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ
راہ میں وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ

مجموع
 کیا گفتند که با صبر و شکیبائی در این راه
 خوشی قایم و روزی در حال کم و بیش
 دنیا که در آن روزی قوتی در دست
 بی اختیار و با قوتی در دست

مجموع
 بیچارگان که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه

مجموع
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه

و آن آب کشی که سگده و مانتا اعلیٰ که
 کام آسید گردانی سے صاحب بنی

خودون نکل اندر خود و در این راه
 معصوم ترین که در این راه

طاعتی سے رنگین ہے یہ سگ کا گانا
 میرا گانا ہے میری اور شکر خدا

مجموع
 سید جان و رخ و در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه

مجموع
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه

مجموع
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه

سید شکستہ و روزی در این راه
 طاعتی سے شکر نشین مبارکست گانا

کون ایسا جس شخص کے گانا نہیں
 تم ایسی ہو تا اور گردانا نہیں

کی عرض کتاب گانا اور رتہ رتہ
 فرمایا کیے کیا آئے کا اس وقت سبب

مجموع
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه

مجموع
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه

مجموع
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه
 در این راه که در این راه

کیا گانے گھلاؤں نہیں ہو سکتا
 یہ ہے اور یہ کہ وہ گانا گھر میں

ناچار میں نے اپنے قاتل کی طاعتی
 گناہوں سے سب سے بڑا گناہ ہے

شکلی نہیں شکر شکر احسان
 انہا میں سے سب سے بڑا گناہ ہے

۱۰۱۰
 انسان سے زیادہ ہولناکی کرنا
 انسان سے زیادہ ہولناکی کرنا
 انسان سے زیادہ ہولناکی کرنا

۱۰۱۱
 ہونے سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 ہونے سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 ہونے سے پہلے ہی ہونے کی خبر

۱۰۱۲
 ہونے سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 ہونے سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 ہونے سے پہلے ہی ہونے کی خبر

۱۰۱۳
 حق راضی ہونے سے پہلے ہی ہونے
 حق راضی ہونے سے پہلے ہی ہونے
 حق راضی ہونے سے پہلے ہی ہونے

۱۰۱۴
 مختار ہونے سے پہلے ہی ہونے
 مختار ہونے سے پہلے ہی ہونے
 مختار ہونے سے پہلے ہی ہونے

۱۰۱۵
 ہر جگہ کا لقب شرفدار ہونے
 ہر جگہ کا لقب شرفدار ہونے
 ہر جگہ کا لقب شرفدار ہونے

۱۰۱۶
 سکون و ہونے سے پہلے ہی ہونے
 سکون و ہونے سے پہلے ہی ہونے
 سکون و ہونے سے پہلے ہی ہونے

۱۰۱۷
 تقدیر سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 تقدیر سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 تقدیر سے پہلے ہی ہونے کی خبر

۱۰۱۸
 سب سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 سب سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 سب سے پہلے ہی ہونے کی خبر

۱۰۱۹
 تصدیق تو ہونے سے پہلے ہی ہونے
 تصدیق تو ہونے سے پہلے ہی ہونے
 تصدیق تو ہونے سے پہلے ہی ہونے

۱۰۲۰
 محبوب خدا آباد ہونے سے پہلے ہی ہونے
 محبوب خدا آباد ہونے سے پہلے ہی ہونے
 محبوب خدا آباد ہونے سے پہلے ہی ہونے

۱۰۲۱
 رتبہ سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 رتبہ سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 رتبہ سے پہلے ہی ہونے کی خبر

۱۰۲۲
 پائے سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 پائے سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 پائے سے پہلے ہی ہونے کی خبر

۱۰۲۳
 سب سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 سب سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 سب سے پہلے ہی ہونے کی خبر

۱۰۲۴
 ہر جگہ سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 ہر جگہ سے پہلے ہی ہونے کی خبر
 ہر جگہ سے پہلے ہی ہونے کی خبر

۱۰۲۵
 میں خاصہ تعلق ہونے میں مجبور ہونا
 میں خاصہ تعلق ہونے میں مجبور ہونا
 میں خاصہ تعلق ہونے میں مجبور ہونا

۱۰۲۶
 کر کے کہی ثابت نہیں دیکھنے سے پہلے ہی ہونے
 کر کے کہی ثابت نہیں دیکھنے سے پہلے ہی ہونے
 کر کے کہی ثابت نہیں دیکھنے سے پہلے ہی ہونے

۱۰۲۷
 اک دن بخل گور میں تعلق و غنی ہونے
 اک دن بخل گور میں تعلق و غنی ہونے
 اک دن بخل گور میں تعلق و غنی ہونے

<p>۱۷۰</p> <p>تو قسمت دنیا میں کیا تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>	<p>۱۷۱</p> <p>تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>	<p>۱۷۲</p> <p>تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>
<p>خالق کی عبادت کے سزاوار ترین ہیں جنت کے بھی کو شکر کے بھی مشا رہیں ہیں</p>	<p>شہ کے گما سہ سے کا مالک وہی رہے یہ چادر نہ پھر اکی زیادت کا سبب ہو</p>	<p>ہر روز پیر کیا جسے زہر و سونو کو روکے حافظ بھی کہہ لیا ہے اسے گھر سے بڑھ کر</p>
<p>۱۷۳</p> <p>تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>	<p>۱۷۴</p> <p>تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>	<p>۱۷۵</p> <p>تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>
<p>دو تہ پر کریں ہر تو خوشیہ میں ہو قلبت کو جو کہدین تو ابھی درخشاں ہو</p>	<p>کس مرتبہ تھا لطف و کرم رب علی کا تھا زہد پیر اور زور تھا زہر شکنی کا</p>	<p>کیا قبر بردار ادا ہوئی پر پیسہ تم ہو مکمل کر کر تربیت میں مٹی کو نہ ہو</p>
<p>۱۷۶</p> <p>تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>	<p>۱۷۷</p> <p>تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>	<p>۱۷۸</p> <p>تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے تو کس کا نام ہے جس نے ان کو پرورش کیا ہے</p>
<p>فرمایا کچھ نظر لطف سدا ہو میں آپ غنی ہوں مہر و اتری کیا ہو</p>	<p>شیر و ننگ جگر آب میں صہ صام علی سے تھرا تا جو مریخ فلک نام علی سے</p>	<p>پھر فرمایا کہ تمہارا زہر ہے اگر کوئی ہو جس نے زہر میں مٹی میں مٹی کو نہ ہو</p>

۱۷۲

تعلیق
 غلغلی کی بی بی سے منشا ہو گی
 مان مانی کی بی بی سے منشا ہو گی
 مہر بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 لودہ ہو لودہ کی بی بی سے منشا ہو گی

تعلیق
 مہر بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 کتبی بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 خالہ زنی کی بی بی سے منشا ہو گی
 مارا کی بی بی سے منشا ہو گی

تعلیق
 بی بی کا حال جو فرزندوں کی بی بی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی

اب دوست مہر کی بی بی سے منشا ہو گی
 اب پہلو پور کی بی بی سے منشا ہو گی

آواز یہ آتی ہے ببول عذرا کی
 مارا سے شوہر کو دو مانی پر خدا کی

کچھ ذکر زبان پر نہیں ہے بطاعت حق پر
 سر پر نہیں ہے حضرت شمشیر سے شوق پر

تعلیق
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی

تعلیق
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی

تعلیق
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی

مہر کی بی بی اب کون والا سا نہیں ہے بی بی
 اب کون خبر نہیں ہے بی بی کی بی بی

بچہ ہوتے ہوتے مادہ فقیرانہ جگہ سے
 اک باب کا سا یہ تھا سولاب و شہر مہر کی

ہوش آتا ہے جیسے تین جہنم سے مہر کی
 احمد سے اس طرح ملاقات کرو مہر کی

تعلیق
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی

تعلیق
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی

تعلیق
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی
 بی بی کی بی بی سے منشا ہو گی

سجد میں کسی نے اسدا اند کو مارا
 نے بزم دو عالم کے شہنشاہ کو مارا

خون ہو گیا بی بی میں محمد کی بی بی کا
 ہر سرت پر فل سے علی سے علی کا

ہم کہہ میں ہیں بھوکو خبر کی بی بی سے
 بی بی میں نے بھی کیا بی بی میں نے

قوله
 روزی که من از او بیخبر بودم
 آمدن تو بیخبر من
 زانکه تو بیخبر من
 از آنکه تو بیخبر من
 از آنکه تو بیخبر من

قوله
 روزی که من از او بیخبر بودم
 آمدن تو بیخبر من
 زانکه تو بیخبر من
 از آنکه تو بیخبر من
 از آنکه تو بیخبر من

قوله
 روزی که من از او بیخبر بودم
 آمدن تو بیخبر من
 زانکه تو بیخبر من
 از آنکه تو بیخبر من
 از آنکه تو بیخبر من

اس سن بین بیخبر و باغ دیار
 روز و نیا باغی کو ترست قتل کبیر

بہ چاہتا ہوں بندے سنی کے رہا ہوں
 تم کہو لو دونا تھا اسکے کہ میں ہنڈہ ہون

قابل ہے یہ احسان تجا جن حق کوئی کا
 پانی سے ترستا ہا فرزند اوس کا

قوله
 قابل کو جان عالی
 مکتبین تو نظر تو بین
 جسم پر ہی او ترست قتل کبیر

قوله
 بازو بین بندے اسکے بیخبر
 ہم تو بین کس کو بیخبر
 تو بین بندے اسکے بیخبر

قوله
 کجا بیخبر چاہی جب بیخبر
 نئی پیاں کس کو بیخبر
 کس کو بیخبر کس کو بیخبر

کیا میری خطا تھی ہرستا یا بچے توتے
 کس پر ہم تہ یہ وار لگا یا بچے توتے

کی اسنے برائی تو ضرر کیا ہر ہمارا
 دشمن ہر کہین رحم ہر شیدا ہر ہمارا

رحم آیا نہ دل میں یہ شہادت حق توحی کے
 پیاسا ہی کیا فیج کو انا ہر توحی کے

قوله
 جاننے کو بیخبر
 پیاں کس کو بیخبر
 کس کو بیخبر کس کو بیخبر

قوله
 اوراں تو بیخبر
 پیاں کس کو بیخبر
 کس کو بیخبر کس کو بیخبر

قوله
 کجا بیخبر چاہی جب بیخبر
 نئی پیاں کس کو بیخبر
 کس کو بیخبر کس کو بیخبر

بیکس کیا پیار و نگو سوال تو سرکے
 مارا بچے کیوں گنگ سے پھین خدا کے

جو کھا تو میں کھا تو ہی اپو بجا ہوا سکو
 پیاسا ہو تو پانی سے نہ ترسا تو ہوا سکو

طالم ہر بی بار میں جب کیکے طے تھے
 اک لسی تھی اور بار دسیر نہ کیکے تھے

<p>۱۱۱۱ القصد من ذلک فی بیان سوره انزلت فی باب نیکو کاران و عیدین و شکر و شکر است از کلام حق تعالی که در سوره</p>	<p>۱۱۱۱ تا ما سوخت او را که بخت موت آید امان آن کسی که ما تصوف میدانیم ابا اورا که آفت بود منور که ما و پیش از آن که در عین مالک است</p>	<p>۱۱۱۱ درون ما اوست این دعا که شکر و شکر است که در آن است سوره قدر و عیدین است که در حق تعالی و شکر است</p>
<p>۱۱۱۱ جان زمین و کلشوم که بر روی زمین مسیبه است او خدا که خوب است چنانکه در سوره</p>	<p>۱۱۱۱ کس که کون بود چنانکه گوئی و فریاد و تقدیر می گوئی که گوئی</p>	<p>۱۱۱۱ آئی بیست و یکم که چیدر غل بر کپا و نیاسه هر که چیدر</p>
<p>۱۱۱۱ سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان</p>	<p>۱۱۱۱ سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان</p>	<p>۱۱۱۱ مانا این دعا که در وقت سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان</p>
<p>۱۱۱۱ برادر هومن بشیان بی بی بی بن مانکی تو حق چو چله است بدی</p>	<p>۱۱۱۱ هر روز آنکه گوی منین ان روز و شکر مردم هر روز</p>	<p>۱۱۱۱ اک شوهر و نام کاپا که بیست و یکم که چیدر کون</p>
<p>۱۱۱۱ سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان</p>	<p>۱۱۱۱ سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان</p>	<p>۱۱۱۱ سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان سوره سببین فی بیان</p>
<p>۱۱۱۱ در و گداز تا تو شاه و قبا ماتم که لیس خلق بودی من جمانین</p>	<p>۱۱۱۱ مسیبه در بنگار چو بود شکر است که هر یک نمازی</p>	<p>۱۱۱۱ در آبی سیدر و کوه در آبی سیدر و کوه نمازی</p>

مخبرین صحت و غیره
بمشاورت انجمن بریک
مقام مشورتی
اصول و ضوابط
مطابق اصول
مجلس استقامت
مجلسی

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

کس و دلیلی سے میری تمکین الی ہر
سکرو سوارسی شاعر محض الی ہر

دوست کے فرض تھی نہ ہر
آٹھون پر خدا کی عبادت سے کام لیا

محنت کشی کا نہ ہوا اس جو مشا
کس مانتہ ہر حسین پر پاک مانتہ اس پر

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

کیا دیکھتی ہو فالگ کیا انتظار ہو
بخشش میں ان سب کو بھی تجھے اتنی

دنیا میں جیتی ہے کبھی اہل نہیں ملی
قانون میں کوئی ہے تو تان بون میں ملی

فرمانی ہیں نہ رو کچھ اس میں بھی از ہر
واری خدا کریم سے بندہ نواز ہر

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

بسیار شکر
مجلس استقامت
مجلسی

مندان پر ہر گناہ سائے لطف رحیم میں
جنات عدن میں بھی مانتہ نہیں

کو مانتہ ہے کبھی انار و انیسین
بت رسول پاک کے سر پر نہیں

جو پستی ہیں دو دو کس کو ملائی ہیں
خضرت کے ہر سے آپ پابند اور خالق ہیں

<p>۱۰۱ قولہ فاقہ تفتی نہیں انھار گریگا اکدن تو فتنہ کی ہر سب کا کاویا اور کسی ہرین شہنشاہ کی زور اختیار زبیا پورا اسلوٹو میں منگنہ پیریا</p>	<p>۱۰۲ کہتی کہ اس میں کوئی نہ تھا سلطان کہ میں میں یہ صورت کو دونوں جو ضرور ہوئے جانتے تھے اور بھی پتھی نہیں دوست فاطمہ کے</p>	<p>۱۰۳ محتاج تھی گھر خانا خاں کا چیل فاقے میں وہ پوچھتے کیسے مال دیکھ کر پوچھتے تھے کہ وہ مال دیکھ کر پوچھتے تھے کہ وہ مال</p>
<p>گو میں محمد عربی کی عسیر یہوں حق کی کینز وہ بھی جو میں بھی کون</p>	<p>سوتے میں شغل طاعت رب وودو دل میں خدا کی یاد تھی اب پروردو</p>	<p>سینہ میں دل علائق و نیت پاک تھا کوہ طلا بھی سامنے زہر کے خاک تھا</p>
<p>۱۰۴ سلمان کے عیب چھبھوان اذیت فاطمہ کی ہے کی بیان شہ اختیار روئے لگے سرور زمان کی کیا کہی علی کہ بھی ہوا آسمان</p>	<p>۱۰۵ کہنے لگے یہ سب کج بجا روئے تاج فاطمہ پر بالاباب تو بھی اپنے ہی زان جا کر کیا کیا کہتے اس کو</p>	<p>۱۰۶ گھر کو ایک راوی شہنشاہ شہ سجھتے تھے میں پوچھتے اعلیٰ ایک آگ لگاتے تھے گمان فتنہ کے جوڑے تھے وہ سونے کو</p>
<p>آنسو چہرے آگ میں شہ لہ کی زہر کی بکسی پوچھتے آہ کی</p>	<p>غافل کیا بتوں کو راحت کے واسطے بچو او یا فرشتوں کو خدمت کے واسطے</p>	<p>بمان بھی لاچکا پہ فرقت ہمیں تھے کپڑے بناؤں اتنی بھی طاقت نہیں تھے</p>
<p>۱۰۷ حسرت امین کے لئے لاف کہہ کر بعد اسے تو نہیں پوچھا سب سے کہ تھے کیا تو میں نہیں کہہ رہی فاطمہ کو</p>	<p>۱۰۸ کہہ کر فتنہ اتنے زور لگے کہ خدا ایوں کی سزا ہو جو کہ کو وہ جھلے میں اور چاہیے میں یہ غوغا</p>	<p>۱۰۹ وہاں سے اب وہی ہے کہ وہاں سے اب وہی ہے کہ وہاں سے اب وہی ہے کہ وہاں سے اب وہی ہے</p>
<p>خادم بھی کوئی تھانہ نہ نو عین کا پہل رسا تھا آپسے جو لائیں کا</p>	<p>میکال ذکر حق میں ہیں یہ رسول کے پوش خدایہ رتبہ میں ہیں رسول کے</p>	<p>سرکار دین کے اپنا عمارت باہ سے حیدر کے بعد سعد نے جانہ باو</p>

لہجہ پیرائیس کا
علم

۱۲۴
پہلوں سے جو کھینکے گئے تین نام
وہی سبھی کو کہتے ہیں ایک اور اسے طعام
سلمان نے نام توڑ کر اسے تین نام
تخیل سے توڑ کر اسے تین نام

۱۲۵
اس کی بی بی بھی اس کا جواب
یہ کہو جی نہیں لگا کر اس کے دو جواب
یہ کہو جی نہیں لگا کر اس کے دو جواب

۱۲۶
کہو کہ اگر حضرت سلمان پتوان
کہو کہ اگر حضرت سلمان پتوان
کہو کہ اگر حضرت سلمان پتوان

کوشش میں آخر کی جانا تو اب رہے
جو کہ کو کہا ملا کہ کھانا تو اب رہے

اب تک تو وہ سوال کسی کا نہیں
اس در پہ سوال آگے خالی پھر نہیں

کہ میں جو کہ نہ دیتے کو پایا بولنے
چادر گرو کو بھیجی بہت رسول نے

۱۲۷
سلمان نے کہو کہ اس کے لئے
سائل کا حال اور اس کے لئے
خدا نے یہاں سے اس کے لئے

۱۲۸
یہ کہو کہ جو کھینکے گئے
قیافہ سے اس کے لئے
یہ کہو کہ جو کھینکے گئے

۱۲۹
یہ کہو کہ جو کھینکے گئے
یہ کہو کہ جو کھینکے گئے
یہ کہو کہ جو کھینکے گئے

فرزند رہے جو کہ اس کی شدت سے
چھوڑ دیا وہ زست خانے کے نہیں

اک نان جو بولنے کے لئے
حاجت رواں خلق نے حاجت کو

ناطق کلام حق پر شامت بول کا
توریت میں جو کہ روئے بول کا

۱۳۰
کہو کہ جو کھینکے گئے
کہو کہ جو کھینکے گئے
کہو کہ جو کھینکے گئے

۱۳۱
تفاوت کر کے اس کے لئے
سلمان سے نہ جاسد اس کے لئے
کہو کہ جو کھینکے گئے

۱۳۲
کہو کہ جو کھینکے گئے
کہو کہ جو کھینکے گئے
کہو کہ جو کھینکے گئے

ہاں میں سے جی کہ اس کے لئے
ہاں میں سے جی کہ اس کے لئے

خالق کے کہ جی کہ اس کے لئے
کافی ہے سر سے لطف خدا کے لئے

نہے وہ کہ کو وہ میں صاحب ایمان بنا
کہو کہ جو کھینکے گئے

سلسلہ
 آریا بجا کر چھوڑ دیا
 سلمان و دہلی کے بیٹے کی گریہ
 چلی دینے پہ لگیں جو بادل خیز

سلسلہ
 سائل کا فاطمہ کے دل سیدنا م
 کہنے لگا وہ ہنست دل سیدنا م
 سائل کا ہر سہماں تو توہم ناگین م

سلسلہ
 سلمان جاکے صید ویا سائل کو
 تباہ اور سب کچھ لے لے لے لے
 کھانا دیا کہتے تو بولا وہ نیک تمام

سلسلہ
 یہ تھیں یہ نا تو ان کہ بدن
 آرمیر کو مار سے فصحت کے
 فاش سے سن سنا جو امان

سلسلہ
 لڑکے میں گو میں تو تخت
 ہو گا تو اب بکھر بھی چلی
 کہ تکی استیوان کو فوہ

سلسلہ
 فاقہ جو تھا رسول کو بھی
 حیرت ہوئی ہی کو بھی
 آگے لگے شیل آگے

سلسلہ
 و پنا میں لوگ کھا تے
 دو دن کے بعد پان ہوئی
 وارے ہوا اس کے

سلسلہ
 جو پس چکے کہ جانہ احمد کی
 صدمہ نہ ہو چکے تری
 آگے لگے شیل آگے

سلسلہ
 فاقہ نے فاطمہ کے زین
 جھولے میں دو دو
 آگے لگے شیل آگے

کھا کے تنہا حق میں سال
 ہر کیا عجب جو حق

بولیں بول میں کیا رو انیس
 سائل کا کیا خدا ہوا

راضی ہوں میں تو جو کر
 لیکن حسن حسین کی

<p>بہارِ حیات کی یہ ایک نئی شاخ ہے جس پر ہرگز نہیں لگتا کوئی بوج میں نے اس کو اپنے دل سے لیا ہے تو اس کو اپنے دل سے لیا ہے</p>	<p>جہاں جی چاہتا ہے وہاں جا وہاں جی چاہتا ہے وہاں جا وہاں جی چاہتا ہے وہاں جا وہاں جی چاہتا ہے وہاں جا</p>	<p>میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے</p>
<p>رفت ہوئی تہذیب جو اور دل کا گیسے کچھ ہی کے دست مبارک مرار سے</p>	<p>یا شاہنشاہ ملک مری کج ہو گئی بیشی تھاری قوت کو محتاج ہو گئی</p>	<p>نیکے کو درد ہے چہرے انہیں مجھے پاس پڑنے باہر ان بلاتے میں مجھے</p>
<p>میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے</p>
<p>درد و نہر سے کس نے نہ کہے شود شہر کو نزدیک تھا کہ چونکے سرفراز ہو کر کو</p>	<p>درد و نہر سے کس نے نہ کہے شود شہر کو نزدیک تھا کہ چونکے سرفراز ہو کر کو</p>	<p>درد و نہر سے کس نے نہ کہے شود شہر کو نزدیک تھا کہ چونکے سرفراز ہو کر کو</p>
<p>میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے میں نے اپنے دل سے لیا ہے</p>
<p>لازم ہو گیا کہ رحمت کا باب ایسا نہ ہو کہ خلق پر نازل ہے</p>	<p>کس سے کہوں جو کچھ مری تو قیہ مری ہے شیر خدا کے قتل کی تائید مری ہے</p>	<p>بس چل سکا نہ زوج شیر اکہ کا پہرے سے کیا نوشتہ رسالت پہناہ کا</p>

<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>	<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>	<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>
<p>پاس ادب رسول کے گھر کا اوٹھا دیا دروازہ آگے آگ سے اوکا جلا دیا</p>	<p>کرتی سے موت قطع سخن اشتیاق ایام وصل گذرے دن آئے فراق کے</p>	<p>بن مائلی تھی جو ماہین بد کہیں چکل مدت تمام عمر کی بستر کے ہر جہاں</p>
<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>	<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>	<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>
<p>پہلو پہ آئی ضرب جو بت رسول کے محسن ہوا شہید شکر میں بھول کے</p>	<p>ہو جاؤں جب لو مچھائی یہ آنکھ سلائیو وہ نون کو سپا کی جو گل سے گمائیو</p>	<p>محسن کے خون کی اور ہر تب تک میں باگلی پیش خدا میں عمر شکر کہا یہ بلا تو گلی</p>
<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>	<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>	<p>مجلس اوس سے نہ تھے کہ ان کے ہاتھوں میں رہنے دیا یہ عین حق اوس دن ان کو</p>
<p>غل تھا کہ کل تو احمد خنار مر گئے در آج فاطمہ پر یہ صدمے گذر گئے</p>	<p>مجدد حائین جینے کی پاس کو پتی جو ہر دم بلائیں نہ تھے ساتھ تو لے پتی جو</p>	<p>معان کوئی گھڑی کی تھی کی پیاری جو ہر دم ہم انھیں کہ مجھ سے ہم شہساری جو</p>

قصیدہ
 بے جا غم و غمناک
 بی بی کو پوچھو جانی لگا لگا
 وہاں بی بی سے نہ ملے نہ خوب کیا
 تا بہ حال کہ کہہ کر سے حال پوچھو

قصیدہ
 یہ کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو

قصیدہ
 یہ کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو

بچھا اوٹھیں او دھر ہو جی سونے
 جڑ سے کے در کو بند کیا بیان سونے

چھوڑا بہان غامی کو بہت سونے
 صف ماتمی بچھا وٹھنا کی سونے

مسجد میں جا کے کہنے لگے بیبا جان
 گھر میں چلو کہ اوٹھہ کینا مان جا

قصیدہ
 مسکین اور غریبوں کو
 بیبا جان فاطمہ کو
 اسحاق زین زمان اب سے بیبا
 مین ہوں مری کی بی بی کا کرا

قصیدہ
 کہو لا جو درو کو بیبا جان
 کہو لا جو درو کو بیبا جان
 کہو لا جو درو کو بیبا جان
 کہو لا جو درو کو بیبا جان

قصیدہ
 بیبا جان سے اگر فاطمہ کو
 بیبا جان سے اگر فاطمہ کو
 بیبا جان سے اگر فاطمہ کو
 بیبا جان سے اگر فاطمہ کو

مقبول بیوہ مری اس آن کیچو
 مشکل فشار قبکی اس آن کیچو

شہزادی میری ماہ بہانے گذشتی
 فتنہ نہ فاطمہ کی بلایک مرگنی

مارا تھا کیا تاجے تاز پائے کو
 وہ خاک کرنے والی سہاڑی تاجے

قصیدہ
 بی بی کو پوچھو جانی لگا لگا
 بی بی کو پوچھو جانی لگا لگا
 بی بی کو پوچھو جانی لگا لگا
 بی بی کو پوچھو جانی لگا لگا

قصیدہ
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو

قصیدہ
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو
 کہتے ہیں بی بی کو

مخمس میں اوٹھ کر قبر سے جیسے قلم
 چاہے بے برشت میں بیبا فاطمہ

زمین پر پکاری قدموں سے گھر
 بابا کو مان کے سر کی جا کر خبر کو

س درو سے نواسے پھر گھر کے
 دونوں کی بیسی پھر گھر کے

۱۱۷
 اگر کسی کو چاہے تو اس کے ہاتھ میں
 دیکھو چاہے اس کے ہاتھ میں
 روئے سے ذرا دھوئیں گے چاہے
 غل کرے اسے دوسرا سوار انبیا

۱۱۸
 اس کو ان کی کیا ہے اور کیا ہے
 تو جو ہے اسے اس کے ہاتھ میں
 کیا کہنے دیتے ہاتھ میں
 فریوس کرے اور کیا دیران

۱۱۹
 اس کو ان کی کیا ہے اور کیا ہے
 تو جو ہے اسے اس کے ہاتھ میں
 کیا کہنے دیتے ہاتھ میں
 فریوس کرے اور کیا دیران

۱۲۰
 پھیلا ہوا ہاتھ دیکھو اس شوہر میں کہ
 روئے کے لگا کے حسن اور حسین کو

۱۲۱
 جیسے ہیں کب جو جو کہ صدے اوٹھان
 ہم بھی تمہارے پاس کوئی دینا نہیں

۱۲۲
 کیا ہے کہ کہ بندہ نے بھی تمہارے ہاتھ میں
 امان اکیلے گھر میں نہیں آجاتی ہو

۱۲۳
 یہ تو کوسا تو کیک اما فکتاب
 آئے مہر سر اس میں جو یاد دینا
 قرآن اور وہ دیکھنے دل کو کیا باب
 جینے سے دعا اور وہ لکھے یہ وہ کوئی فکتاب

۱۲۴
 کھڑا کے شہینہ پر درمیان
 مہر سیدی جینے میں ان یاد اور فکتاب
 تھکا حال دیران فکتاب کی لاکھان

۱۲۵
 اس کے ذہن فکھو گے کہ اس کے ہاتھ میں
 کھڑا ہے سیدی میں فکھو کتاب اور فکتاب
 گزرتے ہیں ان کے ہاتھ میں فکھو کتاب اور فکتاب

۱۲۶
 ملی ملی علی کو جوڑ کے دیر خراب میں
 ہرگز نہیں رسول خدا کی جناب میں

۱۲۷
 رہی سے مانگ وہ لوٹان اس پر لٹ جلتے تھے
 حیدر رہتا رہتا اور نہیں چھاتی لگاتے تھے

۱۲۸
 ذہن سید اپنے کرم سے عطا کرو
 یا امر تقی علی امری حاجت رو کو

۱۲۹
 باہمی
 گزرتے ہیں رسول خدا کی جناب میں
 دین سے دعا کرو اور فکتاب اور فکتاب
 ان کی سب سے بہتر ہے جو ہے ان

<p>شکل جو کچھ جانا جاوے شکر خندان کاغذی کتب کے واسطے جو غرض تیرے جانتے نہ تیرے غرض جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا</p>	<p>شکل جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا آئی غرضتیں ایک ہی جگہ سے لادنیسا مان باہر ہو کر لادنیسا</p>	<p>شکل جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا آئی غرضتیں ایک ہی جگہ سے لادنیسا مان باہر ہو کر لادنیسا</p>
<p>بہت زیادہ کسا اور شہر جہان میں قرآن پڑھتے جہاں ہی شان میں</p>	<p>تیرے نام سے جو کچھ کہیں لادنیسا جانا جو تو توجہ سے ہم لادنیسا</p>	<p>سے پتھر کے تو سواری کا شور تھا اہل وطن کے نالہ و زاری کا شور تھا</p>
<p>شکل جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا آئی غرضتیں ایک ہی جگہ سے لادنیسا مان باہر ہو کر لادنیسا</p>	<p>شکل جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا آئی غرضتیں ایک ہی جگہ سے لادنیسا مان باہر ہو کر لادنیسا</p>	<p>شکل جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا آئی غرضتیں ایک ہی جگہ سے لادنیسا مان باہر ہو کر لادنیسا</p>
<p>تربت میں لیکر جلد لگا لپیٹنے سے اعدا اکھا کے دیتے ہیں خود دینے سے</p>	<p>میں نہیں پناہ دے وہ میں پناہ کو سہا پہنچتے ہیں قتل کریں گے گناہ کو</p>	<p>حضرت حرمہ سے تریں لاکے ہوئی تھی کو شہر نہ پہنچتے تھے لیاں کو چھاروں ہی</p>
<p>شکل جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا آئی غرضتیں ایک ہی جگہ سے لادنیسا مان باہر ہو کر لادنیسا</p>	<p>شکل جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا آئی غرضتیں ایک ہی جگہ سے لادنیسا مان باہر ہو کر لادنیسا</p>	<p>شکل جو کچھ یاد رکھنے کے واسطے لادنیسا آئی غرضتیں ایک ہی جگہ سے لادنیسا مان باہر ہو کر لادنیسا</p>
<p>ناموس کو حضور کے کجا بھاؤں میں بچے ذرا اور اسے کہان لیکے جاؤں میں</p>	<p>کہ کچھ کہتے ہیں کہ میں تیرے کو شربت پہنا جان کی جاگے کہ میں</p>	<p>وہ دن خدا کہے کہ تو تھی گلہ بان بھالی کو لیکے خیر سے پھر کہ میں دن</p>

لکھنے والے نے یہی غرضتیں لکھی ہیں کہ میں نے لکھی ہیں

<p>۱۳۱ فاکت تک تو ساقی خفا خفا خفا سب کو دماغ کہے دماغ پر دماغ بلکہ تم کو سب تھوڑے بھلا دماغ دماغ کے سب کو دماغ کہے دماغ</p>	<p>۱۳۲ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>	<p>۱۳۳ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>
<p>تھا قصہ صج صبیٹا کے صبیٹ کو وہ ان ہی ملا جین حسین غریب کو</p>	<p>مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت اور کہ مہلت مہلت مہلت مہلت</p>	<p>مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت گورہ کھن تو پانہ نکی بھالی کے بات سے</p>
<p>۱۳۴ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>	<p>۱۳۵ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>	<p>۱۳۶ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>
<p>دریا تھارک و موج زن افواج شاہ تھا چون جاباب سچ میں خیر امام کا</p>	<p>۱۳۷ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>	<p>۱۳۸ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>
<p>۱۳۹ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>	<p>۱۴۰ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>	<p>۱۴۱ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>
<p>تھیں کبھی ہوئی میں سزا تھیں با تو کجا پر یہ وقت کہ ہنگام جنگ ہے</p>	<p>۱۴۲ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>	<p>۱۴۳ مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت مہلت</p>

<p>۳۳ اوستون مہی امامت کی ایک جگہ میں لاشعین تھیں کہ وہ روز محاکمہ میں فادہ خاتون لعل کا نام پوچھی جائے گی تو اس نے کہا کہ وہ فادہ خاتون</p>	<p>۳۴ میں نے اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>	<p>۳۵ میں نے اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>
<p>۳۶ اے اے او وہ تو میری بہن ہے لگاتے تھے یہ ہے اہلیت او وہ لگاتے تھے</p>	<p>۳۷ وہ اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>	<p>۳۸ تھی پاپوشیر جناب رسول کا امت پر رحم کیجئے اور رسول کا</p>
<p>۳۹ میں نے اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>	<p>۴۰ میں نے اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>	<p>۴۱ میں نے اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>
<p>۴۲ اے اے او وہ تو میری بہن ہے لگاتے تھے یہ ہے اہلیت او وہ لگاتے تھے</p>	<p>۴۳ بھائی کا نام سنا علی کہ کب کو بچکا کس کس جو ان کو نہیں مانگتے تھے</p>	<p>۴۴ پہلے چہ تو اوس سے خاک میں لے جا کر بلا ہوا پھر تھے یہاں تھو میرا پسر ملے</p>
<p>۴۵ میں نے اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>	<p>۴۶ میں نے اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>	<p>۴۷ میں نے اپنے شوہر کو اپنے شوہر کے زنا کو جاننا شروع کیا اور اس نے میں کو بتایا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ کبھی نہیں ملا ہے</p>
<p>۴۸ تو جانتا ہی نہیں علی کو ہر اس ہو مجھ کو فقط رسول کی امت کا پاس ہو</p>	<p>۴۹ تا بندگی برق کا ہونے کو گئی نہیں اصل یعنی تو مکی آنکھوں میں پھر گئی</p>	<p>۵۰ جب تک کہ سرکنا کے نہ جنت میں آؤ گے جو پاس سے ملو گے نہ اکبر لو پاؤ گے</p>

ع
 کس کی شکر منداں نہ ہو کہ ایک ناز نہ ہو نہ ہر روز دعا کی
 مظلوموں میں کیسے جس کا ہر روز دعا کی

ع
 تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں
 تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں

ع
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں

پانی نہ مرگ دیا تشنہ ہون کو
 کس ظلم سے گرفت کیا آوارہ وطن کو

آودہ تھی سب لڑیں مبارک جو موت
 چھاتی پوچھنا تھا وہ ہر سر موت

یہ میر گیا شام کی جانب ہر مسلم
 تاج رما اور کو بھی پھر مسکرم

ع
 کس کی شکر منداں نہ ہو کہ ایک ناز نہ ہو نہ ہر روز دعا کی
 مظلوموں میں کیسے جس کا ہر روز دعا کی

ع
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں

ع
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں

اسپہر ہی نہ پھر چرخ مٹانا نہ المٹھا
 کہنے ہیں ہر زبان میں چھینے ہوئے مٹھا

سہو گرت محمد کا ہر اول بھی جگر بھی
 مارا گیا سہو بھی ہوتے قتل پسر بھی

یہ شوق شہادت کا تھا اوس عاشق کو
 یہ عقوبت نہ ہوا تھے یہ صرف کی جان کو

ع
 کس کی شکر منداں نہ ہو کہ ایک ناز نہ ہو نہ ہر روز دعا کی
 مظلوموں میں کیسے جس کا ہر روز دعا کی

ع
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں

ع
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں
 اعداں تلواریں تلواریں تلواریں تلواریں

جب وار نہ چل سکتا تھا اس شرم زبان
 انکار سے لعین چھینے تیرے سوختہ جان

خندق کے بھی رہنے نہ دیا غار میں لاش
 رستی سے پھرے کھینچے سا با رہیں لاش

لیا صبر کروں صبر کیا ہر گناہ میں ہر
 دن سر کے کٹاں مجھے آرام نہیں ہر

مشرقیہ پورس

۱۷۱
رہتے تھے اچھوتے آئی بیکار
ابن ہوسدو تھے مہنگے سے لڑنے لڑنے
پہننے تھی سونے کی بھینچ تھی
سایہ کی تھی جھانک مہنگے سے لڑنے

۱۷۲
انگلی کی آگ سے بھینچتی تھی
جو ہاتھ نہ پھیرتی تھی
جو ہاتھ نہ پھیرتی تھی
جو ہاتھ نہ پھیرتی تھی

۱۷۳
نیلیا کی لڑتے تھے ایک سے
صوت بنا کر لڑتے تھے
تہی تھی لڑتے تھے
تہی تھی لڑتے تھے

۱۷۴
سبز شک تھے گرمی سے ہرک تھوڑے
مرجانے تھے چول محمد کے چمن سے

۱۷۵
چوچو چوچو زمانے یہ رونے کا مدیہ
پانی نہ پیتے ہر کوئی ان کو تھنپے

۱۷۶
او پہلا ڈھانچہ تھی ہرک ہرک
دو ہر او دو ہر کو تھے تو ماہ ادا کرتے

۱۷۷
پوشے عورت کے ہرک ہرک
پوشے عورت کے ہرک ہرک
پوشے عورت کے ہرک ہرک
پوشے عورت کے ہرک ہرک

۱۷۸
کے کھیلنے کے لئے
وان اور تھوڑے تھوڑے
شہر کے کھیلنے کے لئے
شہر کے کھیلنے کے لئے

۱۷۹
تھوڑے تھوڑے تھوڑے
تھوڑے تھوڑے تھوڑے
تھوڑے تھوڑے تھوڑے
تھوڑے تھوڑے تھوڑے

۱۸۰
ہو سوتا تھا آغوش سچول عذرا میں
چوچا وہ چلا جاتا تھا اوس گروہ میں

۱۸۱
اگر کم کہیں ہرک ہرک
چوچو چوچو تھوڑے تھوڑے

۱۸۲
عام سرو نہ تھے تھوڑے تھوڑے
پیشانی نہ تھوڑے تھوڑے

۱۸۳
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے

۱۸۴
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے

۱۸۵
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے
کے کھیلنے کے لئے

۱۸۶
تھے شاہ سفر میں ستر تھوڑے
اون روز میں چوچو ادا کر لے

۱۸۷
شہر کے کہا اب دیکھو جو کو جی
ہیٹے سرورہ کرسی چوچو کھل کر

۱۸۸
رضاء و نپوا لگو تے کہو اشک وان
لب پہ کہی دنیا کی ذممت کے میان

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

یاد ایک مدینہ سے ہیں مرگے مسلم
 ہم کہہ کرے تک آئے تو سفر گئے مسلم

ہو نہ ہر مسلم بھی گرفت الامین
 مرجانیکی سرپٹ لگے وہ باپ کے غم میں

کیا وجہ ہو جو اشکوں سے نہ ہو چمن مارن
 چل کر کہیں امانتے کہ یوں تو گاہیں مارن

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

اب ہوں جاگ رہا تک اس غم میں
 میرے لیے مارتے ہیں بھی مجھ کو جاگ

شرم آتی ہے سجا بیکار بار بھجے کب
 عورت کے لیے رنج نہ ڈاڑھ کا غضب ہو

یار امنین جو چوچھن کہ حضرت نے نکلیا
 کیا جانے کہنے کے مسافر نے کہا کیا

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

مشرقیہ پریس
 کراچی
 پبلشرز
 محمد رفیق صاحب
 پتہ: گلی نمبر ۱۰۰، نزد بازار
 کراچی

شہزاد ہوں کیا بجائی پارساں
 جان اپنی بھی وہی بیٹھے بھی اقران

رکھ لیتے تھے رومال کبھی وہیدہ نم پر
 رونے لگتے تھے کبھی سر کو جگا لانوے غم پر

پہکتے تھے اور چوہن تھا سینہ میں کھانکا
 منہ لگتے تھے آنسو ہر آنسو کھینچنے کا

موضع
 اس وقت جب کہ میں نے اپنے
 اور سر سے ہر شے ہٹا کر
 کھنڈل میں لپیٹ کر رکھی
 اس کے بعد وہ میری طرف
 آئے اور میری طرف سے
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

موضع
 یہ سنتے ہی ہم سب کے دل
 بڑھ کر اترے بلکہ میں
 میں جیتی تھی اس لیے
 اس کے بعد وہ میری
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

موضع
 وہاں میں نے اپنے جسم
 کو ہٹا کر رکھی اور
 اس کے بعد وہ میری
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

اس اطفاف واوان کا سبب کیا ہے چنانچہ
 اطفاف یعنی یہ پیر کیسا ہے چنانچہ جان

صالحان بہ کچھ رحم ہی کہیاد کہ کسی نے
 نکواریں جلیوں میں چھپا پاند کسی نے

میں جیتی ہوں صدیوں سے میری جان
 کس تیری سے لاش پڑی ہوگی نہیں

موضع
 انڈیوں کی طرف سے
 جلیوں میں چھپا پاند
 اس کے بعد وہ میری
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

موضع
 یہی کی تھی زور سے
 اس کے بعد وہ میری
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

موضع
 انڈیوں کی طرف سے
 جلیوں میں چھپا پاند
 اس کے بعد وہ میری
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

کونے سے ہر دو رہ کر گئے بابا
 کیوں آپ نہیں آتے ہیں کیا لڑ گیا بابا

اب کیا کہوں نقاب ہری سو گئی اپن
 پر وہیں میں بن ہا لیک میں ہی اپن

پر وہیں میں بن ہا لیک میں ہی اپن
 پر وہیں میں بن ہا لیک میں ہی اپن

موضع
 بابا کی طرف سے
 انڈیوں کی طرف سے
 اس کے بعد وہ میری
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

موضع
 اب تھی صفت میں
 اس کے بعد وہ میری
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

موضع
 انڈیوں کی طرف سے
 جلیوں میں چھپا پاند
 اس کے بعد وہ میری
 میری طرف سے آئے اور
 میری طرف سے آئے اور

عز نے پاری کا جھے معلوم ہوگا
 سب ہوگا پیراک مس معلوم ہوگا

تم آج بھر ہر ہر میں مشق خبر کی
 آئی ہر سنائی مرہ معلوم ہوگا

عز نے پاری کا جھے معلوم ہوگا
 سب ہوگا پیراک مس معلوم ہوگا

<p>شعر داشت جلال پرست بگردد ای و بیرون تر از آب جوی تنائی کا دوست کیسے صفتی جلدیم وہ بیرون</p>	<p>شعر یہ کیا تو میرے ہونے کا اور کون سے اور تو میرے نام میں اور کون سے کہنے کے لئے</p>	<p>شعر گفت و ناز و سخن کا معنی سے سب قافوں کے کہ شکر نظر تک میں غور از بیرون کے</p>
<p>اگ سے کو فین ترارج لٹاؤ وارث کا ترے سر سے راز تو پکٹاؤ</p>	<p>اب جگہ کہ نہ رہا جا گیا نہیں حضرت کے قدم چوم کرے جاگتے نہیں</p>	<p>کس تو کہ کیا تازہ تر سان گھوڑ پیاری بدم چاہنے کیا جاں بچے گھوڑ</p>
<p>شعر کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ</p>	<p>شعر کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ</p>	<p>شعر کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ</p>
<p>گفتا کہ علی قبر میں لاش اس کی مجھ پر خدا پاپا ہے دفن کر چکے</p>	<p>وہ دن تو روئے گا کہ کیا گئے تیری مارا اونھیں لگا کے یا مرنے تیرے</p>	<p>پوچھا تو گوی بولای وہی نام اس کا بولک مایہ الکرٹ بلای</p>
<p>شعر کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ</p>	<p>شعر کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ</p>	<p>شعر کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ کتنے ہی عین کی تازہ</p>
<p>جو میرا نام سونہر کا اوس کشتہ اب باقی رسا وہی جو کچھ ہو نامی ہم پر</p>	<p>سو یا گوی مسکرتہ ظلم کے تو میں ماضی ہی سینہ زنی اہل حرم میں</p>	<p>ساوات کہ یہ تو کشتہ کی جگہ تازہ شہر تازہ ہی رہنے کی جگہ</p>

<p>وجہ انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں</p>	<p>وجہ انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں</p>	<p>وجہ انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں</p>
---	---	---

<p>باقی بھی رضائے لے جانے لگے رعین سب تابہ و دم ظہر کھانے لگے رعین</p>	<p>کس دل میں تو اس پر ارشاد لایا ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں</p>	<p>چیتو کو واپس کی ملاقات عنینیت حضرت جو ملے اونے تو بران نہینیت</p>
---	---	---

<p>وجہ جب تک کہ سب سید کا وہاں لگا اور یہ کیا بہت نازک سب کچھ</p>	<p>وجہ انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں</p>	<p>وجہ انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں</p>
--	---	---

<p>منظور کر رہے ہر کہ جب ان نہ ملن کو تو اور کہین جانے دو جو تہ نہ ہن کو</p>	<p>کجا آسکے گا کہ ہے تو جن کے تلے سے آج اور گالوین سیکہ نہ لوگ سے</p>	<p>دیکھو تو بہت دور ہو دیکھ قرین ہر پچھتے ہو سب پیاسے ہن او باہی ہن ہر</p>
---	--	---

<p>وجہ انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں</p>	<p>وجہ انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں</p>	<p>وجہ انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں جہاں انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا کہ یہاں</p>
---	---	---

<p>پہنوں کیا عامہ فرزند علی کو لکھو کہ کیا تلوار ونے ملو ہن ہی کو</p>	<p>جاتے ہی لڑائی ہونی تہ نہ ہن ہن سرکت گئے کہ تہ کہ نہ ہن ہن ہن</p>	<p>خالی ہی رہے سگہ کو وریاسے پھرے پیسے کو بھی باہی نہ ملا پیاسے پھرے</p>
--	--	---

ع
 کنگان و کنگان کے سینوں کا سفر
 خوار شہیدانہ جہاد کا سفر
 چغتایہ و وطن کو نئے نئے چنگا سفر
 آکر کنگان میں کھج مینے کا سفر

ع
 دنیا کی خدمت میں اور ان کے
 بین بین مصائب کے تینوں سفر
 اول تو سوال و غنیمت اور کھج
 اور دوسرے کھج

ع
 وہ لون و تیش اور وہ کئی کئی
 سفر میں کھج اور کھج کا سفر
 بقول اس میں وہ کھج کا سفر
 و کھج کا سفر

اگر وہ چین دہستہ جانے کو چاہے
 کھج چور کے جنگل کے سب کو چاہے

و وہ لون کے لیے بیچ و الم شام و کھج
 باقی رہی اب ایک مصیبت وہ کھج

حضرت بھی اگلے جانے میں انوش
 بہن ساتھ وہ کھج کھج بہن کھج

ع
 جانے کو جانے چاہے کھج
 واقف ہو سنا کھج کھج
 چغتایہ میں کھج کھج

ع
 غریب کی کھج کھج دارم
 وہ کھج کھج کھج کھج

ع
 بیابان و بیابان کھج کھج
 کھج کھج کھج کھج

آرام کی صورت نہیں سکھ کھج
 طائر بھی پھر کھج کھج کھج

نہد آئی کھج کھج کھج
 یاد آتا کھج کھج کھج

وہ عمر کو کہ آرام کھج کھج
 راتیں کھج کھج کھج کھج

ع
 کھج کھج کھج کھج
 کھج کھج کھج کھج

ع
 اوس فصل کھج کھج کھج
 کھج کھج کھج کھج

ع
 کھج کھج کھج کھج
 کھج کھج کھج کھج

گرمی میں گرفتار کھج کھج
 کھج لے آوارہ وطن کھج کھج

یہ وہ کھج کھج کھج کھج
 سایہ کھج کھج کھج کھج

اس شاہ میں کھج کھج کھج
 اب کون کھج کھج کھج کھج

<p>ع سننے پر یا پورا اور وہاں کی بات جھیلو نہیں کچھ نہ وہ نہیں کچھ نہ اس شخص میں رسول ہی بہت تشدد کی کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>	<p>ع سب سے ہوتی احوال کی دم جو کرمان سے لے کر مان باہر چھوٹے بیجا مصیبت وہ نہ ہر کوئی جب نہ ہر سے چکان کو</p>	<p>ع جدا اور اسے فریب کے پوچھو کہ اچھا اچھے کی اس شخص کی لفظوں پر ایسی کیوں ان کو نہ رہا ایسی</p>
<p>ع تو کس ہو اچھے کسی جان بر نہیں جب شک ہو اچھول تو پھر نہیں کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>	<p>ع رات کسی رات کو سو نہیں دن کو کس ایسا کہ وہ نہیں کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>	<p>ع تب میں جو کہ اسی نہیں تو گوارے بہوش نہیں تم شب کو بھی ہم کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>
<p>ع تو کس ہو اچھے کسی جان بر نہیں جب شک ہو اچھول تو پھر نہیں کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>	<p>ع رات کسی رات کو سو نہیں دن کو کس ایسا کہ وہ نہیں کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>	<p>ع تب میں جو کہ اسی نہیں تو گوارے بہوش نہیں تم شب کو بھی ہم کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>
<p>ع اب ہم مصیبت کے ہیں تمہاری کون غربت کی نہیں باو یہ سپاہی کے دن کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>	<p>ع بیشی تمہارے زیادہ کی بستر سے عہد تمام کے کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>	<p>ع چہرہ کسی روز بجالی نہیں سر سے کبھی نبض کو خالی کلمہ جیسا کہ اسے ادا کرے جائی</p>

سہ آرا مان بھنی و پیر شہزاد

<p>مطلوع دھوپ چھٹی بج کر شکر سے اور چھالی سے کھانی ہوگی میں سے اور چھالی سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>	<p>مطلوع قویان کی اینٹوں سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>	<p>مطلوع شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>
<p>مطلوع کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>	<p>مطلوع کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>	<p>مطلوع کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>
<p>مطلوع کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>	<p>مطلوع کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>	<p>مطلوع کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے کھانے کے بعد پانی کی پانچ گونہ شکر سے</p>
<p>جسے نظر لطف مسجح دوسرے ہوں برسوں کا ہوں بیمار تو کہہ میں شفا ہوں</p>	<p>سب سے پہلے میں روٹی نہ تو کھاؤ گی یا یا لہی ہوئی محل میں علی جاؤ گی یا یا</p>	<p>خوش ہو گا کام اب دن اگر کو رو گی مر جاؤ گا تب میں تو کیا میری رو گی</p>

تیس

<p>۲۳۰ پیرا پیرا تو دوشان و جاگتی کیا افس کہیں تو گناہ سے بچی ہو آباؤ اجداد ان کو رہنما ہو جو سچے پیر ہیں خیر عمارتیں بنائے</p>	<p>۲۳۱ جیتی رہی تھی تو چھاتی اندھا جلائی وہ فاشا کہ پوری جانی زور تپ نے کہ گھسے کھلتا چھاتی جاہ نے پھر کہ نہیں صحتا</p>	<p>۲۳۲ ثابت ہو اظہار کہ پیرا پیر بس چھاتی گناہی تو تیرے اس خوش ملائے وہ کاویہ تیرے حصے کے کھلے ادنیٰ پیرا پیر</p>
<p>بھولے سے نہ اب خاطر ناساؤ کہ شے میں قبر میں بہ ہو گئی تو سپاؤ کہ شے</p>	<p>کہ لٹسای کس طرح قیامت نہ پیرا پیر پہلا سیر عم آگے خدا ہائے کیا ہو</p>	<p>شکل اپنی شب بھر جو دکھلا گئی او سکو کا پناہ میں زار کہ شب الٹی او سکو</p>
<p>۲۳۳ کیا نیشی گناہ تو پیرا پیر جو تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے زندہ ہوں جو تو نے تو نے تو نے کہ تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے</p>	<p>۲۳۴ زمانہ فقیر تو نے تو نے تو نے کیا پیرا پیر تو نے تو نے تو نے جگہ تو نے تو نے تو نے تو نے مان تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے</p>	<p>۲۳۵ تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے کی غرض کہ تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے سب بیٹیاں تو نے تو نے تو نے تو نے</p>
<p>تیرے میں ہوں باعث مجھے کھانا نہیں ۱۵۹ گھر الیٹا تو گھسکتی ہوں جبکا</p>	<p>بستی ہے جہنگل جو کلہ پیرا پیر بھولیکی وہ چوٹیلے کیلے پیرا پیر</p>	<p>نے آگے اس گھر میں نہ پناہ ہو گئی اچھا میں گنیزوں ہی کے جہر رہو گئی</p>
<p>۲۳۶ تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے</p>	<p>۲۳۷ تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے</p>	<p>۲۳۸ تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے تو نے</p>
<p>وا سخت کیا مان نے مجھے تو سبکا سچ کر زمانے میں نہیں کوئی گھسکا</p>	<p>کہ پیرا پیر گریہ و زاری نہیں کرتیں امان تو سفارش بھی جاری نہیں کرتیں</p>	<p>کم سن ہیں سافھی تو نہیں ہی ہر دن چرھتے ہر اور ان کی منزل بھی گئی</p>

<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>	<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>	<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>
<p>عربی ہو تو خدا کی طلب کی پوجائی اب سیاہ میں چکوم جہاں اور پوجائی</p>	<p>قرآن پدیا ب و خدا ترک نہ کیجو پروردگار کا گزار دو ترک نہ کیجو</p>	<p>مانگو یہ دعا نہیں ہے وہ وقت میں ہو جس روز کہ پوچھو گویا اس سفر ہو</p>
<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>	<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>	<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>
<p>ہر شے کو تربت میں نہ ترسایہ پوجائی جہاں بھی کو مری قبر ہے ایہ پوجائی</p>	<p>راحت تھی جو سب کو شہید جہاد کے دم سے اک پوچی تھی ایک پوچی تھی قدم سے</p>	<p>یوں روئے تھے سب گرد حسین زہا تھی جس طرح کہ ماتہ تھی نہ مانہ تھی</p>
<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>	<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>	<p>ص جہاں میں تیری پوزیشن ہو وہ دن برون کی پوزیشن ہے اس پوزیشن میں جو کہ جہاں میں اس وقت کی پوزیشن ہے اور ص</p>
<p>ہر بار قاتل کے قریب آئے میں عباس اب جلد سواری ہوئے فراتے میں عباس</p>	<p>و کوفاتوں نے غربت کے کہ اس کے کینا مشکل کوئی اب ہوگی تو کہ اس کے کینا</p>	<p>قرآن کی انہی دیدار و کما و امان مجھے اصغر کو میرا کبار کما و</p>

<p>لعل سوقت میں افلاک فانی کن یہ افلاک تو مٹیں گے اور فراخ ہو جائیں گی اور اب یہ کچھ نہیں ہے</p>	<p>لعل دو جہاں تو کس کی جان ہم اب کس کی جان کس کی جان کس کی جان</p>	<p>لعل او کھڑے ہو جاؤ گے کھڑے ہو جاؤ گے کھڑے ہو جاؤ گے</p>
<p>مشاق جہان طالب ہر دو دن جینے پہ جو مرتے ہیں سلام موت ہے جو موت ہے</p>	<p>مشاق جہان طالب ہر دو دن جینے پہ جو مرتے ہیں سلام موت ہے جو موت ہے</p>	<p>مشاق جہان طالب ہر دو دن جینے پہ جو مرتے ہیں سلام موت ہے جو موت ہے</p>
<p>لعل کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان</p>	<p>لعل کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان</p>	<p>لعل کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان</p>
<p>مرحبتنگ یا رنگ کوسر کے چہرے کوئی کی زبان خونسے تر ہے</p>	<p>مرحبتنگ یا رنگ کوسر کے چہرے کوئی کی زبان خونسے تر ہے</p>	<p>مرحبتنگ یا رنگ کوسر کے چہرے کوئی کی زبان خونسے تر ہے</p>
<p>لعل کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان</p>	<p>لعل کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان</p>	<p>لعل کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان کس کی جان</p>
<p>دل میں بھی ہے میرے پر اب بچے اور جاگم کوہ کا گارو</p>	<p>دو صد تازہ ہو کر جاگم وہ سات بھی اندوہ میں نہ رہے</p>	<p>کی عرض تو یہ ہے کہ وہ تھل نظر کے ہیں</p>

<p>اور دن کی ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>	<p>اور ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>	<p>اور ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>
--	--	--

کیا جانے اسنوہ پر یا ہر نفس میں
 نوکین یہ سنانو کی ہین یا گوشہ
 کچھ عرض جو کرنی ہو تو کر پھر کر
 سردا جو آنے بھی تو کھو ویسے اور کر
 ڈالو کہ اگر رنگ لڑائی کی بنا کا
 صحر ابھی بن جا سکا بازار منا کا

<p>اور ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>	<p>اور ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>	<p>اور ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>
--	--	--

سرکش ہین ارادہ مکرین نے ادبی کا
 قیسمہ کہمن بر پکارو ناموس بی کا
 اگر تے ادب آوگے تو جانانہ ملسکا
 اہدیتا ریجی باندھے ہوت آٹانہ لیک
 آتے میں ملاقات کو یا قصد و غازی
 مچھری تو طاس ہر کوئے تو اور ندین

<p>اور ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>	<p>اور ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>	<p>اور ایک طرف سے اور دوسری طرف سے غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں غائب کی بیان میں غائب غائب کی بیان میں</p>
--	--	--

سرتا قدم آہن میں سنگار زمانہ
 سب ایک ہر از غنین زدہ پوش جان
 جب گل میں وہ او تر اور غنیا زمین
 شیر و کما یہ پیشہ ہر خبر غلو ندین
 دعوائے غلامی ہر مچھ آن ہی سے
 اب غنہ ہر مچھ ہوں اسٹ ادبی سے

مکمل

<p>۱۱۱۱ حاکم و قاضی و سرکار کے لئے مذہب سے واقف ہیں اور ان کے بس غلطیوں سے بڑھ کر اب جو اجازت مذہب پر لگی گئی وہ</p>	<p>۱۱۱۱ ہوسون گئے پائی کے ہوتے تھے پھر پیدائش دس سو پینچ سال تک مذہب سے جان بچانے</p>	<p>۱۱۱۱ وہاں سے سرکار کے لئے میری ہی مرضی ہے کہ ان کا جان نکلے اور وہاں مذہب میں مسلمانوں کو</p>
<p>۱۱۱۱ ہر عفو و ترمیم کا رواج فقہ پر بھی ہر جاتی پر دنیا میں ہر شے</p>	<p>۱۱۱۱ اب جان نہ گھوڑے اس وقت میں اس ساقی کو شکر ہے پس وقت کر رہی</p>	<p>۱۱۱۱ میں مالک کو شہر میں پیاس انکی بجا دو پھر کھا کر</p>
<p>۱۱۱۱ جب نہ نصیب ہو تو صورت اجازت خود بھی وہاں</p>	<p>۱۱۱۱ ہر شے ہی کتاب کیا کہی ہو کہ ہر شے ہی کتاب</p>	<p>۱۱۱۱ ہر شے ہی کتاب ہر شے ہی کتاب ہر شے ہی کتاب</p>
<p>۱۱۱۱ دیکھا جو شہنشاہ کے مجر کیا صفت سلطان مگر</p>	<p>۱۱۱۱ ہر شے کہ اب میں کانپ رہا کہ میں نے</p>	<p>۱۱۱۱ ہر شے کہ اب میں کانپ رہا کہ میں نے</p>
<p>۱۱۱۱ کیا جو جو تب عفو کی صورت بیناب میں</p>	<p>۱۱۱۱ کیا جو جو تب عفو کی صورت بیناب میں</p>	<p>۱۱۱۱ کیا جو جو تب عفو کی صورت بیناب میں</p>
<p>۱۱۱۱ اہر و کھا دھواں قطرہ نہیں پانی کلا میں ہر شے</p>	<p>۱۱۱۱ مہول لائی فرسخ مالک نے وہ پانی تو پھر آنگارے</p>	<p>۱۱۱۱ مہول لائی فرسخ مالک نے وہ پانی تو پھر آنگارے</p>

<p>۱۱۱۱ غلام خلق خلق سے کہو اور ملک بیکار جو چون زمین کیسے ہو وہ پانی کیسے آتش کیسے ہو اور آتش کیسے کار اگر میں زمین کیسے کر دوں پس میں کیسے</p>	<p>۱۱۱۲ تو کیسے سازد ناجا کیسے کیسے تیرے صورت سے فرات کے کیسے رہا پتہ ادھر آئے کیا احوال کیسے اس کیسے قصد کریں ہم پر جو وہ قار</p>	<p>۱۱۱۳ خدا کیسے کہ وقت سے ملا ہے پیمانہ جہاں کیسے تو یہ کیا کیا پیمانہ کیا سہا و اس نے زمین کیسے کر چا کیا پیمانہ زمین کیسے اور ان کیسے</p>
<p>۱۱۱۴ یہ مشک ہر اک چہ نہ نہیں یہ کج ہر کو شکر کا جو مالک ہو سبیل اسنے وہی سب کو چاہیے یہ سب کو چاہیے عیب سے سب کو چاہیے یہ سب کو چاہیے مفضلین زیادہ تو کئے ہیں سب کو چاہیے مانا اور چاہیے یہ سب کو چاہیے</p>	<p>۱۱۱۵ تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے پیچھا پیچھا کیسے کیسے کیسے رستہ میں کیسے کیسے کیسے تو سب کو چاہیے اور کیسے کیسے</p>	<p>۱۱۱۶ وہ دن کیسے ہو زمین کیسے کیسے کیا ججا کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے کیا ججا کیسے کیسے کیسے</p>
<p>۱۱۱۷ جو لوگوں کا ہے قافلہ غم نہ رہ جائے تہ کھری سچ کا کوئی غم نہ رہ جائے</p>	<p>۱۱۱۸ بیٹ بیا تو کیا اسکو بچھ جائے تو سنا کونے کے سوا اور طرف جانے نہ سنا</p>	<p>۱۱۱۹ بکس ہوں میں کیسے کیسے کیسے کچھ کم کو وہ کا کتنی کیسے نہیں ہوں</p>
<p>۱۱۲۰ تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے</p>	<p>۱۱۲۱ تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے</p>	<p>۱۱۲۲ تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے تیرے صورت سے کیسے کیسے کیسے</p>
<p>۱۱۲۳ جو لوگوں کا ہے پاس تھا میں شاکر کو پانی نہ ملا میں دن اس کو کمر کو</p>	<p>۱۱۲۴ کیا ہو تا ہر دم مجھ کو راتوں تو سہو سے ہر بھی جاتے ہیں بھلا روک نہ سہو</p>	<p>۱۱۲۵ کو تھے سے لگا رہن صد پاش کہ کہنی پھر باؤ نہیں باؤ ہی میں اس کو کہنی</p>

۲

کے ہونے پر یہی حال خود
 کیا ہو چکا ہے میں نے
 سندن یہ نہیں شہزادہ اور
 میرے یہ نہیں سندن کی وارث

یہ کتنے نرس کو جو پرنس
 میں سال میں وہ بھی
 عجب اس نے یہی نہیں
 اس کا انھیں یاد ہے یہ نہیں

یہ وہ ہے اس کی عرض
 انہوں نے یہ نہیں
 انہوں نے یہ نہیں

کدینہ کہ وہ اصاف میں ہم جا رہے ہیں
 چوڑے پیر کھڑے آگے ایدہ ایدہ میں

دوسری مجھے اس کا کہ نہ تو تھا کہ میں
 جامان اتری ماتم میں اس کے

یہ وہ ہے آزار میں اس تو دیکھے
 پالی تو دیا اب انھیں مہلت تو دیکھے

میں نے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں

یہ وہ ہے اس کا
 اس کے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں

یہ وہ ہے اس کا
 اس کے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں

عزیزت ہو تو ہو جنگ سے معذہ نہیں
 کھانا نہ فرزند میں مجھ کو نہیں

دین جانا ہو غصہ کہ نہ کہ نہیں
 دہشت مجھے اس کی کہ کا نہیں

یہ وہ ہے اس کا
 اس کے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں

یہ وہ ہے اس کا
 اس کے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں

یہ وہ ہے اس کا
 اس کے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں

یہ وہ ہے اس کا
 اس کے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں

کیا شہر و زمین کو فنی کی یاد نہیں
 و شہت و بہت ملک خدا اشک نہیں

خادم میں ملک بہت نہ ہوا
 جاؤں کہوں کہ چوہا اصل علی

یہ وہ ہے اس کا
 اس کے یہ نہیں
 اس کے یہ نہیں

<p>مسئلہ تو تم کو تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>	<p>مسئلہ تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>	<p>مسئلہ تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>
<p>یوں رات بسر ہوئی تھی اور عشاء تک جب طرح سے جنگل میں اسد کھینچ کر لے گا</p>	<p>خاک او سپہ کہہ سید سے جو دل صاف تھی مخمس کی ہدی شہوہ اشرف زمین تھی</p>	<p>بیکار ہیں بلا کھون اگر اک ایک ہو گا خوجہ کے صیب کو تو دو شام کی بہرہ</p>
<p>مسئلہ تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>	<p>مسئلہ تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>	<p>مسئلہ تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>
<p>کرویدے خبر این شہنشاہ عرب کو کچھ عرض ضروری ہو کہ میں آیا ہوں</p>	<p>فرمایا کہ نے مگر و شر آیا ہر بلا لو مگر اہ تھا اب راہ پر آیا ہر بلا لو</p>	<p>ایسا ہوا جلا و عنین کہ ہر جا ہے ہوا میں یاؤں پر سر کہ تباہوں ہر جا</p>
<p>مسئلہ تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>	<p>مسئلہ تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>	<p>مسئلہ تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا تو کھینچ کر لے گا</p>
<p>ہست جو یہ یاد تو شرف پایہ کا نام آقا نہ بلا شے تو پھر جائیگا نام</p>	<p>فوجیں لیے تمار یہ مگر عو آئے کیوں اپنا وطن چھوڑ کے حضرت آئے</p>	<p>منظور جسے ہر ماسکات لے تن سے مرنے کے ارادے پہ تو آیا ہوں تن سے</p>

تو کھینچ کر لے گا

<p>محلہ یوں نہ دین پھر مٹھے وہ اندر پکار جیلوں کریں میری شہ میں تار سے لذت سے جو ہو راجی سبب نہ لکھی سادات نے وہ دوہرا وقت میں لکھی</p>	<p>محلہ یہ مٹتی رہے نہ تارے اور نہ شہ فرمایا کہ بس کہوں وہاں تو لکھی طالع سب تھا پین کا لکھی خیر کر عیب نہیں فرمایا اور تو لکھی</p>	<p>محلہ بہتر کج نصیب بھی میں کج نصیب خون چلی کر میں ہی ہوت یا تو نہ وال دور نہ تو ہو جو لکھی ہوت یا لکھی چھوڑا تو جس کس کس کا پاپ نہ چھوڑا</p>
<p>گردش میں کئی رات علی ابن ولی کو مقتل پہر ہونی مع جیشین ابن علی کو</p>	<p>سو بیگام مقام اب میں زہر لکھی لکھی لو شکر کرو تا تمہ ہر آج سفر کا</p>	<p>پہر لو کہ کہ مانع کہ کئی غذا رہوئے وہ کچھ ہیں امر میں تکرار نہوئے</p>
<p>محلہ لکھی تو نہیں تے نہ لکھی کیا اوس وقت سے لکھی نہ لکھی کیا گویا کہ لکھی لکھی عیاش عمار سو تو نہیں خاص لکھی کیا</p>	<p>محلہ لکھی وہ وہ لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی</p>	<p>محلہ آئے بہت زمان میں لکھی لکھی دونوں میں لکھی لکھی لکھی شخ نہ میں لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی</p>
<p>اوڑے اسے دیکھا ہر چہ میں لکھی سو کو س کے دھلا سے میں لکھی</p>	<p>دیکھو جو اسے پھر لکھی لکھی ہر چہ لکھی سے میان آئی ہو با لکھی</p>	<p>ایزارہ انہ میں لکھی لکھی لکھی میں لکھی لکھی لکھی</p>
<p>محلہ اس ماٹھے سے لکھی لکھی لکھی لکھی سے لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی</p>	<p>محلہ لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی</p>	<p>محلہ لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی</p>
<p>مانا ہوسدا حکم شہنشاہ اسم کو تا چار ہوں سو لکھی لکھی لکھی</p>	<p>کیوں لکھی لکھی لکھی لکھی کی عرض تری تو بہت لکھی لکھی</p>	<p>ہو یا س لکھی لکھی لکھی لکھی امت جو شہ لکھی لکھی لکھی</p>

خبر

<p>۱۱۱۱ عیاشی کی عرض کیے بغیر قادم نہ کر گیا کبھی دیا سے کنار اس نہ کا قافیا وقت کا پیرا فریاد نہ خالی غنم کی بھی تو ہمارا</p>	<p>۱۱۱۱ یہ کہنے سے ایک کچھ کچھ آنے سے ایک کے نہ تو کئے برابر محل سے پکاری شہہ نظر کو کھرا کیا آج اسی وقت میں نے پچھے گا یوں</p>	<p>۱۱۱۱ حضرت نے کہنے کو کھرا کھرا ہو گیا نہیں مسرتی نہ غنم کی تو چھوڑی اسی آرزو میں غنم کی مسکن ہو گیا نہ کجا تو نہ کجا</p>
<p>۱۱۱۱ عقد اریو تھے ہی سے وہ محروم رہیں امت کے ستم سارے بزرگوں نے</p>	<p>۱۱۱۱ سنتی ہوں جاہر گریرہ زاری کی بچیا مجھے تہاؤ تو یہ کونسی جاہر</p>	<p>۱۱۱۱ یہ سن بہ تو ان تندرہہ اچا دکریں گے ابا دکھیو تم ہم سے آ! دکریں گے</p>
<p>۱۱۱۱ عورت کی گلابی اور کون دروازہ گلابی اور کون بابا کو کھسکیے جاتے تھے کھسکیے تھے کھسکیے تھے</p>	<p>۱۱۱۱ آواز کی مانی کی آواز سے آواز کی مانی کی آواز سے آواز کی مانی کی آواز سے آواز کی مانی کی آواز سے</p>	<p>۱۱۱۱ قافیا تھے غنم کی پچھے پچھے غنم کی پچھے غنم کی غنم کی پچھے غنم کی پچھے غنم کی پچھے غنم کی پچھے</p>
<p>۱۱۱۱ دکھ سکے زمانے سے مسافر ہوئیں ایمان جھگڑتے میں اوی باغ کے آخر ہوئیں ایمان</p>	<p>۱۱۱۱ یہ وہ ہوئی پوتے تھے حکے گلے کو بچپن بزرگی پوتے ناز و ننگے پلے کو</p>	<p>۱۱۱۱ منظور نظر تھی تو وہ جاہر و بدن کو چہرہ کاوتے سر کو یا سقونچ میں کو</p>
<p>۱۱۱۱ شہدوں اور لادنی کی کیا وہ بزرگی بزرگی سب کو تے میں اورت میں حکام وہ جو خاصا اول ہو تے</p>	<p>۱۱۱۱ اگر کوئی بی نہیں کیا وہ وقت کسی طرح نہیں صدقے ہی سے نہیں چھپتا پورول پچھے ہی میں سے پچھے ہی میں</p>	<p>۱۱۱۱ بی پچھے پچھے پچھے اوس انصاف نفس کا دیا کلنا نسا جت سے تھلے کلک وہ شہدوں اور لادنی کی</p>
<p>۱۱۱۱ عزت نہ کسی کو فلک پیر دکھائے دیکھنے پر بیان جو عین نقد دیکھائے</p>	<p>۱۱۱۱ پہلے سے ذرا لگے جاؤ تھی ہم سکینے ایک ایک سے ڈر ڈر کے پتی ہو سکینے</p>	<p>۱۱۱۱ مثل شہر پور کاس نو روشن تھا نور شہر ہر کوہ زرد پو عیان تھا</p>

<p>محلہ جو کونسا تھا تو میری نصرت کی تھی کیوں آج صبا میں منانی کو کوئی اور شے میں رسوا کرنا ہے میرا سب کچھ عاجز نہ لے لے گیا ہے میرا دور</p>	<p>محلہ مہلت اور تکریم ہو چوڑی ہو نعلین کھنکھائی نہ ہو اک ماٹھ کو کھانے ہو چوڑی ہو بیچا دو ڈالنے کے لگاتی ہو چوڑی</p>	<p>محلہ سو اتنے عازم فلکوں کے تصدق آقا تیرے سپرین بونٹوں کے تصدق اون نضر کی قربان دل خوشی ہو رہی پو پو تیرے قدموں کے تصدق</p>
<p>کرتی ہر وہ کہ گردن کوئی پائے میں ہو جو غم ش کے تارے ہیں سال میں ہو</p>	<p>اک وہ شہسپہر اوہ ایک اور مہر سر بلو میں کھل جا لیکر اسکی تیر ہو</p>	<p>خوب کے تلے سجہ رہا کرنے کے صدقے آقا تیرے بانی کے طلب کرنے کے صدقے</p>
<p>محلہ افتخار شرف تیرا فاقہ شہ کا سار کا قیامت کا لعل نظر کرو گہرا ل محمد کا محل شاہ اسم کا جو کہ چھوڑا تو کیا اونٹن شہ کا</p>	<p>محلہ ادا نہ ہو تیرا بھاجہ سامان عاری اک روز وہ تھا کہ تیرے نیچے عاری ہونے سے تیرا عمل کہ جا وہ عاری بیچو دھنی قانون قیامت کا عاری</p>	<p>محلہ تیرا ہی مہلت تارے تیرے تیرے پہلو جو کہ سہمے لگا دے تیرے تیرے گیسو جو کہ تیرے بیٹے تیرے تیرے تیرے جو کہ تیری لہو تیرے تیرے تیرے</p>
<p>ڈیوڑھی نہ کہو نہت اعبود کا اور تھا کہتے ہیں جو پید ہوا اوس شاہ کا گھر تھا</p>	<p>تھے کئی چونکے کے ساتھ بندے تھے تھے بال کھنکھری اور ماتھ بندے تھے</p>	<p>کانڈھے پہ جا بر میں قبائے نہ پائی ہو جو تیرا لاش پہ رہا ہے نہ پائی</p>
<p>محلہ قراں جو اب گزرتا ہے میری جگہ شاہان و اقل ہوتے تھے میری جگہ کسکے اور تیرا لکین میری جگہ ہوتے کہ سب جگہ ہوتے میری جگہ</p>	<p>محلہ مان صیدید شہسپہر تیرا پر ساد کو دین قللم تیرے ہی کو شہ آوارہ دین تیرے دلچھ قفا شہسپہر تیرے</p>	<p>محلہ وہاں وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ جا کے کسی نہ تیرے تیرے بیڑے کالی اور تیرے تیرے کیوں بھینٹے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>رایت لے عیاش فلک جاہ کہہ تھے خود اپنی عبادت کو بہت شاہ کہہ تھے</p>	<p>ولعین وہ تیری خاک میں آگے لگا ہی تیری گردن کی گردن لکھیں آقا</p>	<p>کچھ فرق نہ اوس فارین اور تو میں کھا خولی نے سرباک کو متور میں رکھا</p>

<p>ع فدا کرد که در دلش بیابان علم بود و در آنجا که در آنجا بودی ای پسر چه بی فایده است ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>	<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر زلفت و در می زود زود دل غم است که از آنجا و با پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>	<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر غمناک بود ای پسر ای پسر ای پسر غمناک بود ای پسر ای پسر ای پسر غمناک بود ای پسر ای پسر ای پسر</p>
<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>	<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>	<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>
<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>	<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>	<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>
<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>	<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>	<p>ع ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر</p>

تو زین او چه بین که چو پیل
 کاشی که بین چو پیل
 کاشی که بین چو پیل
 کاشی که بین چو پیل

که چشم زمین و کمره که با آنکه بنا پر
 را ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر
 ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر
 ای پسر ای پسر ای پسر ای پسر

<p>عقلمند کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے سنبھلے ہوئے ہیں کہ بڑے بڑے عالم سناں سناں ہو کر شکر و شکر و شکر و شکر تار تار ہو کر ہیں ہر اوقاف اس</p>	<p>عقلمند کافر و کافر جو آیا اور سے ہی دیکھو تار و دوسرا فرشتہ ہر اک ایک کھنڈ تھام صفت عاشق کا صبح خلق جان منزل کوئی نہ فریفتی نہ ہو کوئی</p>	<p>عقلمند کہہ دے تم کو حق بن بہر کھنڈ کھنڈ چاہتی تھیں حضرت مسعود مدین کہہ دے تم کو حق بن بہر کھنڈ کھنڈ کہہ دے تم کو حق بن بہر کھنڈ کھنڈ</p>
<p>اک فضل میں اس میں کچھ کھنڈ اعمال ہو ہیں عدل کی ہر کھنڈ</p>	<p>وہ کہ نسا ہا چہ چہ کہ باہر نہیں جاتا دریا چہ چہ آگاری وہ سپاسا نہیں جاتا</p>	<p>بچہ ہے ہر وہ ضعیف کم کہیں فوج سے رکے نہ جسے نہ یہ قافلہ حاجت سے رکے</p>
<p>عقلمند کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے</p>	<p>عقلمند بیرون ملک میں موزوں قافلے پلوں کے قافلے کو قافلہ پیمان بیرون آئے تھے پھر پھر پھر پھر حیلوں جہت تار پو پو پو پو</p>	<p>عقلمند کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے</p>
<p>سہر جاہر و بکس کی ہر کھنڈ درویش کا ہر کھنڈ کھنڈ کھنڈ</p>	<p>چہ شکستہ تھا یہ سونہ وہ کھنڈ کھنڈ صحر اکاچو دامن تھا وہ چولہے کھنڈ</p>	<p>بیون قتل ہو سب فوج ہوا کی ہا میں جہر ح کے گئے تھے بیون و بیون ہا میں</p>
<p>عقلمند کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے</p>	<p>عقلمند سب کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کیوں کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے فنڈ کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے بیون کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے</p>	<p>عقلمند کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے کھنڈ کھنڈ کر کے</p>
<p>پھل اور سکودے کھنڈ کھنڈ فیاض کی کھنڈ کھنڈ کھنڈ</p>	<p>بیارے شیخ و تبر و تبر ہوتی تھی تہہ ہر گرفتار ہی کھنڈ کھنڈ ہوتی تھی</p>	<p>تلاہ میں کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ</p>

کے قافلے کھنڈ کھنڈ
 کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ
 کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ

عزیز اس حالت کو
عزیز تو عبودت
عزیز تو عبودت
عزیز تو عبودت
عزیز تو عبودت
عزیز تو عبودت
عزیز تو عبودت
عزیز تو عبودت
عزیز تو عبودت
عزیز تو عبودت

<p>شع ایک ایک کے لئے میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>آتش کسی نے نہیں میرا ہوا میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>
<p>پائیں اور پھر میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>تیرے لئے نہ ملے میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>تیرے لئے نہ ملے میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>
<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>
<p>پہلے جو فساد میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>قابل ہوتے ہیں میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>پہلے جو فساد میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>
<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>
<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>	<p>عزیز میں نے جو چاہا تو اسے لے لیا</p>

۱۰

کے اور اچھے اور سچے اور ازلان
اور ان کو اور اعلیٰ جان سے ہے

موت
جانیکا اتنی سمیت یہ نظر و سافر
موتل جو ازل سے ہی نہیں
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

واقع
اوتن بنین چھاننے لانا
موتل توئی کن ویرا گاہ نمودار
پہنچی تو نہیں
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

واقع
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

کھلی بیگاہو تاہو کچھ سب جی پر
قصہ مرادھی نہیں اسنے کاسی پر

پیدا تھا خود دروالموسکی حد سے
کچھ کہتی تھی گویا پسر شہ خوات

کچھ کہتی تھی گویا پسر شہ خوات
عقدہ یہ وہ کوسے جو سلیمان زمان پر

واقع
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

واقع
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

واقع
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

موت آئی تو بہن کسی صحر کے سینگے
جیتے جو پھر ہم تو نہیں لگے رہینگے

پایا تھا نہیں عقدہ کشا اہل عبا کو
ہر وہ کوسے پا دیتی تھی داماں قبا کو

سب اسن ر دولت پر چکا کہو بہن
دنیا میں اگر میں ہر تہ تو بشر بہن

واقع
اون سب کو فرنگی سید ابراہیم
روئے جو کجی صافی قاضی
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

واقع
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

واقع
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

کرمی تھی کہ تھے قتل بھی ہو تھے جو بن کے
دجبا کے تھے ہول تھی گئے چمن کے

علم اوسکا کسی اور کہ کیرنگو جو جانین
کچھ کہتے تھے حضرت اوسی ہر لکی ہانہن

بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی
بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

بہی ہو اور کجی صافی قاضی
ہر جو خوش ہو تو نہیں جی

<p>صفحہ اطلاق حضانہ اور نفقہ و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت</p>	<p>صفحہ بیان الیٰ بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی</p>	<p>صفحہ بیان الیٰ بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی</p>
<p>اندازے شروع سبط رسواں اور سر مالک تو خدا فی کے بن بن بن بن بن</p>	<p>بیگل ہرن طہریت مرغی و مرغی و مرغی اٹھا مجھے یہ رات تیر بن بن بن بن</p>	<p>ہو پائی تھر کو تو اس انگوٹھ آٹا پوچھ نہ ملیگا تو مہا بن بن بن بن</p>
<p>صفحہ اطلاق حضانہ اور نفقہ و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت</p>	<p>صفحہ بیان الیٰ بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی</p>	<p>صفحہ بیان الیٰ بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی</p>
<p>گھانا بڑا بڑا بڑا بڑا بڑا بڑا بڑا اس در پہ دیکھتا ہوا اس پر آتا بڑا</p>	<p>بدیاب ہر دل خون شہکنا ہر جگہ سے میں جو کڑی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی</p>	<p>چھوڑا گچہ بنگلہ سنگ لک جگہ مہنگا اب سر کھپا اور نہ میں نکلا نہ مہنگا</p>
<p>صفحہ اطلاق حضانہ اور نفقہ و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت و نفرت</p>	<p>صفحہ بیان الیٰ بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی</p>	<p>صفحہ بیان الیٰ بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی و بنی</p>
<p>خاک کو سڑائے شہر و بیدارو ملیگی فریاد کو آئی ہو تو بیان دلو ملیگی</p>	<p>جہتی رہوں یہ وہ ستم جو نہیں ہو اہو کوئی بچہ بھی مرا اور نہیں ہو</p>	<p>فریاد اسی وطن پر آتے نہیں ہی ہوں بچے سے بھی آہ سے بھی کہہ سکتے ہیں ہی ہوں</p>

تعمیرات و تعمیرات
 تعمیرات و تعمیرات
 تعمیرات و تعمیرات

<p>صفت بن سنان و سنان و سنان و سنان کس آید و سنان و سنان و سنان کجکین سنان و سنان و سنان فریادی بود کجکین و سنان</p>	<p>صفت و ما که سنان و سنان و سنان سنان و سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان اوس سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت و ما که سنان و سنان و سنان سنان و سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان اوس سنان و سنان و سنان</p>
<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>
<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>
<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>
<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>
<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>	<p>صفت صفت است که سنان و سنان و سنان کجکین و سنان و سنان و سنان</p>

مثنوی میر انیس

مطلع
 کشتی با دایره ای خود فضا را که جانش
 تا آفتاب می رسد بر سر خود می کشد
 و آنست که تو را کسی از آن فضا می بیند
 غرضت بین آن ایستاده و چون

مطلع
 از هر طرف که دایره ای خود فضا را
 تا آفتاب می رسد بر سر خود می کشد
 و آنست که تو را کسی از آن فضا می بیند
 غرضت بین آن ایستاده و چون

مطلع
 کشتی با دایره ای خود فضا را که جانش
 تا آفتاب می رسد بر سر خود می کشد
 و آنست که تو را کسی از آن فضا می بیند
 غرضت بین آن ایستاده و چون

برو لطیف و گرم ختم کمر لایه علی کے
 قربان مغز مال حرم لم برین لای کے

کشتی بری طوفانین بر ساحل نظر
 مشتاق بود اسب کا وہ منزل نظر

اندری سے تاپ بیابان ملاکی
 چو لو کھا عرق کھینا خاک گرم سہو کی

مطلع
 کیون تا این ایام از کجا بر حال
 چو آن بی چینی تا جفا کرم خاکه لال
 ما است که اس ظلمت او سبک است
 باز ای چای صفت کون چو بیابان

مطلع
 کیون تا این ایام از کجا بر حال
 چو آن بی چینی تا جفا کرم خاکه لال
 ما است که اس ظلمت او سبک است
 باز ای چای صفت کون چو بیابان

مطلع
 کیون تا این ایام از کجا بر حال
 چو آن بی چینی تا جفا کرم خاکه لال
 ما است که اس ظلمت او سبک است
 باز ای چای صفت کون چو بیابان

اگر تو جو ان دعا او سے شمر شعور
 احمد شمر کی خطا کیا تمج جب شمر ما

مشتاق و شمر سے شمر فضا و ان کا جو شعور
 عورت میں جو بیابان شمر از ان فضا

بیابان سے کشتی اتا و وہ پو پو سے شمر
 شمر سے بی بی و انی شمر کون شمر

مطلع
 کشتی با دایره ای خود فضا را که جانش
 تا آفتاب می رسد بر سر خود می کشد
 و آنست که تو را کسی از آن فضا می بیند
 غرضت بین آن ایستاده و چون

مطلع
 کشتی با دایره ای خود فضا را که جانش
 تا آفتاب می رسد بر سر خود می کشد
 و آنست که تو را کسی از آن فضا می بیند
 غرضت بین آن ایستاده و چون

مطلع
 کشتی با دایره ای خود فضا را که جانش
 تا آفتاب می رسد بر سر خود می کشد
 و آنست که تو را کسی از آن فضا می بیند
 غرضت بین آن ایستاده و چون

بسمل ای طبع بر سر و در آن
 مر جانی پو چینی شمر کی گردن شمر

سودا که کشتی بیاد است منظر سیم مرتکب
 ثابت بخاکه جو شمر بر ابرو شمر

طوفان آن تانہ تھا ان کے سر سے شمر
 او د شمر لب لعل سکر شمر

۱۲۱
 کھانہ کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۲۲
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۲۳
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۲۴
 اک چول بھی زبیر کے حین میں ہلکی
 کیا ہو گا جو پالی کسی میں یہ ہلکی

۱۲۵
 ہیرہ ہیرہ کہ ہم آپا کرم کہیے یا یا
 سہا کہ ہیرہ میں ہلکی ہلکی یا یا

۱۲۶
 جنگل میں غلش کا تھا جو ہر کہہ ہلکی
 چہرہ پہ چہرہ کہ تھا کوئی کوئی زبیر

۱۲۷
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۲۸
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۲۹
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۰
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۱
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۲
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۳
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۴
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۵
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۶
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۷
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

۱۳۸
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے
 کھانے کے لئے کھانے کے لئے

<p>۱۰۰ حجتی کہ گندہ نہ تھی کھانی جس نے چھپا لکھ کر میں نے حجت نہیں مانی فریاد میں لوگوں میں سو گنا کے بھائی</p>	<p>۱۰۱ وہ کہتا تھا وقت میں عجب غریبوں کو دوا دے گا کہ جو وقت تو فساد اور فتنہ کا ہوتا ہے میں نے سب کو کئی جا میں نہیں لایا</p>	<p>۱۰۲ کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا</p>
<p>۱۰۳ کیا بن گئی جنگل میں امام دوسرے سایہ بھی درختوں کا نہیں ظل نہ لیر</p>	<p>۱۰۴ ڈوٹا ہو فلک خرم کاشیوں کے سرو پیر جب دیکھے دوڑیں جلی آتی ہیں گھر سے</p>	<p>۱۰۵ نے جرم متا ہے میں محبت ان علی کو غصہ کر کے چھپائے نہ کوئی کفر میں کسی کو</p>
<p>۱۰۶ صدقہ کی جنگل کے شاخوں میں چھپا دل کھینچے سایہ میں کیا چھپا منہ ہو گیا وہ بھی چھپا چھپا توں پہنچا بر وقت کی پورا پورا چھپا</p>	<p>۱۰۷ اشرف میں تھے وہ ایک صوفی دروازے میں کھولتے پتھر کے دروازے ہر جانی اور حبیبی شام و دو میں تھے سب کے ہیں جیسے کھیلنا بل کئی تھے</p>	<p>۱۰۸ اللطف سے غیب میں تھی آئی میں بہر نیت میں تھی وہ تھوڑے کھلی تھی باغات میں کہنے کے لیے میں تھی تاکہ سے کھلیے غیب میں آئی کوئی باب</p>
<p>۱۰۹ ناشا وہیں آپکی غربت پہ فدا ہو پیمہ کوئی کر تو سن کے حجاب کو گیا ہو</p>	<p>۱۱۰ یہ ظلم ہم سید اور میں اور کسی پر مولایہ چھاپی ہو محبت ان علی پر</p>	<p>۱۱۱ تعین ہو گیا میں سن میں بھی شہری روح ایک رسالے کا تو دیکھا ہوا اور شہری</p>
<p>۱۱۲ توڑتا ہے جان میں تھی وہ عبادت کر کے توڑتا ہے جان میں تھی وہ بوجہ تھی تھی میں دوست سے ملاقات کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا</p>	<p>۱۱۳ کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا</p>	<p>۱۱۴ کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا کہہ دے کہ جو وقت ہے میری سزا</p>
<p>۱۱۵ کلمہ امین سکتا کہ سر راہ ہو چھائی کوئی کی خبرت بھی کچھ آگاہ ہو چھائی</p>	<p>۱۱۶ کو چھاپی اوپر جانے نہ بظہر میں جو جگہ تھے اون کے کان پہنچے میں</p>	<p>۱۱۷ نے قتل ہوا ار کو نہ آرام ملیگا مسلسل کجاہوسر لاؤ تو انعام ملیگا</p>

<p>مطلع چو تیرینا ہی صدف نازنا سب جاکا چلے اس کی کوئی نہ گنگار آس میں کوئی نہیں چلے تیرے ہوتا ہوا تیرے پاپوں میں بازار</p>	<p>مطلع چون تیرے میان اکا تیرا دھو کون ناموس کوئی نہ تیرے سب پاؤں نہ چھو چالی کا تیرے شہ صاحب وہ عرض کرتا کہ تیرے چال کو نام</p>	<p>مطلع مستکہ کا تو شائع تیرے تیرے زندہ ہو رہا کہ تیرے میں تیرے ادا چھو تیرے ہونے تیرے تیرے وہ کہہ کر چلا گیا تیرے تیرے</p>
<p>پچھنے کا زمین دور تیرے جان تیرے لہنگا کہ میں پوچھتا ہوں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>کہ تیرے تیرے تیرے تیرے جو کہتا ہوں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>لاکھوں سے اسے نام کیا تیرے تیرے داخل ہوتے دربار رسول تیرے</p>
<p>مطلع تیرے تیرے تیرے تیرے چو تیرے تیرے تیرے تیرے چو تیرے تیرے تیرے تیرے کل قتل ہوا وہ جو تیرے تیرے</p>	<p>مطلع تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>مطلع تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>وہ تیرے تیرے تیرے تیرے پرکشش ہو کہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>یہ سو کہ دیکھ گیا وہ زندہ جو تیرے خون تاہ کہ در امارہ میں تیرے</p>	<p>سوزل پہ بھی کہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>مطلع تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>مطلع تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>مطلع تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>ول چھک ہے تیرے تیرے تیرے خاقانہ دور تیرے تیرے</p>	<p>یاور میں تیرے تیرے تیرے سب ناصر پائے تیرے تیرے</p>	<p>مشاق تیرے تیرے تیرے جس دوست سے پوچھا تیرے تیرے</p>

<p>علاقہ ہائی کیلے بدستے خدمتوں سے فخر و آئندہ ہونے کا قائل کی افشا کہ وہ سنگ اس طرح کیا تا تم سب اندر تھپتھپ جیہٹوں سے دو تا جو سرد کو برادر</p>	<p>علاقہ جب منزل جاوے سے بیٹے سید آئی یہ مفضل سے اس کے دیا ہے گیا آٹھویں تا سچ وہ صفد وزیر و صیبت میں ہوں کھلم کھلم</p>	<p>علاقہ اندر سے سسٹے کہ کھیند و کھنڈی پوشش تا کجی با کجی تا کجی چلائے تھپتھپ و اجلی کی تنجائی کوفے آئی خلد کو دیبا کی سوائی</p>
<p>ہو تا ہو عمر ہو کھا تا سقا عنبر باکو روئے ہن پو ہن اہل و فالان فا کو</p>	<p>ما تم ہو کئی دہنے مسلمانوں کے خندق میں تو لاش اسکی پر گھسے ہن</p>	<p>بھڑکی جو وہ آتش کہ جلالی ہو جگر کو دو بجائو گورو میں کہ ظلم پد کو</p>
<p>علاقہ آئی کی صیبت و سر کی کھیند پو پو پو پو پو پو پو پو پو سونے کے پو پو پو پو پو پو پو اندر سے جو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>علاقہ آئی اور کیا ضار و کھنڈی اشک کھنڈی سے کھنڈی آفت کا سطر اور ہن کی خنڈی پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>علاقہ اوس قافلے میں لوگوں کا کھنڈی کھنڈی تا سوس سوس کھنڈی کھنڈی کھنڈی کھنڈی کھنڈی کھنڈی کھنڈی کھنڈی</p>
<p>ہاں کوئی ایذا جو پو پو پو پو نے خار الم راہ مندا و ہن ہن ہن</p>	<p>لشکر پو او داسی تھی غریب الغریب سب روئے تھے روئے پو اماند و سکر</p>	<p>جلالی تھی کیوں حشر یہ پو پو پو کسی خبر آئی پو اسے کیا ہوا لوگو</p>
<p>علاقہ اس میں کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی</p>	<p>علاقہ ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>	<p>علاقہ اصغر کہ کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی کئی</p>
<p>بھرا راہ میں کس طرح کے پاؤں کی جب قافلہ سالار نو اس پر ہونے کا</p>	<p>جب سے گئے آرام بلا شک نہیں پلا قربان برادر کفن اب تک نہیں پلا</p>	<p>سرور پو پو اک عزی کھنڈی کھنڈی کیا کچھ مرسی تھی کھنڈی کھنڈی</p>

۱۱۵

دشمن کی طرف سے ہونے والی ہر بات کو
مخبر کی طرف سے نہ سمجھنا چاہیے
بلکہ اس کی حقیقت جاننے کے لیے
مخبر کی طرف سے اس کی حقیقت جاننے کے لیے
مخبر کی طرف سے اس کی حقیقت جاننے کے لیے

۱۲۱
وہ بینائی دار لوگ اور وہ نام
مقتول کی پوچھو خوش حال ناظر
پوچھیں میں وہ تامل صبیحہ
مخبرین اور بینائی دار لوگ

۱۲۰
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو

دو بچوں کی دنیا سے گزرنے کی خبر ہو
یہ ایلی شہاد کے مرگے کی خبر ہو

وقت نہ ملی تالہ و فرادو فغان
بجائی کا سوگم کہے روانہ ہو و افغان

لازم ہمدار است کہ اس کو کہ غنی ہو
وہ کیجے کہ دشمن کی خاطر شگنی ہو

۱۲۲
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو

۱۲۱
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو

۱۲۰
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو

کوئی نہیں سر پہ اوٹا گیا تاج سے
روز فرخ کچ کیا اور من سے

گتو طرف سے زید علی بن ابی طالب
آہ ازین سیر زہنگی ہر باغی

رہ کہیر میں آگے بن تو تیرے دو آنکو
تم سو با تو باو کنگہ نکل جا زیدو آنکو

۱۲۳
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو

۱۲۲
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو

۱۲۱
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو
مخبر کی طرف سے ہر بات کو

لیاورد کی باتیں ہمیں غیر ہوئی تان
سر پہ تاج و خمر سرگم کے بیان

کیا غم جو نہ تاج نہ ملازم ہو کسی کا
فوجوں سے وہ ڈرنا ہو جو مر ہو کسی کا

جا خوب و جوان بھی بچکتے ہمنگے
رہ جا بنگا دن کم تو ہمیں آج رہینگے

محلہ
 گدڑوں سے ہو اسے بڑھو اور بال
 بجائو اور فوج منڈانے بنی بندھا
 سب کے لئے دعا ہے یہ بھی جیب قوت والا

محلہ
 اب ایک اور اس کے لئے کہیں
 اب ایک اور اس کے لئے کہیں
 اب ایک اور اس کے لئے کہیں

محلہ
 عجب اس سے عجب اس سے
 عجب اس سے عجب اس سے
 عجب اس سے عجب اس سے

مولانا سو سے فوج نظر کی جو ٹھکر کر
 چو اگر کیا سرہانے گھوڑے سے اور تر کر

ہر شو کی حیات اس سے مولانا سو سے
 پالی کی نہ تکلیف ہو دنیا میں کسی سے

یہ قافلہ سب دھوپ میں لب نشہ کر دے
 دو پیاسوں کو نہ پالی کہ تو اب اس کا بڑا ہی

محلہ
 آنا ہو اگر کسی مست سے اور نہ نہ
 کی غرض راہِ حقیق وصل کے ہو نہ نہ
 ہوا جو اور کون سے کسی مست سے ہو نہ نہ

محلہ
 اس سے دھوپ میں جانے تک کسی سے
 اب جو تو اس کی رسم ہے اس سے
 اس سے دھوپ میں جانے تک کسی سے

محلہ
 عجب اس سے عجب اس سے
 عجب اس سے عجب اس سے
 عجب اس سے عجب اس سے

سب کے ہر سے لشکر میں ہر پر آپہن کر
 پیاسا ہوں تکلم کی جیسے تاب میں

اب بات کسی سے نہیں کی جانی ہو
 ہر بار زبان انہ سے نکالنی ہو میرا

کی جیکہ نظر اداں شہ جن و لبش پر
 خود رکھ لیا مشکوہ بہشتی لکر پر

محلہ
 سب کے ہر سے لشکر میں ہر پر آپہن کر
 پیاسا ہوں تکلم کی جیسے تاب میں

محلہ
 حاضر کردہ جو چو چو اس سے ہر وہ جانی
 حاضر کردہ جو چو چو اس سے ہر وہ جانی

محلہ
 عجب اس سے عجب اس سے
 عجب اس سے عجب اس سے
 عجب اس سے عجب اس سے

کیا عرض کروں جو پیش لیسے عجب
 فیاض کی سرکار سے پالی کی طلب

ہم دوست کی تکلیف گوارا نہیں کرتے
 پالی کو تو ہمارے سے بھی پیار نہیں کرتے

خدمت سے غلاموں کی بھی لولہ میں ہو
 اس گھر سے زیادہ کوئی فیاض نہیں ہو

۱۱۶

مشہور ہیں

قصہ اول

وہ چوہا تو ک فتنہ کو دریا چھی کرے
چشمہ جو بہن ان امت سے پیا چھی کرے
ڈر کرے کہ صفت کے در کینا اوجی کرے
جب ماخضہ کو چاہے پوریا چھی کرے

قصہ دوم

عقل چکیا چکیا جب فتنہ مودنا
ابا بہ چھی بیان آج ٹھہرنا پوجا
رینا ہو تو شب کو بھی ملاقات آوا
پورا کس تان جو بن اچھی کھانا

قصہ سوم

اوستے کہ ما بجا و گکامین با افسانہ
فرا بیا چکیا و گکامین ز بار
یہ روز دل جب ہو گیا پوچھنی با
پس آئے کہ تے جو عجب نہیں

گرا وج وہ بٹے تو زمین عرش میں آو
دڑتے پر کہے مہر تو نور شید میں آو

حاضر ہو جو موجودی خراج کے کہ میں
تھے بھی وطن دوری ہم بھی ہیں زمین

بیدین ہو چکر شہر تو زمین نہیں آو
بس چپ ہو زمان کیا عرقا بو زمین آو

قصہ چہارم

فکر کے گریاں جو ہو سستیاں
تو کہے کہ سوال سے رونا سب کیا
فرا یاد دل نہ ہو ادا دمی کا
رہا بیوں کہ ہم کیوں کیوں پیا

قصہ پنجم

میں شہر سے تھوڑا کچھ اور دکھا
پن حاکم کو فخر سے لوہو پونا چاہ
بہتر کر اب کوفتہ میں طبع کھو
میں او طرف جانے نہیں کا فدا

قصہ ششم

تو تاجی کس سے سخن آدا با
چند کسے احمد کس کا جانا
ہو گا شہر سے پر کس کا زمانہ
کر دو چکیا اچھی وقت کا کھانا

وگراہ کا نام سب نہیں صد مہر ہو چھی
حال اس دست رونی کا بھی اچھی پیا

ہر حید ظلام پس شہر خدا ہوں
مامور ہوں کہ نہ حضرت سے جا ہوں

ڈالے گا اگر ماخضہ لب ام شہر میں پر
سر ہو گا کہیں جسم کہیں ہو گا زمین پر

قصہ ہفتم

واقف نہیں اس سے ہر اذنیال
سنی ہو چھین چھی کس دن تھوڑی
ہم سے محبت الفت سے پیا پوچھنی
ہو چھی ایک روزی و مہر چالی

قصہ ہشتم

تو تے سے سخن سننے ہی ہم ہوش
فرا بیا کہ پس جانے سے چاہا ہو پوس
گھر کہ نہیں جان کا کھانا
تے کہہ کر دے تھے سارا تیرا

قصہ نواں

سوراف سے آ کر تے میں ہی افسانہ
بجا چکیا کس طرح نہیں چاہی
کیا کہتے اور شہر کہہ کر تھوڑا
پوچھنی بجان ہو تو تیرے وہ چھی

ہم نالہ و فریا بھی ہر جہت کرینے
پانی دست پوچھنی ہی ہر ہت کرینے

ڈر تے ہیں اند تیرے تہ تہ و سنا
بس ہم وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں

ہم شہر میں صحر کے وہ نام و ظالم
ہو ایک شغال ایک سگ نہر ظالم

اول
 مولا زین العابدین کی ایک کہانی ہے کہ ایک روز وہ اپنے
 چچا کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

اول
 اس شان سے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

اول
 علامہ تاج الدین نے کہا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

مجموع کبھی دیکھا نہیں اس جگہ وہ تم کا
 وینا بھی مرقع ہو گلستان ارم کا

انجام ہو ایہ کہ سفر کر کے آ جا
 سینہ پر ستان کھلے جو نگر اکبر کا

وہی جی عین ابیہ کہ ہم جہاں کی سر پہلو
 بچو اگر اکبر سا کوئی اور پس پہلو

اول
 مولا کا وہ گلشن ہے جو وہ اپنے چچا کے پاس
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

اول
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

اول
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

انسان یہ نہیں چاہتا تو آیا زمین پر
 محبوب خدا عرش پر سایہ زمین پر

خل اوچھے تھے فوجوں مبارک ملی کے
 دو لاکھ کانہ غم تھا اولاد پہ مٹی کے

کلیہ نہ براور پہ مجھ تھانہ پس سر پر
 کچھ تم نہیں اندازو موجودی سر پر

اول
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

اول
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

اول
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
 میں نے دیکھا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے

یہ جان ہو ہر ناشی و مطلبی کی
 اسمین تو ملاستہ ہو رسول برہی کی

سوئے تھے وہ تھما جو نہ ارواں روئے تھے
 برہی یہ ورق مصحفی ناطق کہ پڑھے تھے

سیدھے جو بستہ تھے وہ تھما جو نہ ارواں روئے تھے
 اقبہ عین وہ عرشہ تھما جو نہ ارواں روئے تھے

<p>۱۱۱۱۱ در کوی خورشید منور در کوی خورشید منور در کوی خورشید منور در کوی خورشید منور</p>	<p>۱۱۱۱۱ کجا بود ارباب تو از آن کجا بود ارباب تو از آن کجا بود ارباب تو از آن کجا بود ارباب تو از آن</p>	<p>۱۱۱۱۱ در دوپ و دوپ خرم و دل در دوپ و دوپ خرم و دل در دوپ و دوپ خرم و دل در دوپ و دوپ خرم و دل</p>
<p>چون میر علمین انجین شعلونے چایچے فخرت بیوری بن جو شریروین چایچے</p>	<p>پھر کس سے روکے دارا امام لڑلی کا تلوار وہ اور ناچھ سین بن بکلی کا</p>	<p>کسکایہ جگر تھاوت روکے جو سے سینے میں درآمد تھی برآمد تھی جگر سے</p>
<p>۱۱۱۱۱ اس قلع کا سلطان فلک تھوڑا اس قلع کا سلطان فلک تھوڑا اس قلع کا سلطان فلک تھوڑا اس قلع کا سلطان فلک تھوڑا</p>	<p>۱۱۱۱۱ کجا اوستے جس نے اپنے کجا اوستے جس نے اپنے کجا اوستے جس نے اپنے کجا اوستے جس نے اپنے</p>	<p>۱۱۱۱۱ کس نے تھا کہ جس نے اپنے کس نے تھا کہ جس نے اپنے کس نے تھا کہ جس نے اپنے کس نے تھا کہ جس نے اپنے</p>
<p>یون تیر سے شکرے کیا ثابت قدر تو تو در اتحاد پیدا ملنے جیسے صنوبر تو</p>	<p>دو کئی تھی وہ سر کس و کس کی کہ تھا اک نام تھو میں اس گل نہ زین تھو فرس</p>	<p>سب جہم چھو کھا تھا اورت تھی غضب کی کھا کہ چھو کھا تھا شرارت تھی غضب کی</p>
<p>۱۱۱۱۱ کجا تھی وہ سر کس و کس کی کہ تھا کجا تھی وہ سر کس و کس کی کہ تھا</p>	<p>۱۱۱۱۱ کس نے تھا کہ جس نے اپنے کس نے تھا کہ جس نے اپنے</p>	<p>۱۱۱۱۱ کس نے تھا کہ جس نے اپنے کس نے تھا کہ جس نے اپنے</p>
<p>میر کس کا ہوا خاک پہ پر سادیا اوستے تب گل کی کہ جب خاموشی نہ تھا دیا اوستے</p>	<p>پھر کجا چہ لو منہ سے شرارت کھل آئے دریا سے گہرا برستے تارے کھل آئے</p>	<p>بوست تن رنگین دنگار گلی گویا آیا وہ جدھر باد بہار گلی گویا</p>

۱۱۱۱۱

<p>۱۲۸ جگر کی ترقی و توجیح انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن کو ہم نے پہلے نہیں سیکھا تھا اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>	<p>۱۲۹ دیکھو کہ جگر کی ترقی و توجیح کتنا آسان ہے اور کتنا سہل ہے اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>	<p>۱۳۰ جگر کی ترقی و توجیح انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن کو ہم نے پہلے نہیں سیکھا تھا اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>
<p>بہتر ہے کہ نادرہ کرو کر فوج عدوس سے پھر چلے گا کہیں کشتی گردون نہ لہو سے</p>	<p>مشکل ہے جو کچھ سہل ہوئی جانی ہو پشیا چونکہ خبردار کہ فوج آئی ہے بیٹیا</p>	<p>تلوار و نیشہ دم لینے کی فرصت نہیں ہے سجدہ بھی مجھے کرنے کی صدمت نہیں ہے</p>
<p>۱۳۱ دیکھو کہ جگر کی ترقی و توجیح کتنا آسان ہے اور کتنا سہل ہے اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>	<p>۱۳۲ دیکھو کہ جگر کی ترقی و توجیح کتنا آسان ہے اور کتنا سہل ہے اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>	<p>۱۳۳ جگر کی ترقی و توجیح انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن کو ہم نے پہلے نہیں سیکھا تھا اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>
<p>۱۳۴ صدمہ ہوا ہمت کے لیے جان حرمین سے روئے ہوئے گھر دینے اور ترکے زمین سے</p>	<p>۱۳۵ گھٹ جہاں بنگاد و جہاں کھل جائیگی تن سے تنہا سا گلاؤں کا بچا لہو رس سے</p>	<p>۱۳۶ سجدہ میں شہادت ہوا امام و سرکار کی یہ ذکر ہے فرض ادا کر کے قضای</p>
<p>۱۳۷ دیکھو کہ جگر کی ترقی و توجیح کتنا آسان ہے اور کتنا سہل ہے اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>	<p>۱۳۸ دیکھو کہ جگر کی ترقی و توجیح کتنا آسان ہے اور کتنا سہل ہے اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>	<p>۱۳۹ جگر کی ترقی و توجیح انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن کو ہم نے پہلے نہیں سیکھا تھا اور ان سے ہمیں کچھ نیا بھی سیکھا</p>
<p>۱۴۰ تم قصد نکالے گا نہ کچھ بھی گھر سے وان قاطعہ لہی ہوئی سنی ہرین سے</p>	<p>۱۴۱ نگرہ سے ہوا اینٹوں نے جگر حق کے ولی کا خون بہنے لگا احمد ز سر او علی کا</p>	<p>۱۴۲ خولی کے تہ بہا ہے صدا چاک پہ مارا اک شامی زینٹھا کمر پاک پہ مارا</p>

۱۲۷
 ہرگز نہ ہو جو ہرگز نہ ہو
 کیچھلے ہرگز نہ ہو
 بڑھ کر ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو اور ہرگز نہ ہو

۱۲۸
 ہاتھ کی صداؤں سے پر اترتا ہے
 جلائی تختین پر ان کے ہاتھ کی
 آرزوئی سے جگان بیان میں
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

۱۲۹
 دوش کی موتی سے نقل
 ثابت ہو اور وہ دم کہ
 جلائی آ کر دوش کے ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

یہ نیک قدم سب نے نہ و کشت پہ مارا
 نیز نہ بن اشعرش نے اور ہرگز نہ پہ مارا

ریتی پہ طیان دیکھ کر خوشید نہیں کہ
 گردش بھی ہرگز نہ دے کہ پیر حرم نہ ہوں

ای صرخ بھی کہ نواسے کو بتا دے
 ای نہر گئی روز کے پیاسے کو بتا دے

۱۳۰
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

۱۳۱
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

۱۳۲
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

حق بندگی حق کا اور کرتے تھے مولانا
 تم لوگوں کی بخشش کی دعا کرتے تھے مولانا

دیکھا کہ سوسے ابن علی انی ہرگز نہ ہو
 کالی کھنی پینے چلی انی ہرگز نہ ہو

تلاور وین رسد بھی ہینین بائی ہرگز نہ ہو
 محروم زیارت سے ہی بائی ہرگز نہ ہو

۱۳۳
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

۱۳۴
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

۱۳۵
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو ہرگز نہ ہو

صدمہ ہوا اشک کو دیکھ کر کھل کر
 سینہ میں جو درد ہے وہ پر کھل کر

کہنی ہو یہ ہرگز نہ ہو
 یوں چاہیے ہرگز نہ ہو

مستقل میں ابھی تھی ستم چلی ہو
 یہ اور کہو ہرگز نہ ہو

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

او از محبت کیهن مرا بجان می بیند
الدھیر که چو چنگو بس بجان می بیند

ارشا و هم میر که پاس پنه کان
صله لسه فردوس که دو باغ جهان

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

مترجم میرزا...
مترجم میرزا...
مترجم میرزا...

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

گروہ میں فروغ و اس کا سین کا
 یافتہ قرار آیا جس میں خلد برین کا

اوہ تروید و مشت تو کی صدائی ہو چکا
 ماہانہ کوشش جن کی ہوا آتی ہو چکا

عمر بچا گیا نوبت نہ ہوئی ہوگی آئی
 جنگل سے صد فاطمہ کے ہوگی آئی

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

اگر وہ فی ہر زمان پھر تیرا فلک ملے گی
 یہ خاک وہ جس میں ہر شاخ کی لگی

یوں بچہ خاطر متبہ ہو اچھا کر
 خوش ہو تو ہر جیسے کوئی مستحق

چو یاد دل سے نہیں ہو کسی کا
 طوقا تین نہ آہلے جہان ال بھی کا

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

میرزا کا نام ہے جس نے
 کئی کئی بار اپنے
 دوستوں کو بلایا ہے
 اور ان کے ساتھ
 کئی کئی بار
 سفر کیا ہے

یہ جان ہمیں ہونا جو جس جان کے ہم
 اس وقت کہ اس سے پہچان کے ہم

کوہ درستی جیہ کہ ماندہ رہے ہر آنہ
 تحمل ہنس لب نہا نہ شہید ہوا تو

صبر اپ کو کبھی بگاہ ترائی کو نظر تھی
 بیٹے کو کبھی اور کبھی جہاں پر نظر تھی

مثنوی
ایں کوئی کلمہ کہ در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

مثنوی
کیا در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

مثنوی
حضرت که گویانند
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

گر می که بین دن سرو بر بھالی ہو اگر
شیر و تلو ترالی ہی سین شیدائی ہو اگر

اک دن تو سر کھ بیان اگر
عقدہ مر اس و کا کھن لیکہ گاہ پیر

در پیاہ اہ ترے کا سر انجام نہ لے
جس بات میں انکار ہو وہ کام نہ لے

مثنوی
ایں کوئی کلمہ کہ در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

مثنوی
کیا در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

مثنوی
حضرت که گویانند
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

دریا جو بہ سامنے لہ لہا ہو بھالی
دل خود جو وہ اس وقت بھرا اٹھا ہو بھالی

کم سن کی کھنڈ ہون اور گروہ
بر ماہ و لب انہر جو توجا ہو

قلہ اس کی بھٹا ہو کہ نہ مانعہ آئینہ گاہالی
اقدوہ ان باسدہ توجہ ہی بگاہالی

مثنوی
ایں کوئی کلمہ کہ در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

مثنوی
کیا در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

مثنوی
حضرت که گویانند
بسی است و او می شنود و او می بیند
تا آنکه در حق او گوید
بسی است و او می شنود و او می بیند

کجا یا بھانہ کجا نمانہ ذرا سوچے بابا
تا دیکھو کہ ہوں کہ ہوں کہ ہوں

منزل پہ میں رکھو نا تھا شکر و شکر
بابا پہ کہہ دے تھے ناقوس اور گرا

پاس آگے کھٹا وہ پ کو گروہ اور تھے
پہرہ لانی کو محل سے اور تھے اور تھے

۶۱
 مجازہ تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے طریقے
 کھولنے کی ضرورت ہے
 اور ان کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل تلاش کرنے
 کی ضرورت ہے

۶۲
 اس وقت نہایت ہی
 مشکل ہے کہ
 تعلیم اور ترقی
 کے لیے جو وسائل
 دستیاب ہوں
 ان سے فائدہ
 اچھا لیا جائے

۶۳
 مہینوں اور سالوں
 کی محنت اور
 زحمت سے
 کئی کئی نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

اک ماہ تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل تلاش کیے
 جا رہے ہیں

صورت نظر انداز کر کے
 قبضہ کر لیا گیا
 ہے جس سے
 ترقی کے لیے
 کئی کئی نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

مہینوں اور سالوں
 کی محنت اور
 زحمت سے
 کئی کئی نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

۶۴
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں
 اور ان کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کرنے
 کی ضرورت ہے

۶۵
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں
 اور ان کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کرنے
 کی ضرورت ہے

۶۶
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں
 اور ان کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کرنے
 کی ضرورت ہے

آگاہی اور
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

دستار پر رکھ کر
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

جون داہلہ تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

۶۷
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں
 اور ان کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کرنے
 کی ضرورت ہے

۶۸
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں
 اور ان کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کرنے
 کی ضرورت ہے

۶۹
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں
 اور ان کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کرنے
 کی ضرورت ہے

کہ وہ تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

کہ تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

داخل ہوتے ہوئے
 تہذیب و تمدن کے لیے
 کئی کئی نئے نئے
 وسائل
 تلاش کیے
 جا رہے ہیں

مشق
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا

مشق
 حضرت کریمؑ کی خدمت میں
 اذیت از ہم و ہمیں کیا کران
 جانم و دینم و دنیا و آخرت
 ارباب میں ہیں ان کی خدمت میں

مشق
 اس وقت کا حال تھا تو میں نے کہا
 کہ میں نے کہا تھا تو میں نے کہا
 کہ میں نے کہا تھا تو میں نے کہا
 کہ میں نے کہا تھا تو میں نے کہا

کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا

فارغ المرحمت سے کہ کہہ دیں گے
 بعد قہر پورا پورا چھین کر لیں گے

کہ وہ نہیں ملائکہ کے اور ترکی یہ جا رہی
 کہ نہیں معلوم کی کر ب و بلا رہی

مشق
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا

مشق
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا

مشق
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا

ہر مرتبہ کہوں انھوں نے متھے ہوتے ہو یا
 کیا خاطر صبر کے لیے روتے ہو یا

ما چھینتے نہ ہاؤں کا چھین دیکھو چھینتا
 مر جا گیا گھبراہٹ میں تو رو پو چھینتا

طہاں سے مجھے پانگی رحمت کی خبر ہو
 اب مجھ کو کھلا یہ وہی آفت کا سفر ہو

مشق
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا

مشق
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا

مشق
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا
 کس کس سے بلائے کہ یہ میں نے کہا تھا
 بابا چھین کب کب لڑا تو ڈر رہا تھا

تو چاہتے تو قصہ یہ ہر جگہ ہوتا ہے
 اب وہی صورتی تو کھرا رہا ہے

بالو کو بھی شوق میں نے بیان کیا گیا ہے
 کہ وہی صورتی تو کھرا رہا ہے

اولادت ماونگے یہ چھیننے کی جگہ ہو
 ہاوس کی گئی یہی لٹنے کی جگہ ہو

<p>عجب شے ہے شہر بے شہر جنگل بے درخت و کوه بے کوه بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>	<p>عجب شے ہے شہر بے شہر بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>	<p>عجب شے ہے شہر بے شہر بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>
<p>اک شہر پانچ شہر بنا شہر کی سر کھول کے اندر سے فریاد کی</p>	<p>پانی بھی کوئی نہ پاتا نہیں جو درخت و سنان کے ٹھکانے میں تھا</p>	<p>غل تھا کہ نہ مہلت دوں نہ جان سادات کا سر کاٹ کے کھولینگے کر کو</p>
<p>عجب شے ہے شہر بے شہر بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>	<p>عجب شے ہے شہر بے شہر بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>	<p>عجب شے ہے شہر بے شہر بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>
<p>شہر کی کوئی نہ پاتا نہیں اس کا کوئی میر سوا اور نہیں ہے</p>	<p>اندھی ہوئی مادل کی طرح فوج کی مقتل کی زمین کھوڑو کی پٹریں تھی</p>	<p>بدلی سپہ عام کی سپاہیوں نے چھکی تھی شہر میں تھے چار طرف درگاہ کی تھی</p>
<p>عجب شے ہے شہر بے شہر بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>	<p>عجب شے ہے شہر بے شہر بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>	<p>عجب شے ہے شہر بے شہر بازار بے کسب و کار بازار بے کسب و کار</p>
<p>تو ڈاگے اور پیچھے کھانڈاروں کی صورت ایک ایک کانچ فوج شہر کی طرف سے</p>	<p>لکھے ہیں یہ جیسے کہ پہلے لکھا تھا کیا سیکس و مظلوم امام دوسرا تھے</p>	<p>جنہ ہی شہر کی شہادت کا حصار تھا ہر قسم سے ہر جگہ انہیں پانی نہ لگتا</p>

معاذ اللہ
 کیونکہ میں نے اپنے آپ کو
 کبھی نہیں دیکھا ہے
 اور میں نے اپنے آپ کو
 کبھی نہیں دیکھا ہے
 اور میں نے اپنے آپ کو
 کبھی نہیں دیکھا ہے

معاذ اللہ
 بولنا کہ میری فکر میں
 تو میری فکر میں
 تو میری فکر میں
 تو میری فکر میں

معاذ اللہ
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں

خادم شہرین کے ہیں تو کس کا خادم
 اس عہد کے لائق جو اگر ہر حق ہی پر

خند و کرم کو میں نے جانی کے تفسیر
 آقا میں تری مرتبہ جانی کے تفسیر

بھنجانا کہ وہ کہتے تھے کہ جانے کی جاہ
 تلوار کے بھی زخم سے زخم سواہی

معاذ اللہ
 وہ بولے کہ میری فکر میں
 وہ بولے کہ میری فکر میں
 وہ بولے کہ میری فکر میں
 وہ بولے کہ میری فکر میں

معاذ اللہ
 غلامی کی فکر میں
 غلامی کی فکر میں
 غلامی کی فکر میں
 غلامی کی فکر میں

معاذ اللہ
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں

اس وقت انھیں پر نظر سرور میں
 اور ایسا جو ان بھی کوئی لشکر میں

تو تو جو انکی ہی تو نام شہر میں ہی
 جاننے ہی سب کہ غلام شہر میں ہی

کیا قہر کیوں کر نہ تھے سچ و لقب ہو
 سن لیوں کہ میں قبلہ علم تو خطب ہو

معاذ اللہ
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں

معاذ اللہ
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں

معاذ اللہ
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں
 میری فکر میں

شہر دیکھتے ہیں اب تک جھڑیہ میں
 تصویر عالی پھرتی تو دیکھتی نظر

شہر کے شہر سے نکل جائیگا
 آج ایسے آقا تو جوں جائیگا

حسرت کی وجہ سے انہی انوار مستم ہو
 اس وقت تلوار ہوا اور اوسپہ علم ہو

<p>۱۲۱ میں نے کئی کئی بار اپنے دل سے کہا ہے کہ تو نے کئی بار اپنے دل سے کہا ہے کہ میں نے کئی کئی بار اپنے دل سے کہا ہے کہ</p>	<p>۱۲۲ آداب سے باخبر ہو کر وہ جو کچھ چاہتا ہے چاہتا ہے وہ اس کے لئے کوشش کرتا ہے اور وہ اس کے لئے کوشش کرتا ہے</p>	<p>۱۲۳ کیا وہ یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے صدقہ تیری جگہ سے تیری سبکدوشی تیرے لئے وہی کوشش کرتا ہے</p>
<p>۱۲۴ سلمان تو حقائق کے لیے ساری خوشی کے پہلوئے نہ سماویکے وہ ابارت خوشی کے</p>	<p>۱۲۵ خوش ہو کر کھانا کھا تو غازی کے اور بیچہ کے کھوڑا دیا سر شہ کے قدم پر</p>	<p>۱۲۶ تا شیر مرے دودھ کی دکھلا کر بیٹیا گر ان بنے باب یہ مر جا پو بیٹیا</p>
<p>۱۲۷ کہتا ہے یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے کہتا ہے یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے کہتا ہے یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے</p>	<p>۱۲۸ جگہ وہ صرف تیرے لئے ہی چاہتا ہے جس کے لئے تیرے لئے ہی چاہتا ہے جس کے لئے تیرے لئے ہی چاہتا ہے</p>	<p>۱۲۹ کیا وہ یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے کیا وہ یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے کیا وہ یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے</p>
<p>۱۳۰ جوئے کی مری یا وہ نہ میدان ستہ میں میں باڑہ تھی ہوں سو کھی ہوئی ہوئی</p>	<p>۱۳۱ سو نہ پھر تھیں میں نہ دل جان ہی کو لیو گی بہن تھے حسین لہن علی کو</p>	<p>۱۳۲ دو گھر کی تیرے مرے پر باوی بیٹیا صدقہ ہر چہ پر یہ تھی شادی ہو بیٹیا</p>
<p>۱۳۳ کہتا ہے یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے کہتا ہے یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے کہتا ہے یہ سب کچھ ہی چاہتا ہے</p>	<p>۱۳۴ جہاں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں جہاں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>	<p>۱۳۵ خاتون اس لئے کہ تیری جگہ سے اس لئے کہ تیری جگہ سے تیری جگہ سے</p>
<p>۱۳۶ تاج عرش خدا تیرے کو پہنچاتا ہے دیکھیں یہ تیرے کو پہنچاتا ہے</p>	<p>۱۳۷ چھپتی نہ وہ نون کے قطر کیو جہاں پہلے سے پو کو سپر کھو جہاں</p>	<p>۱۳۸ افسردہ ہو غم و امید کھلسکا کھل جائیگے آنکھیں وہ میرے جگہ لگا</p>

ساحل کو پہنچے جو اب امانت
 دریا بیل کا بگاڑی فخر و شہرت
 پہنچے پہلے پہلے طغیانی
 سر و قدم پہلے پہلے دریا

نشان من غلہ تصفا
 سا نون قلمت کونج میں بالابو
 روستہ زمین بوجھش
 قور و سر اس لکھی ابرو تصفا

وز وقت اس کے اندر
 کسے سفر کا اس کو بانی
 کسے سفر کا اس کو بانی

آمد سنی جو سطر رسالت
 ساحل سے آنکھ لڑائی اک کہ جھٹکی

اسکے مکین شہر کے کدو
 نے سزا دی تھی تھیں

زور سے اہم سے ہی نہیں
 آنکھوں میں نور آتا ہے

ساحل سے آنکھ لڑائی
 ساحل سے آنکھ لڑائی

ساحل سے آنکھ لڑائی
 ساحل سے آنکھ لڑائی

ساحل سے آنکھ لڑائی
 ساحل سے آنکھ لڑائی

پایا و زہرا
 پایا و زہرا

پایا و زہرا
 پایا و زہرا

پایا و زہرا
 پایا و زہرا

ساحل سے آنکھ لڑائی
 ساحل سے آنکھ لڑائی

ساحل سے آنکھ لڑائی
 ساحل سے آنکھ لڑائی

ساحل سے آنکھ لڑائی
 ساحل سے آنکھ لڑائی

مستتر لگا و نوق سے اس
 چھوڑ کر اب بقیانگنی

تھی اس میں کی قدر
 آنکھوں سے سب لگا گئے

فرمانگے ملک ارم
 سونے دو چہن پہ طبع امام

۱۱

ع
 وکھو لو نہیں خاک پاک افن کو سیاہی
 ضرور فتنے نکلت گل فردوس آئیلی

ع
 چونکہ یہ ایک بچہ اس وقت شاہ مستغنی
 کی اس کے عرفیہ کہ لکھتا ہے کہ جو

ع
 کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

پھر وہ نہیں خاک پاک افن کو سیاہی
 ضرور فتنے نکلت گل فردوس آئیلی

نہیں یہ بچہ اس وقت شاہ مستغنی
 کی اس کے عرفیہ کہ لکھتا ہے کہ جو

کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

ع
 دیکھ گیا یاس میں کرم کار ساز کو
 تختہ گادست سوچ سے دریا جہاڑ کو

ع
 ایسی جگہ بس اب نہ ملے گی کسی جگہ
 کیا لطف جو جو قبر بھی ہونے کی جگہ

ع
 کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

دیکھ گیا یاس میں کرم کار ساز کو
 تختہ گادست سوچ سے دریا جہاڑ کو

ایسی جگہ بس اب نہ ملے گی کسی جگہ
 کیا لطف جو جو قبر بھی ہونے کی جگہ

کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

ع
 کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

ع
 کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

ع
 کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

کہ جس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے
 کہ اس کے ہاں وہ بولتا ہے کہ وہ لکھتا ہے

<p>مطلع جگہ سے ہاتھ پڑے کے عجب شمس خسروان پر کسیرین بادشاہ جو پیر ازاد جو مولودین میں الملیت پر پہنچے میں فانی میں گوشت زانو پیر</p>	<p>مطلع عاقل ہونے تو خدایا عجب کمال مجھ سے زیادہ بجائی کی رحمت بوجال دیانت کر کے عجب کمال واری کی رحمت کافرا قاف بوجال</p>	<p>مطلع جواہر میں جس نے نہیں کی ان کی خوشامد میں واقف سے اسرار میں کمال ہے اس کی رحمت بوجال میں کمال ہے اس کی رحمت بوجال</p>
<p>کب سے عمار یوں میں ہے جو ہے گرمی کے مارے دم میں شہو تک ہے</p>	<p>گو شہر طبع میں اندھ فزا ہوں نہ پیر اب تو ہی پڑی ہو کہ جانو کی خبر پیر</p>	<p>اصل ہا کھنڈو کھنڈو کہ کا دل ہنر بھتیجا میں ہے دور کہ رو و بدل ہنر</p>
<p>مطلع کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>مطلع گرمی کے مارے دم میں شہو تک ہے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>مطلع کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>حاضر ہو جان نثار امام غنور کا بہرہا کسان پر خمیرہ اقدس حضور کا</p>	<p>گرمی سے کھیت تنگ ہے جنگل احباب ایک ایک کوس راہ چیل میں کھاب</p>	<p>جو قدر قاطع میں ہے وہ وقت ہی گرمی میں قرب ہنر کات عبات ہی</p>
<p>مطلع بولا بولے دھڑکے تون دھڑکے اس میں میں بجا بجا بجا بجا</p>	<p>مطلع تو اس میں میں بجا بجا بجا اس میں میں بجا بجا بجا</p>	<p>مطلع تو اس میں میں بجا بجا بجا اس میں میں بجا بجا بجا</p>
<p>مخارکات کے تم نور میں ہو اوسرو مان جہاں سر جہاں پیر</p>	<p>دشمن بہت ہیں بادشہ ہوشمال کے بجالی میں نثار روز ادیکہ مجال کے</p>	<p>دخاں میں میں بجا بجا بجا دنیائی میں میں بجا بجا بجا</p>

سیدنی گویش ابوعلمیہ

صاحب

حاصل
 حضرت کے حکم کا مستند و حجت
 ارشاد ہے جو کہ اس کا اختیار
 آیا حضور سے یہ ہے جو کہ اس کا
 اختیار ہے

حاصل
 تھا قلین جن میں دعا کا
 کھلا رہا ہے جو کہ اس کا
 تاجہ اور اٹھنا مال کا جائز ہے
 یہ ہے جو کہ اس کا

حاصل
 یہ ہے جو کہ اس کا
 جو کہ اس کا
 یہ ہے جو کہ اس کا

اوترین پیرین یہ مرضی آل رسول
 بولا وہ کفر فیض کہ اچھا قبول ہے

مرا کہ کہ صاحبیت کے رنگ اور ہے
 بولا کوئی یہ شام کے لشکر کا طور ہے

سرسبزین وہی جو علی کے نشان ہیں
 خود جب کے وہ ہلنے کہ ہم میں ہیں

حاصل
 یہ ہے جو کہ اس کا
 قتل کے علی صفا کہ یہ ہیں
 مضمون آپ میں علی کے ہیں
 بیان ہو گا جو یہ ہے جو کہ اس کا

حاصل
 یہ ہے جو کہ اس کا
 کھلا رہا ہے جو کہ اس کا
 اس میں ملک نہیں ہے جو کہ اس کا
 وہ ہے جو کہ اس کا

حاصل
 یہ ہے جو کہ اس کا
 وہ ہے جو کہ اس کا
 یہ ہے جو کہ اس کا

جلد اوٹو کو جو لوگ ہیں جو کا ہمارے
 لے آؤ اشترونی قاتلین اور کے

اعدائے دین کے شر سے خلافت میں ہم
 تاتق کوئی اور ہے جو تو تار بزم میں

ایک ایک پہل زور میں شہوہ تھا
 ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا

حاصل
 یہ ہے جو کہ اس کا
 یہ ہے جو کہ اس کا
 یہ ہے جو کہ اس کا

حاصل
 یہ ہے جو کہ اس کا
 یہ ہے جو کہ اس کا
 یہ ہے جو کہ اس کا

حاصل
 یہ ہے جو کہ اس کا
 یہ ہے جو کہ اس کا
 یہ ہے جو کہ اس کا

پرتو فلک چنانہ رسالت مآب کا
 سر پر لگا تھا چتر زری آفتاب کا

گرم کے تودہ خندہ رضوان کی سیڑی
 دونوں طرح مال تجارہ خیر ہے

لازم رسواں زادیو کا احترام ہے
 اوترین الگ کہیں یا بولے تمام ہے

<p>جمع کس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے جو کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>	<p>جمع دریا اور کھلی ہوئی زمین جتنی زمین ہے جو کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>	<p>جمع اسے کہتے ہیں کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>
<p>کیا جانے کسے لوگ دیکھو دیکھو سب بشت کو جتنا ہی یہ غصہ ہو سب کو</p>	<p>کھا بٹ ہو کسی کو ہماری ولا نہیں پالی بھی اب نہ دین تو ہمیں کچھ نہیں</p>	<p>نئے آب تیغ دم من یہ تازی ہلاک من اگر منہ سے افق کرو تو ابھی حلک ہلاک من</p>
<p>جمع کس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے جو کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>	<p>جمع کس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے جو کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>	<p>جمع کس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے جو کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>
<p>تربان ہو گئی نہ لوان کا نام لو میں ناختم ہو رہی ہوں ابھی کو کھام لو</p>	<p>یکسان ہو تریو کجہ جاری لنگاہ میں غیظ و غضب کو دخل و حق کی لڑائی</p>	<p>کرتا ہو عابری وہی جو حق فحاس ہو رکھو گی کی روح مطہر کا پاس ہو</p>
<p>جمع کس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے جو کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>	<p>جمع کس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے جو کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>	<p>جمع کس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے جو کہ اس کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔</p>
<p>مراؤنگی سے من جو کچھ ہوگی بجائی سے جھگل مجھے پسند ہے گزری ترائی سے</p>	<p>ادنی سے جوتنگ سے عالی مقام کا جس خاصشی جواب ہو گئے کلام کا</p>	<p>یہ کیا ہیں تم تو سند سندر کو توڑو لو کہ چاہتے ہو تو دریا کو چھوڑو</p>

<p>۱۴۸ چنانچہ کہ جسے سزا سزا کر دیں غنیمت تو آئی اگر چہ غنیمت تو آئی بدو تو جان بیدار و دل بیدار پان تک کہ بدو تو آئی غنیمت تو آئی</p>	<p>۱۴۹ لازم ہے کہ ازینہ تم سزا سزا کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے</p>	<p>۱۵۰ آگے ہی جاتا ہے کہ تیرے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے</p>
--	---	--

<p>کیا صبر و حلم عقده کشائے جہانیں تھا گردن جبکی ہوئی تھی گلاب جہانیں تھا</p>	<p>ہو تو جوان مزا جہن غصہ ہو تیکے بیشیا وہ ہو قدم ہو قدم ہو جو باپ کے</p>	<p>گردن جبکا وہی تاناہ ادب میں خصل برتا قسطے لہو کے آنکھوں نے لیکن نکل سیرا</p>
--	--	--

<p>۱۵۱ تو تو ہو ایک ماضی ہو گیا کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے</p>	<p>۱۵۲ آؤ تھیں تم سے جناب اب تیری کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے</p>	<p>۱۵۳ کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے</p>
--	--	--

<p>کہ دور دست و باز نہ خیر کشا نہ تھا سب قدر میں ہی تھیں پہلے کھڑا نہ تھا</p>	<p>کیا دشت کہ ہر صابر و شاکر کے واسطے یہ اہتمام ایک مسافر کے واسطے</p>	<p>میں ہوں غلام ایک ادنیٰ غلام کا آقا مجھے خیال تھا بابا کے نام کا</p>
--	---	---

<p>۱۵۴ ارشاد آگے کہ جو کچھ ہو گیا باندھ دیا تو سب کچھ ہو گیا مطلق تھا سب کچھ ہو گیا نظروں میں نہ تھی رعایت ہو گیا</p>	<p>۱۵۵ جو کچھ ہو گیا وہ کچھ ہو گیا کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے</p>	<p>۱۵۶ اور تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے کہ تیرے کہ کھٹکے کھٹکے</p>
---	---	---

<p>ہم گنتا نام بکہر بھی جانو اوس طرح تم بھی ہمارے کو تارا اوس طرح</p>	<p>اب وہ کہاں نہیں تیرے جنوں کہ ہیں سب اس میں پہلے میں کھٹکے ہیں</p>	<p>اس قدر میں غلام کا دل اب آپ ہی یہ عین مصلحتی و جو کہ جناب ہی</p>
--	---	--

مثنوی پر مبنی

۱۵۰
 گرو زمین با خود آستان حضرت زین العابدین
 کیونکہ انشتہ بنوید سے بجائی کی کیا کیا
 لو اب و خلاوتی و بنوید بنوید بنوید بنوید
 دریا کو قوم لیجی اور بنوید بنوید بنوید

۱۵۱
 ہوتا ہے کیا بنا کر میں ساکن شام
 بنش اور کھوٹا لوق کہ بنیہ یہ مقام
 کہتے ہیں اس زمین کا نام ہے بنوید بنوید
 بیان ہوئی تو حضرت عیسیٰ بن مریم

۱۵۲
 فہما بدوان کہ بنوید بنوید بنوید بنوید
 بجائی کا نام ہے بنوید بنوید بنوید بنوید
 کہ بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

وہ تیرہ سو کو دھاک ہر ساری خدائی میں
 دیکھو کوئی ہستی اس کو ساری ترائی میں

دیندار کو قبر کے بستی با بیگے
 شہر و شہ لوگ یا گئی زینت کو آئی گے

بجائی مقام خمیہ آل عبس ہر وہ
 باہر ہر بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

۱۵۳
 اس قوم سے نہ زودید لاج بنوید بنوید
 حضرت بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 تو بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

۱۵۴
 کہ بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 یہاں سے بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 حضرت بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

۱۵۵
 کہ بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

بجائی جگر ہزار و کی ہر بنوید بنوید بنوید
 جو ہو گا اس زمین پر وہ بنوید بنوید بنوید

لنگر ہر بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 لازم ہر قرب بنوید بنوید بنوید بنوید

بجائی بہت خیال ہر بنوید بنوید بنوید
 مرنا کوئی ہر بنوید بنوید بنوید بنوید

۱۵۶
 ہر بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

۱۵۷
 کہ بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

۱۵۸
 کہ بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

دو لٹ بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید
 بجائی بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

میدان ہر او راس بنوید بنوید بنوید
 بجائی بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

موجودی ہر کہ بجائی کو بنوید بنوید بنوید
 دو کو بنوید بنوید بنوید بنوید بنوید

<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>	<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>	<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>
---	---	---

<p>ذرت نجوم بن گئے سار زمین پر اور ترس خدا کے عرش کے تاگر زمین</p>	<p>اے خدا اول جو بستی کی جو آئی زمین پہلے کے روئے لگی جو چھو چھائی</p>	<p>اس ہیکسی میں دلبر سے اکا کون تھا آتے نہ تم تو پھر سے بابا کا کون تھا</p>
--	--	---

<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>	<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>	<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>
---	---	---

<p>جنگل کا اوج ہو گیا نیمہ کی شانست پتہ زمین کا اوچھ کے ملا اسما سے</p>	<p>آر زوم میں کہ ماتحت سے دیا کھل گیا دیکھو اچھی تلک نہیں ابرو سے بل گیا</p>	<p>آنا ہو غنڈ جب تو نہ کھانے نہ پینے میں یہ تو خطا ہے میں نے کہ صد کہ میں نے میں</p>
---	--	--

<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>	<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>	<p>حکم اگر کسی نے اپنے مال سے کسی کو عین یا صلہ سے کچھ دیا تو وہ اس کا حصہ نہیں ہے۔</p>
---	---	---

<p>سونا اور تیرکیا ورق آختاب کا</p>	<p>پیارا ہے اوچھ میں جہین بان عورتی بچیا میں تھاری جوانی عمر میں ہی</p>	<p>مجمع غضب سپاہ کا دریا کے پاس ہی شہر کے اسکا کہ مہرے تمہیں کیا ہر اس کو</p>
-------------------------------------	---	---

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

کیسا شہزادہ بن گیا تھا اور
 دیکھو چوہن کو ایندین لہجہ کی جانے لگی

مل اور جناب فیاضیہ کے ذہن سے
 حوالیہ ہے کہ یہوگا کا مذہب ہے

تو ہی ہوتے ہوئے جو عورت کی شان پر
 شہسہ نما ہے کہ آسمان پر

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

میں جھگڑا چسپ شہزادوں جناب کا
 شہزادوں کے لئے لگا آب کا

پیسوں سے پوچھو اور دیکھو کہ یہودیوں کی
 بس مختصر یہ ہے کہ غضب کی صورتوں کی

کی عرض کرکشی یہ یہودیوں کے لئے
 دیکھا اپنے یہاں کا پیسہ ہے

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

علاقہ
 اتر پردیش اور اتر پردیش کے لوگوں کو
 یہودیوں کے لئے ایک نیا ملک
 آج کے دن میں اور ان کے لئے
 ایک نیا ملک اور ان کے لئے

خندق میں کہ جس کے آتش جھکتی تھی
 ہاؤس میں رہتا تھا سلیمان کے لئے

یہو خافک یہوہا کو حکم انقلاب کا
 مروج ہوا ہے یہوہا کے لئے

یہوہا کے لئے یہوہا کے لئے
 بائبل کے لئے یہوہا کے لئے

مطالعہ حبیب کو باوجود عشاء تیسریں روز طالع چلا

<p>۱۲۱ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے عین تمام قدوس و نورانی کلمات وہ شکر و انوار کا وہ عین کلام تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا</p>	<p>۱۲۲ دیو کا ایک بڑا شاد سے سید کا کلام بس الوداع کے حلقہ اور کمال پاؤں پر آئے روز سے عشاء و فاضل دیو کا کلام سب سے بڑا ہے</p>	<p>۱۲۳ کس طرح سے ضروری میں ان چلا دیو اور کیا زمین چلا آسمان چلا لیکن نشان عالی کی نشان چلا و اس طرح سے جو کلام نشان چلا</p>
<p>روئے تھے یوں تو ایسے ہو سب میں لیکن کلمے چلے تھے زمین کے میں سے</p>	<p>جنگ کر سلام غازیوں کا ادب کیا گوہڑا سوار و دشمنی نے طلب کیا</p>	<p>اگر شکر بخشش سب اسول تھے ذرت تھے زمین پہ لوگوں کو چول تھے</p>
<p>۱۲۴ روئے تھے تاکہ سب کو سید چلا پہ زمین چلائی کس طرح سے گر زمین چلائی تھے باکو وہ فاضل کوتھی تھی جو باکو و الف کمال</p>	<p>۱۲۵ ایسا ہی شکر سے شکر ہی کلام تا اس میں کس طرح سے کلام و اس میں کس طرح سے کلام عجیب</p>	<p>۱۲۶ سات کس کو وہ چلائی کس طرح سے تکنا تھا اس میں کس طرح سے کلام وہ عجیبان کس طرح سے کلام عین تھے کس طرح سے کلام</p>
<p>قرمان جاؤں منہ پہ انار طالی سے ہر شیار رہو بہرند ایسے سجائی سے</p>	<p>چھوٹی قدم سے میں میرا علم زمین کو جبریل جھاڑنے کے شہر سے زمین کو</p>	<p>واراؤں کو مگر میں ہزارہ نہ چل گئے قبضے چھینے نہ ہاتھوں اودھم مچ گئے</p>
<p>۱۲۷ فانے آئی تھی اس میں کس طرح سے پہ سب چلائی کس طرح سے کلام کس کو چلا اور عالی کس طرح سے کلام انگار میں بس کس طرح سے کلام</p>	<p>۱۲۸ حاصل ہو جو فیض کس طرح سے کلام قدری ضیا میں کس طرح سے کلام روشن تھے بدست کس طرح سے کلام تاج تھے خاصہ کس طرح سے کلام</p>	<p>۱۲۹ پہ چوچوچو کس طرح سے کلام کاتار سب کس طرح سے کلام اقدس سے چوچوچو کس طرح سے کلام روشن تھے کس طرح سے کلام</p>
<p>رخصت کہ مائے اسے ہر مضمین نوار کے چرھہ چاہا و چونچہ صدقے و تار کے</p>	<p>انسان کو کیا ہیں دیدہ اجرم ہی نہیں تا ر شعلہ عمو سے ایال سمند میں</p>	<p>افروز تھے چاہرہ اقدس جناب کا شوکت تھی عرش کی تجوال آفتاب کا</p>

خاتون

<p>حکایت چلو چلین جو خیزلے دان میں لیں چلو چلین جو خیزلے دان میں لیں چلو چلین جو خیزلے دان میں لیں چلو چلین جو خیزلے دان میں لیں</p>	<p>حکایت قولا جان ان پیر کی کہ میں قلیل چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو</p>	<p>حکایت چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو</p>
<p>مسطاق نہ کی تیر منظر و صواب میں تیر آتے سرکشوں کی طرف سے جواب میں</p>	<p>بان اشتیاق خجرتی تل میں بھی ہو در پیش عصمت کی ہی منزل میں بھی ہو</p>	<p>سزاوار قتل سے حق کی راہ میں و دشمن کا مار گئے ساری سپاہ میں</p>
<p>حکایت سو آگیا کہ میں نے یہ سزا سو آگیا کہ میں نے یہ سزا سو آگیا کہ میں نے یہ سزا سو آگیا کہ میں نے یہ سزا</p>	<p>حکایت چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو</p>	<p>حکایت او سو تو تھا تو نہیں پر چلو چلو او سو تو تھا تو نہیں پر چلو چلو او سو تو تھا تو نہیں پر چلو چلو او سو تو تھا تو نہیں پر چلو چلو</p>
<p>کیا قدرت خدا ہی کہ رو باہ شیر میں بیٹے چھین لے کوئی دریا تو زیر میں</p>	<p>کس پر سے فدیر را ہذا ہر سے سر دیے سب امام کے حق سے وہ ہر سے</p>	<p>او تھا تھا تھا اور دول قدم لڑکھانے تھے فرما کے باحالی ولی بیٹھ جاتے تھے</p>
<p>حکایت چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو</p>	<p>حکایت چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو</p>	<p>حکایت چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو چلو</p>
<p>کٹ جا میں پاس حلق او اس کو میں ہو اب سب سبیل پر کہیں پر پھین تو میں ہو</p>	<p>ایک ایک نے سعادت عقیقی ہر لی دم نکلے سب کو دین سبطہ رسول کی</p>	<p>ہو یہ کہ کسی آگ لگی ہو زمانے کو قطرہ نہیں ہو پانی کا نہ میں چوانے کو</p>

کچھ اور دیکھو

<p>۱۳۱۱ کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو</p>	<p>۱۳۱۲ جاننے کے ساتھ چھوٹی سے چھوٹی جاننے کے ساتھ چھوٹی سے چھوٹی جاننے کے ساتھ چھوٹی سے چھوٹی</p>	<p>۱۳۱۳ کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو</p>
<p>مناج اور گنہگاروں سے بچو دو لوگوں کو جو شجاعت کا جوش تھا</p>	<p>گندہ سینہ نینا پونیا جو جوش تھا گرا ذراں ہر تو پانی کو جانوں افرات پر</p>	<p>چھائی عمر جان اور اندھے کے جاہے دیدار آئے ہو مجھے دکھلا کے جاہے</p>
<p>۱۳۱۴ کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو</p>	<p>۱۳۱۵ بول بھالہ اشک مار غلبہ سے یہ موت کا پیچہ جو کج خلقی سے بچو صاحب کرب سے بچو جو کج خلقی سے بچو</p>	<p>۱۳۱۶ کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو</p>
<p>پہلے فدا وہ ہو گا جو خدمت گزار ہے مرے یہ جان نثار تو ہم اختیار ہے</p>	<p>مشتاق آپ میرے جتنوں کے ہیں پائی کہا کما سب یہ بہانہ اہلکے ہیں</p>	<p>چھوٹا ہوا دل عیش سے کچھ کیاب ہے سقانی کچھ کی کہ یہ کار فواب ہے</p>
<p>۱۳۱۷ کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو</p>	<p>۱۳۱۸ یہ اختیار ہے غلامی سے بچو یہ اختیار ہے غلامی سے بچو یہ اختیار ہے غلامی سے بچو</p>	<p>۱۳۱۹ کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو کج خلقی سے بچو جو کج خلقی سے بچو</p>
<p>اساں نے یہ چھوٹا کا یوں آسمان کرے دل تھام کر زمین یہ امام زمان کرے</p>	<p>چھائی کی تربیت قوت بازو کے ماہر ہے یہ چہ ہمارے دل سے کہ پرو نکال کرے</p>	<p>کو شرمین سمجھوں دو شہر گورکھ آب ہو تم بھی دعا کرو کہ چا کامیاب ہو</p>

۱۳۲۰

<p>۱۵۱ کسکرتیاں آگ لگوانا مندا صورت بدل گئی خوسر سمندا پھل بل برن کی تیر پتی پتی سحریت بائیں پتی ہر پتی پتی</p>	<p>۱۵۲ گوشت کا یہ ٹکڑوہ و شکر لکری تقدیر تھی ہوا پتھر و فقار کی وہ نور وہ چمک علم ز کار کی توشہ پوک سہی تھی پتھر کی</p>	<p>۱۵۳ پتھر پتھر اس جلال کو آقا بن دیکھو سپاہ کو فطرت پتھر گمین گلزار جو بدلتے علم اس کی تین میرت میں کسکرتیاں پتھر تین</p>
<p>بجلی چمکی چمکی پتھر پتھر گیا جہنگل میں یون اور کچکار اتر گیا</p>	<p>پتھر نہ تھا نشان شریا ماب کا تھا فرق چیریل پہ تاج آفتاب کا</p>	<p>غازی ہر صف شکن ہر جہری ہر دلیر ہر شاہ نہ تھا ترائی سے جو وہ ہر شیر</p>
<p>۱۵۴ کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے بجلی کو تو فکریا پتھر پتھر تھانے جلال کا یہ کھانا تھا کسکرتیاں اور تھا پتھر پتھر کھانا تھا کسکرتیاں</p>	<p>۱۵۵ پتھر کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے افروز تیرا جلال دہلا تیرا شرم نصرت پتھر کی تھی جلوں قدم تھی تکیہ پر آفتاب و شام تھانے</p>	<p>۱۵۶ کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے دیکھ اس جہری کو کسکرتیاں گرا کھٹکتے تھے کسکرتیاں کسکرتیاں کسکرتیاں کسکرتیاں</p>
<p>ارکب و دہن جو فرق دو عالم تھانے گھوڑا ہی جاتا ہے کہ نازک مزاج تھانے</p>	<p>مطلب نہ تھا تھانے جو بین ملتوی تھانے یار تہہ تھانے کسکرتیاں تھانے</p>	<p>پتھر کسکرتیاں تھانے کسکرتیاں تھانے جہنم میں جو تھانے کسکرتیاں تھانے</p>
<p>۱۵۷ کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے</p>	<p>۱۵۸ کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے</p>	<p>۱۵۹ کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے کسکرتیاں پتھر پتھر تھانے</p>
<p>وہ تھانے پتھر پتھر تھانے دوپہر اگر خدا سے دیتا براق تھانے</p>	<p>وزر و تکیہ تھانے ہر جہاں تھانے تھی سینا یہ دمک تھی کسکرتیاں تھانے</p>	<p>اوس معرکہ میں بس میرا کسکرتیاں دیکھو یہ شریا نہ ہو گیا ترائی سے</p>

<p>مقالہ چنانچہ تھکنا ادا میں اپنی کیا و تباہی ہو چو وہ سارا کیا کیا عقل میں علم سے حکم کر گیا کبھی نہ نشان دہن جابجائی کر گیا</p>	<p>مقالہ قاتل تمنا سے تھوڑا سا تھوڑا مان غازی ادا کی کا کٹینے سے تھوڑا کرتے ہیں ان کو تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا</p>	<p>مقالہ پکے پکے پکے پکے پکے پکے ناسیہ کہ پکے پکے پکے پکے اڑتے اڑتے پکے پکے پکے پکے پکے پکے پکے پکے پکے پکے</p>
<p>ہل جہل میں چکاپونے جو چلے نکل گئے اس صنف کے تیر سہم کے اوس صنف چلے گئے</p>	<p>بڑھ بڑھ کے یوں اڑے کہ تہمتان گئی ہو گوشت گان بدر کا بدلہ چومرہ ہو</p>	<p>گرمی سے رنگی ہریش اونیہ و شش طہ کے شیشا و سرفون او شرنے دریا کو پیر کے</p>
<p>مقالہ تیار دیاں پوٹھی پوٹھی پوٹھی کھان کر سی کا تھوڑا اور کھان کر پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی</p>	<p>مقالہ پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے ابلتے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے پیکے</p>	<p>مقالہ کھان کر ادا و ادا و ادا و ادا طہ پکے پکے پکے پکے پکے کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر</p>
<p>یہ چنگ تھی کہ مشر کوئی جاننا نہ تھا بیٹے کو باپ خوف سے ہی اتنا تھا</p>	<p>جو جو تھے تھے تھے تھے تھے تھے پھر سب نشان کھل گئے تھے تھے تھے</p>	<p>آیا خدا کا تھوڑا ہر ایک رو سیاہ پر بجلی چمک رہی ہو گئی ساسی سپاہ پر</p>
<p>مقالہ کوئی کہ بن سونڈا کر دی صلا پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی پوٹھی</p>	<p>مقالہ دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے دیکھتے</p>	<p>مقالہ کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر کھان کر</p>
<p>سب ملے رہے نہیں ان نشہ کا مہو کھوئی ہو مہو کے میں بزرگوں نام کو</p>	<p>تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا ادا خدا کے شیر کی آنکھوں میں پھر گئی</p>	<p>دعویٰ تھا خون قاسم مہو سے کھان کر یوں تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا</p>

۱۵۸

<p>۱۵۱ بے شک تیری صفائی سے ہر گنہگار کی گناہیں مٹ جائیں گی اور تیری رحمت سے ہر دل کو تسکین ملے گی</p>	<p>۱۵۲ اوجھل جانے والے ہیں ان کی صفت یہ ہے کہ جب کوئی ان سے ملے تو ان کی باتوں سے دل بے چین ہو جائے</p>	<p>۱۵۳ اس صفت کو رکھنے والے کو ہر گنہگار کی گناہوں سے بخش دیا جائے گا اور ان کی صفائی سے ہر دل کو تسکین ملے گی</p>
<p>وہ تپسیاں بھی ہر شام تلی بہنیں سرسبز گے گے گھر گھر آگ لگی کھینکھلی ہری</p>	<p>ہوم توڑے یا صے کوئی پروا ڈار تھی کھلی ہوئی نین پر کچھ پریشان تھی</p>	<p>کسر کے لوہے کی لہو سے تھی ہوتی چلتی ہے یہ تو راہ کو بھی کا تھی ہوتی</p>
<p>۱۵۴ کہنے سے دور ہوا تو تیرا دل پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>	<p>۱۵۵ پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>	<p>۱۵۶ کہنے سے دور ہوا تو تیرا دل پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>
<p>وہ تپسیاں بھی ہر شام تلی بہنیں سرسبز گے گے گھر گھر آگ لگی کھینکھلی ہری</p>	<p>جو ہر میں بیچ و تاب تھا زلف نکال کا بجلی کی زرق برق تھی خم ملاں کا</p>	<p>دن چھپ گیا یہ گرد پڑی سو گھر سے مٹی کا پل بندھا تھا چھپ سے پڑی</p>
<p>۱۵۷ کہنے سے دور ہوا تو تیرا دل پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>	<p>۱۵۸ کہنے سے دور ہوا تو تیرا دل پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>	<p>۱۵۹ کہنے سے دور ہوا تو تیرا دل پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>
<p>۱۶۰ کہنے سے دور ہوا تو تیرا دل پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>	<p>۱۶۱ کہنے سے دور ہوا تو تیرا دل پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>	<p>۱۶۲ کہنے سے دور ہوا تو تیرا دل پتھر کی طرح ٹھیک ٹھیک چلے گا</p>

۴۱۷

میں نے کہا کہ زبان بے نین بے نین
تو تم نے کہا کہ میں نے جو کہا
سینہ سو دل کے طبل کا جو کہا
اگر یہ تو بے نین بے نین کہوں کہ ہر کو

۴۱۸

چلا کہ لا شہ پو پو پو پو پو پو پو
بچیا تمہاری گریہ کی کہ ہونے
اس نے نین بے نین بچیا تمہاری
جو کہیں بچیا کہ وہ تو ہے تو پو پو پو

۴۱۹

نہ کہنے سے پو پو پو پو پو پو پو
کیون میں نے پو پو پو پو پو پو پو
ان کو پو پو پو پو پو پو پو پو
تو پو پو پو پو پو پو پو پو پو

اوتارے ہونے میں بدن سرد ہو گیا
کیا دکھ ہو یہ کہ میں ہمہ تن در ہو گیا

شاید زبان پر نہ جواب کہوں کہ نہیں
روئے ہوس ہم کے تو اب تلے نہیں

نہ کیوں نہ زند کو سنی باید الہی
کیوں دم ہدم کر ایتے ہو کیا گذرتی

۴۲۰

اس کا کہتا ہے کہ اس کا کہتا ہے
کہ کہتا ہے کہ اس کا کہتا ہے
بہت ہی بے نین بے نین بے نین
کہ تو کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے

۴۲۱

اب جان بے نین بے نین بے نین
اب جان بے نین بے نین بے نین
اب جان بے نین بے نین بے نین
اب جان بے نین بے نین بے نین

کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے

رکھے ہوس ہرین مشک پہ نہ ہلاو گیا
شانے گئے ہرین شان علم را دی گیا

کہا کہ زبان خشک کو ہر نشہ کا ہم ہرین
بچتا تھا کہ ہر کو ہم ہم تمام ہرین

شمشیر حلقہ خشک پہ چلی ہر کو طرح
دیکھیں ہر عاری جان نکلتی ہر کو طرح

۴۲۲

حضرت کا کہتا ہے کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے

۴۲۳

اب جان بے نین بے نین بے نین
اب جان بے نین بے نین بے نین
اب جان بے نین بے نین بے نین
اب جان بے نین بے نین بے نین

کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے
کہتے ہیں کہ اس کا کہتا ہے

بے نین بے نین بے نین بے نین
بے نین بے نین بے نین بے نین

تو ہر کو ہر کو ہر کو ہر کو
ہر کو ہر کو ہر کو ہر کو

بچا کے ماتھے موت کا خیر بھی چل گیا
سر پاؤں پر دھرا ناہ دم نکلی گرا

منفرد و اظہار خاص حضرت ابوبکر صدیق
 جبکہ ایک ایک شاہد کہ بجا اور ہرگز
 ان کے لئے عرض کیا کہ چنانچہ ان کے

کیا تفریق و تعلق کو روکنے کے لئے
 کیسے خوب مورا اور پھینکے جا رہے
 انصاف سے چاہتی تھی تو یہی جی

پہلے ہی کہہ کر ان کے لئے ان کے
 پہلے ہی کہہ کر ان کے لئے ان کے
 پہلے ہی کہہ کر ان کے لئے ان کے

اب کون دیکھا کہ میں نے کسی کو کس سے
 دم بھر میں نے چھوڑ دیا جو میرا کس سے

رو میں سر ہانے بیٹے کی جو سو گوارا ہوں
 ہر دم و نون بھائیوں کے برابر برابر ہوں

پہلے ہی کہہ کر ان کے لئے ان کے
 پہلے ہی کہہ کر ان کے لئے ان کے
 پہلے ہی کہہ کر ان کے لئے ان کے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ابو بکر صدیق کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

مرفیہ
 دھوڑوں کے ان دنوں کو مرفیہ کہتے ہیں
 جب پتھر پڑے اور ان کو مرفیہ کہتے ہیں
 وہ اس وقت تک مرفیہ کہتے ہیں
 جب تک کہ ان کو مرفیہ نہ کہیں

مرفیہ
 بجائے اس وقت تک کہ ان کو مرفیہ کہیں
 چھوڑ دینا چھوڑ دینا چھوڑ دینا
 باز مرفیہ تو اس وقت تک کہ ان کو مرفیہ کہیں
 اس وقت تک کہ ان کو مرفیہ کہیں

مرفیہ
 مان لے لو تو مرفیہ کا مرفیہ مرفیہ
 تم میں مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 اس وقت تک کہ ان کو مرفیہ کہیں
 اس وقت تک کہ ان کو مرفیہ کہیں

مرفیہ پیرائیں
 مرفیہ پیرائیں
 مرفیہ پیرائیں

شکے کہ تھے مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 وہ کیا کریں ہماری ہی مرفیہ مرفیہ

فریاد پر مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 تیغوں سے مرفیہ مرفیہ مرفیہ

موت آئی تو مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 جو سال مرفیہ مرفیہ مرفیہ

مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

چھوٹے ہاتھ رکھ کر دل درو آئے
 دست مارا اس کو ہاتھ مرفیہ مرفیہ

ہو جو مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

مجھ کو مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

پہ پھر مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

کل مرفیہ مرفیہ مرفیہ
 مرفیہ مرفیہ مرفیہ مرفیہ

۱۰۰
 انوش دبارتہ سو سلمان انواع
 ازینت مرصطی کے اصل انواع
 اس کے چوتھے سید و سلطان انواع
 اس کے چوتھے سید کے خان انواع

آہ و بکاہ ہم کہیں خافل نہوینگے
 جب تک ہینگے کہیں غرت پرور ہینگے

۱۰۱
 وہ پانی ہون نہیں نہیں جین شمع
 وہاں کس کوں نہیں ظلم نہیں
۱۰۲
 بستہ از غریبیت تبت با زبان
 میں وہ وہ جوان ہوں کہ از ایندیجا

۱۰۳
 اے کھلم کھلم سے ہونے کوئی نہیں
 تیرا باہر سے ہونے کوئی نہیں
۱۰۴
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۱۰۵
 سو انفس کی کہتے ہیں شب
 اس کے چوتھے سید کے اصل انواع
 اس کے چوتھے سید کے اصل انواع
 اس کے چوتھے سید کے اصل انواع

چھی نہیں مریض کو دوری سے
 حسرت یہ کہ روں اپک کر مریض

۱۰۶
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
۱۰۷
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۱۰۸
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
۱۰۹
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۱۱۰
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
۱۱۱
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۱۱۲
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
۱۱۳
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۱۱۴
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
۱۱۵
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

مشرقیہ

مشرقیہ صحت کا وسیع میدان ہے
اور یہ وہ ہے جن کا ہر جہاں ہوتی
میں جہاں سے ہر جہاں ہوتی
اعدا میں قاتل مافوق زمان ہوتی

مشرقیہ کوئی اور تاج نہیں
ہر اس کی ضرب اور سر تو باہر
تھا اس طرح کہ نہ لے کر لے لے
باز رہو تو گناہ اس طرح

مشرقیہ کوئی اور تاج نہیں
مقدور ہے ہر جہاں ہوتی
رزاق ہر جہاں سے لے کر لے لے

نیز سے ہنسنے کی شہ و سپر باندھنے لگا
آل بی کی کنوئیہ مگر باندھنے لگے

سرگرد و مگامات جہاں سے لے کر لے
جیتا پکڑ کے لاؤ گا شہ و نکشیر کو

جنگ اور اس کے جو سب رسالت پناہ ہے
سید ہر این فاطمہ ہے بیگ ناہ ہے

مشرقیہ کوئی اور تاج نہیں
ہر اس کی ضرب اور سر تو باہر
تھا اس طرح کہ نہ لے کر لے لے
باز رہو تو گناہ اس طرح

مشرقیہ کوئی اور تاج نہیں
ہر اس کی ضرب اور سر تو باہر
تھا اس طرح کہ نہ لے کر لے لے
باز رہو تو گناہ اس طرح

مشرقیہ کوئی اور تاج نہیں
مقدور ہے ہر جہاں ہوتی
رزاق ہر جہاں سے لے کر لے لے

چشکی سے میری تیر سے جدم ولام ہو
پیشانی حسین الی شانہ ہو

مخروج ہوتے پہلے ہی وہ میرا ہے
اسپہ نہ خطا پڑ گیا کسی ذوالفقار سے

ماحق ہر او سپہ ظلم جہاں سے توت ہے
غیرت کی یہ جگہ ہر مقام سکوت ہے

مشرقیہ کوئی اور تاج نہیں
ہر اس کی ضرب اور سر تو باہر
تھا اس طرح کہ نہ لے کر لے لے
باز رہو تو گناہ اس طرح

مشرقیہ کوئی اور تاج نہیں
ہر اس کی ضرب اور سر تو باہر
تھا اس طرح کہ نہ لے کر لے لے
باز رہو تو گناہ اس طرح

مشرقیہ کوئی اور تاج نہیں
مقدور ہے ہر جہاں ہوتی
رزاق ہر جہاں سے لے کر لے لے

چن چن کے آج آگ سے کھارے
برجی سے لاکھ میں علی الکریم

اکدم میں جا پڑے یہ چلی سے کوئی
پہا سے کوئی جا ڈال دینے ٹالو سے روئی

شاید خدا کو بیسی اسکی پسند ہے
کھلے کاہ کہ کیا ہے کیا لہی ہندی

<p>عقود بیعتین یا بیعتیں جو بیعتیں عام طبل و خانچہ کی جو بیعتیں عام کوس و دف و جاجل و قتلے ہم تاکر بند فلک کی آواز پر یہ ہم</p>	<p>عقود بیعتوں کے آواز شدہ خون پر یہ عقد رافضی بیعتوں پر یہ بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام</p>	<p>عقود بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام</p>
<p>سکر یہ شور شرہ نے کہا کہ گار شکر نوبت بہار سے قتل کی ہو چکی ہزار شکر</p>	<p>مسند کو بیعت تھا لعین قتل کر چکے ریح تو یہ ہو کر کہ تم تو اسی روز مر چکے</p>	<p>سپا زبودہ کار قومی تر جوان ہیں اور کلہم ادھر تو بہتر جوان ہیں</p>
<p>عقود بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام</p>	<p>عقود بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام</p>	<p>عقود بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام</p>
<p>اک چون اسی لگی ہو کر طین و روہی کیا تھے اہل شام کو قتل نہ ہر روزی</p>	<p>ابا نصرت حرم من نہ تاخر یہ بد انہیں جل کے جنگ کی تدبیر کی</p>	<p>یہ تھے بنت قریظہ کی چھالی پر طائی پھیل کے ہاتھ شہر کے گلے سے پھٹائی</p>
<p>عقود بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام</p>	<p>عقود بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام</p>	<p>عقود بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام بیعتوں کی جو بیعتیں عام</p>
<p>پانی تو بند کر کے اچھڑ کا آل پر چھین تو جانے رہم ہر پاسہ نکال</p>	<p>بچتا تمہیں تو ہو گی خبر ختی فوج کتنے جہان ادھر میں ادھر ختی فوج</p>	<p>کیا یہ دھا کریم مجھے شاد کیجیو اس رات کو قریظہ کی ادا کیجیو</p>

موسیقی

۱۵۱

<p>لازم برقصدن مناسبت موسیقی</p>	<p>صحن کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی</p>	<p>صحن کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی</p>
<p>عزت و در کبریا ایستاد تو در این فلاک و مینا کی</p>	<p>فرمایا پرتو شوی و ادب پیش حق تو به قبول تو</p>	<p>چو در کبریا ایستاد تو در این فلاک و مینا کی</p>
<p>صحن کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی</p>	<p>صحن کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی</p>	<p>صحن کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی</p>
<p>عینان است پاک نام استکوار عینان است پاک</p>	<p>برایان شاد بهر امر او بهر امر او</p>	<p>عینان است پاک نام استکوار عینان است پاک</p>
<p>صحن کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی</p>	<p>صحن کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی</p>	<p>صحن کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی</p>
<p>پیش از آنکه درت است پیش از آنکه</p>	<p>سبک است موزن آنها سبک است</p>	<p>پیش از آنکه درت است پیش از آنکه</p>

<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>	<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>	<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>
<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>	<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>	<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>
<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>	<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>	<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>
<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>	<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>	<p>تاریخ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ حضرت علیؑ کی شہادت کا واقعہ</p>
<p>پورا اور آئینہ نور اور اس کی ہر گز کام اور سیکر نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو</p>	<p>کوئی ایسی نہایت کارزار ہو ان کا قدم نہ غلام ہی پہلے نہ ہو</p>	<p>غازی یعنی پرست اور باتیں ساری وہ کجا بجا ہونے زیادہ عمر ساری</p>

تاریخ

<p>صحنہ روٹھی پانچھوڑ کے کھڑے ایسے سیدھا غور کر کے بٹنی نے اس کے غم کو تیرے غم کو جسے</p>	<p>صحنہ آنے سے تیرے غم کو جہاں کہیں کہیں بچوں کے مارے پیدل پائی جی تیرا روز</p>	<p>صحنہ صوفے کے کراہت نہیں اس صوفے کے تار میں رنگی تیرا غم ہاچر ہوتے</p>
<p>دو تون جہاں میں مریزا کا زیادہ ہو میں اوس سے شاد ہوں مرادہ شاد</p>	<p>یہ یکسو نیک لہر خدا کا بھی در زمین مہمان ہیں جس کے اوکو ہماری نہیں</p>	<p>مقبول حق ہو کون تیری عرض رو کر جا بھائی تیری خالق عالم مدد کرے</p>
<p>صحنہ جو تیرا دوست ہے دوستوں کا دوست دوستوں کے دوست</p>	<p>صحنہ تیرے دوستوں کے دوستوں کے دوستوں کے</p>	<p>صحنہ تیرے دوستوں کے دوستوں کے دوستوں کے</p>
<p>راضی ہوں ہے جانی شہ لو لاک خوش ہو جس سے خدا و پختن پاک خوش ہو</p>	<p>اسکی بھی مارے پیاس حالت تباہی میں کشتی ہوں یہ تو بھلا بیگناہی</p>	<p>لاکھوں تھے پر جانہ کسی کے جو اس تھے آمد کو اوسکی دیکھے سہا پہر اس تھے</p>
<p>صحنہ تیرے غم کو غم کو غم کو</p>	<p>صحنہ تیرے غم کو غم کو غم کو</p>	<p>صحنہ تیرے غم کو غم کو غم کو</p>
<p>جانی شہریک تو جو ہوا اسے جہاں کا دل جسے شاد ہو گیا شہریک جانی کا</p>	<p>عاشق ہوں اس کا میں بہت شہ کا ایسے سلیقہ اس سر کی کلام ہی</p>	<p>کیا اس قدر فروغ تھا اوس کے جہاں کا یہ تو کوئی عزیز پر صرا کے لالہ</p>

<p>۵۸۷ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>	<p>۵۸۸ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>	<p>۵۸۹ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>
---	---	---

بیمو چمن کا زمین رخ پر ظلمت و کس
 ای مساکین ان مقام به ایمان کا نوزی
 مختار جو بر و خندہ دار السلام کا
 پاس یزید کر تاکہ پاس اوس نام کا

<p>۵۹۰ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>	<p>۵۹۱ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>	<p>۵۹۲ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>
---	---	---

مستور از خورشق سے مر اسینہ ہو گیا
 مٹا ڈنڈر خاک پا سے دل آئینہ ہو گیا
 اب کیا پرویز پرکشش اعمال دیکھیو
 میرا ہی رہتا ہوا بھی تو حال دیکھیو

<p>۵۹۳ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>	<p>۵۹۴ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>	<p>۵۹۵ آواز خوشی از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید آواز درد از دل بیرون آید آواز غم از دل بیرون آید</p>
---	---	---

مگر ہنوز دشمنی تو جناب رسول
 خاشق کے بدلے لڑتا ہی سطر رسول
 جا دیکھیں یہ بھی نہیں جو کد لڑیں
 شہید کے نام بھی کس طرح لڑ لیں

۵۹۶

<p>۱۴۱ بیان عبادت میں کیجئے اور سید کی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۴۲ بندہ ہی تو کہہ میں اس جان پر سوچو ہرگز اور کئی اور اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۴۳ یہ کئی ہے بہتر جگہ میں اذان اور وہ خوش حال اور کئی اور کئی</p>
<p>۱۴۴ فرمایا سچ قتل کی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۴۵ خلقت میں سر پر اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۴۶ ہر شخص کو اک اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>
<p>۱۴۷ جو کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۴۸ کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۴۹ کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>
<p>۱۵۰ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۵۱ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۵۲ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>
<p>۱۵۳ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۵۴ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۵۵ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>
<p>۱۵۶ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۵۷ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>	<p>۱۵۸ اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی اور کئی</p>

۱۴۱
 اور کئی اور کئی
 اور کئی اور کئی

<p>۱۱۰ وہاں سے چکر وہ سپہ سالار علی بن وہاں تک پہنچا پھر اشرار و عابثین سے وہ چکر و ہوش اندازہ لاندین مشاق تھیں تو یہ کیا ہے جو یہی</p>	<p>۱۱۱ انھوں نے جو اڑاؤ نے جو پھیلے کانڈے پو علم کے بیٹھے چپراس مورا کے گلے بند کر کے چپراس وہ وقت کا گارڈ پو چپراس</p>	<p>۱۱۲ گاہ جفا کی تھی ماری جانتے نہا کے رشتہ داروں نے جو چپراس کھل کر بڑھے یہ قدر و منزلت پو نہا کیا کیا حکم کا وقت پو</p>
<p>اک جو شہرت و انھیں کھانا تھا کو کیا سب کی ملاقات پہ لہراتھا کو</p>	<p>ڈوہ با تھا بدن خط میں ایک ایک تین کا پر دراجو اوٹھا کھل گیا و ظہیر برین کا</p>	<p>ہند کرو پاس رسول عربی کا آخر میں نو اسامیوں تھا سہی کا</p>
<p>۱۱۳ بیچ و فافست ہوئی جب کہ گرفت خبر تھے پہلے اٹھ کر وہی پو میں گئی اس مجلس تم وجہ جنت فراتے یہ ان سب کے تھے یہی جنت</p>	<p>۱۱۴ گھوڑا تو اڑنے پو چپراس جو وقت تھوڑا کیا نقل میں لکھا رکھا تھا بہر وقت وہ دلا جان تھے یہی تھا عجب حق ایسا اور یہی</p>	<p>۱۱۵ تھا ناگھا جو کوئی تیرا تہا سزا ہوئی جو کوئی تیرا تہا کس میں جو تیرا تہا تو رنج ہو گیا کوئی تیرا تہا</p>
<p>۱۱۶ باہر علم فرج خدا لائے ہیں جب ملی سب لوگ مسلمان ہوئے کہ تم ان میں ہی</p>	<p>۱۱۷ اس فرج کا مالک پہنچا جنت کثرت تہا اور ہر تھی پہنچا انکی طرف</p>	<p>۱۱۸ رہی ملی اگر تہا ہی عرض ملیگا ہر بادای سادات سے کہا گلو ملیگا</p>
<p>۱۱۹ جان لگا کر اسلام پہنچا وان لکھی تھیں ہوئیں یہی تھا اڑاؤ و حلقے میں یہی جان تھیں سب لائے مدد کا عارا</p>	<p>۱۲۰ جان لگا کر اسلام پہنچا وان لکھی تھیں ہوئیں یہی تھا اڑاؤ و حلقے میں یہی جان تھیں سب لائے مدد کا عارا</p>	<p>۱۲۱ تھا جان لگا کر اسلام پہنچا وان لکھی تھیں ہوئیں یہی تھا اڑاؤ و حلقے میں یہی جان تھیں سب لائے مدد کا عارا</p>
<p>۱۲۲ پہلو سے پد کے نہ سرتھی کی پڑی ہوئی دامن بلی تھی کی</p>	<p>۱۲۳ پہلو سے پد کے نہ سرتھی کی پڑی ہوئی دامن بلی تھی کی</p>	<p>۱۲۴ مہمان کیوں ترک مروت میں کرتے تم لوگ تو خالی بھی جنت میں کرتے</p>

۱۱۰

۷۱۱
 گلے کا منہ نالان ہونے کا نام ہے
 کیا جو ہر سب سے پہلے ہونے لگا
 حاجی جی ہونے اور قریبی کا چہرہ ہونا

۷۱۲
 غصے کے کماؤں میں ہونے کا نام ہے
 یہ کہ جو ہر سب سے پہلے ہونے لگا
 یہاں کہیں میں نے تو ہونے کا ہونے لگا

۷۱۳
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی

ماہم ہی بہا ل رسول مدنی میں
 پائی کو مرستہ ہونے اور ہونے میں

اندھے چاہا تو کبھی مشا و نہوگے
 بستی کو مری لوٹ کے آباد نہوگے

دو روز سے خاصان خدائے
 مظلوم کی اک جان بواور لاکھ

۷۱۴
 اس کے منہ میں دیکھنے کی کیا چیز
 دکھ اور دین کی کیا چیز
 کہ چہ نہ زارم کا پیر کیا میں نے

۷۱۵
 اعدا کے کماؤں میں ہونے کا نام ہے
 یہ کہ جو ہر سب سے پہلے ہونے لگا
 یہاں کہیں میں نے تو ہونے کا ہونے لگا

۷۱۶
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی

صاحب ہونے اور ہونے میں
 دور و ز کا پیر کیا میں نے

سنہ بھالی کا لکنا تھا کبھی گاہ پیر کا
 بسجول کا جو عالم ہو وہ نقش تھا جگر کا

سب خوش بین مری جان پہنچنے ہی
 مزاجوں گلا کاٹ کے یہ دلیس تھی بہ

۷۱۷
 اس کے منہ میں دیکھنے کی کیا چیز
 دکھ اور دین کی کیا چیز
 کہ چہ نہ زارم کا پیر کیا میں نے

۷۱۸
 اعدا کے کماؤں میں ہونے کا نام ہے
 یہ کہ جو ہر سب سے پہلے ہونے لگا
 یہاں کہیں میں نے تو ہونے کا ہونے لگا

۷۱۹
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی
 شہزادہ نونین اور صاحبزادی

جلا دینے خواہاں اماں قبل ہونے
 اس جنگ میں ماہم نہیں پائے نہیں

سینہ پہ جھا ہونے ہو گئے کی جا ہی
 یہ خوف جہنم سے بدن کا پتہ نہ ہی

ہوں قول کا صادق جو کہا ہو وہ کرگا
 فرزند پیر کی رفاقت میں کرو گکا

<p>۱۵۱ اشد تر خوفی از خوفی که در این روز است و در این روز است که در این روز است که در این روز است</p>	<p>۱۵۲ ما را که در این روز است که در این روز است که در این روز است که در این روز است که در این روز است که در این</p>	<p>۱۵۳ ما را که در این روز است که در این روز است که در این روز است که در این روز است که در این روز است که در این</p>
<p>سادات کے ہندو اور ہندوؤں کے ہندوؤں چھوڑ جاؤ گے اور کس کا ہو پتہ پتہ چلنے کے</p>	<p>جبکہ اشد بد زمین کی کھیت پھر زمین وہ کون تھے آخر تو ہم پتہ پتہ زمین</p>	<p>ناشاد و دل زرد و غموم و ہوس دنیا کی شمع سے بھی دم مریگا</p>
<p>۱۵۴ زمین زور و جاکے یہ باتیں وہ جو لاکر تھے کس کا ہو پتہ پتہ چلنے کے</p>	<p>۱۵۵ زمین زور و جاکے یہ باتیں وہ جو لاکر تھے کس کا ہو پتہ پتہ چلنے کے</p>	<p>۱۵۶ زمین زور و جاکے یہ باتیں وہ جو لاکر تھے کس کا ہو پتہ پتہ چلنے کے</p>
<p>جاہر سے پتہ پتہ اس کا بھی کچھ خوف نہیں ہیں لوگ برسائے کے ہیں آپ کہیں کہ</p>	<p>جنت و گھراؤ سکا ہو غلام شہ زمین لیتا ہوں وہ دولت کہ فنا ہو گیا</p>	<p>سامع سخن حق کا یہ درد و ہنویگا جاہل کو نصیحت سے کبھی سو نہ ہوگا</p>
<p>۱۵۷ صلح ہو کر طالع ہو کر ہی زمین کا طالب ہیں کہ ناظران کے زلف و نام</p>	<p>۱۵۸ شیطانان تھے جسے زمین کا پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>	<p>۱۵۹ جہان نے اسے تو اس کے ہندوؤں کا مان نہیں کرے کہ زمین کا پتہ پتہ</p>
<p>فرقہ یہ پیدا ہو گا ہر اوت نہ پتا ہو لوگ ابھی لشکر میں جو ہو جائے تو کیا ہو</p>	<p>گر سبط چھپے یہ پتہ راز و ریلے گا تو تا بہ ابد نار جہنم میں جیلے گا</p>	<p>بدخواہ جگر بندہ رسول مدنی سے یہ دشمن دین ظہور میں نہ لائے نہ پتہ</p>

مکتبہ اسلامیہ
 ۱۱۰
 مکتبہ اسلامیہ
 ۱۱۰
 مکتبہ اسلامیہ
 ۱۱۰

<p>۲۷۷ ظاہر باقی رہا کہ غلام غازی غوغالیوں کی ریڑھیوں سے گھونٹے ہوئے ہر دوست میں یہ دوسرے سلطان جہاں ان کی کھوپڑیوں پر ہر شاہی بادشاہ</p>	<p>۲۷۸ کشور و دہ عالم تری تری تری تری سائل شہت دست کوئی با با بی بی سر کیہ کوئی ہوئی بلا جہت نے زانی تو کہ یہ لایا ہوں ان کو خلق کے ہاں</p>	<p>۲۷۹ حضرت سے جو نصرت کے غلام آقا کا فریاد تھا سو لائے کھیل لطف و لذت باقی پر اگر کسی کو تو ہم پر کوئی لانا ایسی خبر جلد قلم سے لکھنا بی بی</p>
<p>مخوشی بدنام کیا قوم عرب کو اس ہوم کے سیاست حد زچا ہے یہ کب</p>	<p>الضار نہیں قوم و قبیلہ نہیں رکھتا میں تیرے سرو اور وسیلہ نہیں رکھتا</p>	<p>کیا وجہ ہو خادوم پہ لطف نہیں ہوتا وعدت میں کہ کرونگے خلق نہیں ہوتا</p>
<p>۲۸۰ مگر چاہو ان اتھو میں سے کچھ سڈیاں لیکھو کچھ نئی نئی مگر کیا نہیں دن کے لیکھو کچھ سیدھی لیکھو کہ کھوڑا کے لیکھو کچھ</p>	<p>۲۸۱ سوال ہے تم لکھنا ظلمت چاہے اوپر جو نور الہم کے چاہے آقا غضب خالق عالم چاہے اسو مالک قوروس جہنم چاہے</p>	<p>۲۸۲ ارشاد ہو اٹھا کر نہ لے کہ بھائی پھر بعد ملاقات نہ ہو گی ابدا حضرت کی دعا وانے سب تک کر دیکھو بندے ماتھو کی بے حقد</p>
<p>چاروں کے فرس بھگے طراسکل آئے بدلی سے چلنے ہو مائے کھل آئے</p>	<p>۲۸۳ ۱۰ اہل تباہ تو من شاہ مدنی ہیں ان سہا میں میں بیخ جون چینی ہیں</p>	<p>۲۸۴ ہر چیز گنہ ریکہ بیان سے روا ہیں پر آپ حمایت پر جو آجائیں لوگ ہیں</p>
<p>۲۸۵ اسلام کی سرسبز میں جو ہر وارہ میں چاروں کے میں ہندو کے ساتھ چاروں کے با عقیدہ کشا ہندو نہیں</p>	<p>۲۸۶ اذا توتے و تر ارحسان اذا توتے و تر ارحسان اذا توتے و تر ارحسان اذا توتے و تر ارحسان</p>	<p>۲۸۷ حضرت نے کہا کہ جو تالہ جاگہ خدا بخوان کو چیلے پھر شہر چیلے آ آ کر سرور و درگاہ و ہوا بھائی میں شہر کی دیکھو کتنی بھاری</p>
<p>۲۸۸ الشی تیرے ہر م کی بنائی میں پڑی کو ای نوح غریبان یہ حمایت کی گھڑی کو</p>	<p>۲۸۹ اوساں بھائی کرم قبیلہ عالم کی میں وہ ہوں کہ پانی جسے حضرت نے دیا</p>	<p>۲۹۰ استادہ ہو کیوں اور تر دے کجے کیا ہی پہلو میں لکھو کہ فر دین تری جا ہی</p>

مشرق پریشانی

وضع
 صبح جلال میں نہ آکر کھڑے آکر نہ
 تاکر نہ آل میں پھرتے نہ آکر نہ
 کا شمار نہ لیتے نہ آکر نہ
 جنت میں نہ آکر نہ

وضع
 ارشاد پدیدت کے برقعے فرج کے
 ہوا چہ پیاہ ہی ما ششم مفسر
قائم علی علی اسے جہاں ہم آکر
 نے کو بجا دہ نے زمین کی بجائی

وضع
 ان کے لیے کیا ہاتھ میں نہ آکر نہ
 عیب اس کے ہاں نہ آکر نہ
قائم علی علی اسے جہاں ہم آکر
 نے کو بجا دہ نے زمین کی بجائی

فیاض ہیں صادق ہیں سخی ہیں سخی ہیں
 معان ہمیں پیار ہے کہ ہم آل ہی ہیں

ہے ہر نزدیک جو وہ گلبدن آ
 سمجھا وہ کہ لینے کو مر پختن آئے

اکرام سے توقیر سے تعظیم سے لائے
 معان کو بڑھی عزت و تکریم سے لائے

وضع
 بڑھ کر جو صحت پر جنت میں ہوا
 سلیب پر طاعت کا ادا ہے میں ہی
 عقو کو موم کو طہیت میں ہوا
 گیارہ ہی سنو جا جو جنت میں ہوا

وضع
 پانچونے قدم ہم کہ بولادہ دار
 شہزادوں کے گھر میں ہے سزا
 چھاتی تے لگا روتے ہیں علی
 کھانہ عطا پاش و عطا پاش ہیں

وضع
 اخلاص کی اتنی جو صدرا پار
 خرت بھی طرح سے نہ قدم فرج
 مستان نہ ہوا تو سنہ نہ زمین
 لپٹا قدم خرت دل غشاہ خفت سے

دو تیس سے دل صادق ہیں کیونہ نہیں کہتے
 کچھ جسمس کہ ورت ہر وہ سینہ نہیں

یہ عین عنایت ہے قسم مکو خدا کی
 انکھ میں تری جان نہیں امام و لکھی

زردی جو گئی رنگ سرور کیا گھم
 نعلین پہ سر رہتے ہی نور کیا گھم

وضع
 اکتے انکار کیا معان کو با
 جہاں میں نہ لیا کہ تم نے کو جا
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا

وضع
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا

وضع
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا
 حقیقت میں نہ لیا کہ تم نے کو جا

اس گھر کا گرم خلق میں مشہور ہے پیارہ
 معان کے لے آئے کا دستور ہے پیارہ

مکن ہے کہ وہ دوست کو عنان کی
 دم بھر میں گناہوں سے تجھے پاک کرے

اوج او سکے لیے ہر جو چھکا جانا بھائی
 یہ عجز ہی اندر کہ خوش آتا بھائی

<p>حکم بولادہ جی کے ہوتے تو تیرے ہونے کی صدقہ سے تیرا ہونا ہی نہیں ہوتا سب میں تیرے خاص میں نہ ہونے کی</p>	<p>حکم قلم کا ہونا کی عورت کا ہونا حکوہ نہ کر کے کہ تم آج میں جو قلم جی کی دلتے کو پالی سے بھی خیرا دی ہو جائیگا جو پریں نہ</p>	<p>حکم کی دست با د جوش کے ہونے کی جو کا اوسی نعمت کا پریں ہونے کی باتیں یہ بیان تھیں کہ مہر کی چاہنے سے تیرے علم کی</p>
<p>عصیان کی جو ہر شے ہی وہ بالکل گئی صدقہ سے تیرے دل کی گرہ کھل گئی</p>	<p>محبوب الہی تیری ادا کر کے ہم نعمت عجبی سے تجھے شاد کرینگے</p>	<p>ڈنگ پہ او دھ جو پ پر ہی لنگہ کر میں گلگیر کے لغت ہو سے فوج خیر میں</p>
<p>حکم تو ہے و رفت و رفتی نے جی اوقوت صدقہ ادا تھی کی برائی مقبول تھا جو کہ ہے جہلی دی تھی تیرے آتش و فتنے کی</p>	<p>حکم دنیا جسے تیرے ہیں وہ اک لڑی کہ میں ادا کر دے تیرے میں کیو جیے زمین وہ دینے سفی رہنا جو جان تابا کہ وہی</p>	<p>حکم کیا جس کو لا عین تیرے جو جو ہے صفی تیرے جان داد کی عرض ہے تیرے جان داد کیا جو تیرے جان داد</p>
<p>باعث یہ بڑا تھا کہ نہ جلا دین لکھا تیرے قلم غفونے آزاد دین لکھا</p>	<p>پہلے سے تیرے جی سے جو شکوہ ملای اوس کہہ کچھ لڑا آل جی کی دلا</p>	<p>فرمایا کہ اب کیا لڑو شکوہ تیرے بس میں اسی کی تھی کہ سبقت لہو دھ</p>
<p>حکم تو ہے کہ تھانے و تیرے آرا کہ کہ لکھو کہ تیرے مکان تیرے کی عرض تیرے اب جی ہی کی کر اردن لکھو</p>	<p>حکم سب سے تیرے جی سے قلم اس کے کہ تیرے کہ تیرے جی سے قلم تیرے جی سے</p>	<p>حکم کیا عرض ہے تیرے قلم تیرے جی سے قلم تیرے جی سے قلم تیرے جی سے</p>
<p>دور میں ہر جگہ غفار کھلنے ہو جائیگی بند انکم تو بیتار کھلنے</p>	<p>سب جی ہی ہی تک کا یہ قصہ بڑا حصے میں ہر تیرا حصہ ہی برابر</p>	<p>دلو اور اجازت کہ غریب الغرا ہوں حسرت ہے کہ یہ میں ہی آقا پنداروں</p>

مقام

<p>صفحہ غمناک شہادت علیؑ کے چہرے ساتھ اور سولہویں صفحہ ششم والد کی عرض کر دو۔ قرآن میں سید علیؑ پہلے قرآن مجید کو پڑھنے کی تلقین</p>	<p>صفحہ ابن زین ابانہ بیہوش اس کے چہرے پہلے جو ہم اس کو سزا دینے کو کہیں پورا پیاسا کہیں روئے اسے کچھ کھانے کو کھلے کھانے کو اور دوست کا کرتا کر لیا</p>	<p>صفحہ اس کے بعد کرم عرض دوران میں وہاں تک کہ صلوات علیہ ان نبین اس کا اہم وقت موسم ان میں کو کون شمع جو پیش ان میں پڑھا</p>
<p>بھیجیں اسے کہ اس کے امام مدنی ہو بہتر ہے کہ مہمان کی مفاہرت کچھ ہو</p>	<p>نچو بہترین راحت کا سر اچھا مہینہ پائی مہینہ کھانا مہینہ آرام مہینہ</p>	<p>دوم کے بہن ایک جگہ یہ بھی نہیں اک دوست کی جو قبر میں یک مہینہ</p>
<p>صفحہ حضرت کے کما اس کے یہ ایک مہینہ سے کہ نہ ہو جان کو جا یہ ایک مہینہ سے کہ نہ ہو جان کو جا یہ ایک مہینہ سے کہ نہ ہو جان کو جا</p>	<p>صفحہ اقداری عیبت اچھا اچھا جانا مفت حق کو ہوسا نہ ہی دلانا نہ مانا نہ ہی سعادت ہو نہ مانا جو جو کو لے چھا اچھا کدر اچھا</p>	<p>صفحہ حضرت کے کما اس کے یہ ایک مہینہ سے کہ نہ ہو جان کو جا یہ ایک مہینہ سے کہ نہ ہو جان کو جا یہ ایک مہینہ سے کہ نہ ہو جان کو جا</p>
<p>دوم بہترین گذر کہ ملاقات ہو کی بائیں نہ اچھی کچھ نہ مدارات ہو کی</p>	<p>لیونہ کہ وہ کہ تلوار دہشتہ بیدم کہ یہ دیکھ لے جی بھر کے مہینہ ہم</p>	<p>اولاد بھی فیاض ہواں پاپ بھی محروم نہ ہوا دم کو کہ مہینہ آپا بھی</p>
<p>صفحہ پہلے ہی ملاقات میں بولنا دونوں طرف آمادہ ہو چکا ہے میں بھی اندر دھکا دھکا اس کے بھی آپس میں محبت ہوئی ہم</p>	<p>صفحہ یہ دوستی میں بولنا خود ارادہ ہے میں نے بس اس کی تمنا ہے کہ وہی پاتا سادات کے اس کے جو فہم نہ ہوا</p>	<p>صفحہ یہ سب تو ملاؤن و خابھی مجھے پھیلا ہوں دامن کر رضا بھی</p>
<p>دوستہ جو سپاہ ستم و جوں کے آنے آئے بھی جو لب پر سخن اور اس طوطا کے</p>	<p>نہ حسن طلبا ہوتے ہیں جو اہل نظام غیر کج تو ہم آپا گرفتار بلا مہینہ</p>	<p>یہ سب تو ملاؤن و خابھی مجھے پھیلا ہوں دامن کر رضا بھی</p>

۱۱۲۰

<p>۱۷۱ مفتوحہ لائی کی دعا لیکھ چلا ہون سید کا غلامی کا صلہ لیکھ چلا ہون خانقاہی بڑے بک و دعا لیکھ چلا ہون</p>	<p>۱۷۲ باجی بڑی آل تم غم بخشین فرز وں میں فقر اور غم بخشین عالم ہو سرتاج میرا غم بخشین موت کا بخت وہ حال از غم بخشین</p>	<p>۱۷۳ کا غم ز غم فضاقت سے جو اتنی موت پتھر الیا شکر خانی نے سر انور اکبر سے اشارت میں دیو کیا دل کند و کوفتی شری اسی میں پتھر</p>
<p>نام اسکا ہر بخشش یہ عنایت یہ مدد ہر رضیت بنین از ادوی و فرخ کی ہر موت</p>	<p>وہ کیا ہے جو محتاج کو حاصل نہیں اس درگاہ اچھ کبھی اسل نہیں موت</p>	<p>مداح کو مہا نگو بہادر کو مسلا دو اویہ عبا لیکھ مری امر کو اور ہوا دو موت</p>
<p>۱۷۴ اس غبار دور اس فاسک پر سواری تو قیام علی ہر موت</p>	<p>۱۷۵ کس کو کز در حال موت کیا نہیں کس کو کز در حال موت کیا نہیں موت</p>	<p>۱۷۶ کس کو کز در حال موت کیا نہیں کس کو کز در حال موت کیا نہیں موت</p>
<p>ہاتھ اکی وہ دولت جو زمانہ میں نہیں ہو یہ زر کسی خاقان فرستے نہیں ہو موت</p>	<p>کس کو کز در حال موت کیا نہیں کس کو کز در حال موت کیا نہیں موت</p>	<p>کو نہیں کا اقبال و شرم جا نیو اسکو غز وں کے غم سے نہ کم جا نیو اسکو موت</p>
<p>۱۷۷ موت</p>	<p>۱۷۸ موت</p>	<p>۱۷۹ موت</p>
<p>کبھی ہر کہ عالم تو ہم ہر تہ میں نہیں اس گھسے کوئی بڑے کے خاوند نہیں موت</p>	<p>وہ کہ کسی بڑے کا پیرا نہیں اکس ہر موت کے سہرا کا یا نہیں موت</p>	<p>سہرت سے بھلا لکھا ہے، جہا نہ ایسا ہر کسی کا لکھا ہے کہ ہر کسی کا موت</p>

مترجمہ پرائیس
بال کسے کو کز در حال
ادویہ عبا لیکھ مری امر کو اور ہوا دو

<p>نصرت ہو جب سب سے عزیز چوتے قدم شاہ پھر گرد کی بار تسلیم جو کن چھیک کے تور سے شاہم بار فرمایا تدا افتاد و نامہ در مہر خفا</p>	<p>وہ اوج و ذوق جلال مٹا سکا پر مہنگا تھا جو گلشن حیرت قدم و سکا منجھ کی گنتی تھی جن کو اپنے بندوں کا فل تھا کہ بڑھ گیا جب کہ کرم کو سکا</p>	<p>لاشکو او شاعر کے صبا قبلہ عالم چو شاعر ساری نرسے شہسوار صبا عالم جہاں کا بھی اندوہ تھوٹے کھانچے جہاں کو جو کرے ان کو صحن میں لکھ</p>
<p>دینا کے سعید و نین ترانام ہو چالی عقبی میں تجھے راحت و آرام ہو چالی</p>	<p>تھا صبح تنگ ناریو نین نور ہو استو مرو فوج سے تنگ رہیں تھا سو ہو استو</p>	<p>چمک کے فرس ادرے لگا فوج کران سے مگر بھی نہ دیکھیں کہ کیا کون جہان سے</p>
<p>عاقی الم صدر نو آفت سے چائے رہ دو جہان کی کو ذوق سے چائے تھا کہ نہ بول چا سرت سے چائے عقل تجھے آہن کی جرات سے چائے</p>	<p>ایضا عریب و ذلیل وہ جہاں کیا ایا جو ظلم و ستم کی کا جو ہو کیا آقا جو سر اعرش معنی کا ستار مان فوج سے ہے ہو کج کیا</p>	<p>اندازی ممان شوہدین کی چالی فوجت نہ سنبھلنے کی تھا کا کھالی اس بین گری تھی ایک اور چالی بباد کیا جو کج دیا گل کالی</p>
<p>اکم ظلمین یا تھہ آئے یہاں سے جو مضر یہ آج کی منزل تجھے راحت سے مضر</p>	<p>بھیجا سو ذلت نے رسول دوسرے اسی قوم ہر اول ہو نین لشکر کا ذکر</p>	<p>پا کین وہ آفتل تھی کہ گھوڑے تھے اصر جلتے ہونے دو ذمہ میں چلے جاتے تھے اصر</p>
<p>کہ جو جو جانین سے تھے تھے مور و ملک و نون و بیکر تھے تھے گھوڑے پھر تھے سو وہ نہیں تھے تھے غاری سے ہوا اور فوجت سے تھے تھے</p>	<p>ہے سنتے تھی سرت کے تھے تھے جہاں فرغانی کا بولھا تو لے تھے تھے دہنی طرف آیا پس صفد و تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>انہو سے تھے تھے تھے تھے جو تھے تھے تھے تھے تھے انہو سے تھے تھے تھے تھے جو تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>اندازی ضیا انہو طالع کی زمین پر آئیہ نوز شید چکا تھا زین پر</p>	<p>کھاس کے سرت سے گئے خاک پھانک کر مارتے گئے لشکر کی صفین زمین اعلیٰ کر</p>	<p>لووا کھتی تھی صفین لشکر کین پر گھوڑے کے کہیں پاؤں نہ گئے تھے پر</p>

<p>مطلع کھانا نہ جو کھانا وہ تیرا ہے تیرا کھانا کھانے کے لئے تیرا پیو پیو کھانے کے لئے تیرا دور دور آئے کھانے کے لئے</p>	<p>مطلع اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا</p>	<p>مطلع چلو تیرا سر سبز بنا چلو تیرا سر سبز بنا چلو تیرا سر سبز بنا چلو تیرا سر سبز بنا</p>
<p>ہم جیسے جہان کو وہ مان گاہ سے کیا ہو جہ پیر شیر کو غنڈا سے تو وہ باہت کیا ہو</p>	<p>سربانوں تلے سے تیرے پیر اور کونکے مگر انے سے بال آگے کا سوئین کونکے</p>	<p>اڑو رتھا کہ تلوار کھی دم تیرا کہ ستر تیرا تا میں تیرا کہ گھر گھر تیرا کھانا کھانا</p>
<p>مطلع کھانا تیرا کھانا کھانا کھانا تیرا کھانا کھانا کھانا تیرا کھانا کھانا کھانا تیرا کھانا کھانا</p>	<p>مطلع دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا</p>	<p>مطلع اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا</p>
<p>جی تو جو جہان کو وہ مان گاہ سے کیا ہو دھانہ ان کا کھانا پیر جہان میں جاتا</p>	<p>مگر انے سے بال آگے کا سوئین کونکے مگر انے سے بال آگے کا سوئین کونکے</p>	<p>اڑو رتھا کہ تلوار کھی دم تیرا کہ ستر تیرا تا میں تیرا کہ گھر گھر تیرا کھانا کھانا</p>
<p>مطلع کھانا تیرا کھانا کھانا کھانا تیرا کھانا کھانا کھانا تیرا کھانا کھانا کھانا تیرا کھانا کھانا</p>	<p>مطلع دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا دل تیرا</p>	<p>مطلع اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا اترتا تھا تیرا سر سبز بنا</p>
<p>پہلے اس کا نظر بند ہی ادا رہے بنا تھا اس میں کوئی پردہ نہیں رہتا تھا</p>	<p>سکتے تھے ہر اک دل پہ یہ عجیب مری ہو گیا پر زور سے کیا اس کو بھی زور لاکھ مری ہو گیا</p>	<p>سرسری تھی وہ جب تک کہ عداوت نہ ختم کیا دخل جو ہمیں یہ دم کہ ہمیں دم</p>

۱۹۲

<p>فصل بھاری و چانگہ اور کھانا چارو و دیادو کی صفو کھانا قلعے میں وہ شہر میں کھانا کھانے کے لئے اور کھانا کھانا</p>	<p>فصل آواز کی صورت اور افعال صوت اور سانس تو پھیر کے جلا انجین اذرتو کھانے کے نیون صورت اور دیادو کھانا</p>	<p>فصل کھانے میں قسب میں کھانے کے مشا اور کھانے والے اظہار بھاری و چانگہ اور کھانا منظر کو کسب ایک منظر کھانا</p>
<p>مارا تھا قدم او سے شجاعت کے چلن پر یون کھانے سے چانگہ اسدیسے برتا</p>	<p>تو دشمن لڑتا ہر شیر خدا ہی اوس صفاتے کل کھانا اور کھانا</p>	<p>باندھے تھے کھانے کو کھانے پر بوجھارے ہی کھانے پر کھانا</p>
<p>فصل بھاری و چانگہ اور کھانا ریسو اور کھانے کے لئے وہ کھانے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا</p>	<p>فصل بھاری و چانگہ اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا</p>	<p>فصل کھانے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا</p>
<p>ایسا تو سب کو مرس برق سفر ہو پہلی پر ہوتی تو نہ کھانا کھانا</p>	<p>شمشیر شہر قلعہ بھاری کھانا اوس شہر کے کھانا کھانا</p>	<p>رخ زور کھانا کھانا کھانا فوارہ نون کھانے کھانا</p>
<p>فصل بھاری و چانگہ اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا</p>	<p>فصل بھاری و چانگہ اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا</p>	<p>فصل بھاری و چانگہ اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے اور کھانا</p>
<p>دو لاکھ چانگہ کھانا کھانا مان نیزے کھانا کھانا</p>	<p>بازار کے دن کوئی نہ فرماوے گا وہ سامنے مالک کے کھانا کھانا</p>	<p>جب وقت برابر ہو کھانا کھانا کھانے کے لئے اور کھانا</p>

کھانا اور کھانا کھانا
 کھانا اور کھانا کھانا
 کھانا اور کھانا کھانا
 کھانا اور کھانا کھانا

نصرت کی بیخ ملک
تا بیرون دیکھا گیا
بھی ہو وہ اور
نہیں اور اگر
بھی گرس کو دیکھتا

<p>۱۲۱ جب تک کہ میری یادوں کا پتہ نہ ہو تو نہ بھولے گا میری جلیں کے پتے کہیں ہے جو کہ داغ و خروش ہے پھر پوچھو</p>	<p>۱۲۲ کیا سب سے بڑا غم ہے جو کجا پاتا ہے کجا کو غم و غم ہے کجا کو غم منتناقی ہو اگر کجا نہ خود کو ملاتا جو بار بار ہے نہ پوچھو وہ کجا</p>	<p>۱۲۳ کو کجا کو کجا کر گیا اور کجا کیا ہے زور دار کی جوت اور کجا غم پاس کے سخن کو سنو نہ کجا مرنے کی آواز نہ پوچھو کجا</p>
<p>۱۲۴ رویتا تھا وہ قادری کہ پوچھو جو فرق ہو پوچھو ہے برا اگر کران سر حضرت کو کجا اور وہ جانا کجا اور حمان کی بے باکی پوچھو</p>	<p>۱۲۵ ات انا اور غم کجا ہے جو کجا غم کجا ہے غم کجا ہے غم کجا یہ وہ ہے غم کجا ہے غم کجا کجا ہے غم کجا ہے غم کجا</p>	<p>۱۲۶ روتی ہو جلا کر کجا اور کجا غم کو کجا ہے غم کجا ہے غم کجا کجا ہے غم کجا ہے غم کجا یہ وہ ہے غم کجا ہے غم کجا</p>
<p>خادم نہیں بجا کی نہیں پیرا نہیں میرا سوا کے سوا کوئی سمارا نہیں میرا</p>	<p>اس وقت کوئی آگے حیا ہے نہیں کجا جابل بھی کوئی ایسی حیا ہے نہیں کجا</p>	<p>سر عرش پہ او کجا جو رہے میں کجا ہدیے لے پاتھو نہیں ملک اور کجا</p>
<p>۱۲۷ آواز کجا ہے کہ ابرو سے دلا چہا پر زور و کجا ہے کجا باہن کجا ہے کجا ہے کجا کجا ہے کجا ہے کجا ہے کجا</p>	<p>۱۲۸ او میں صد افسوس غم کجا ہے کجا اس وقت کو کجا ہے کجا ہے کجا بتلا ہے کجا ہے کجا ہے کجا کجا ہے کجا ہے کجا ہے کجا</p>	<p>۱۲۹ کجا ہے کجا ہے کجا ہے کجا کجا ہے کجا ہے کجا ہے کجا کجا ہے کجا ہے کجا ہے کجا کجا ہے کجا ہے کجا ہے کجا</p>
<p>میں پاس ہوں پھر کیلے کجا ہے کجا روتا ہوا صاحب بھی ترا آس کجا</p>	<p>جان مرزا سوقت تہید و نہیں کجا مہربان کوک سنان پر تر سر کجا</p>	<p>بدینا ہی تو خلعت کو نہ انعام کو دیکھ عاقل اسے کہتے ہیں جو انعام کو دیکھ</p>

کجا

<p>۱۳۰ صبح بے خوفی و شکر و سپاس ارشاد علیؑ و مولانا کہ جہاں ہے جہاں ہے ان وقتوں میں کہ لوگوں سے بے نیاز</p>	<p>۱۳۱ ارشاد و کیا نشانی ہے کہ سب سے بڑا شاعر آئی تو پورے کی صدیوں سے پہلے ہاموس حکم میں کیا پڑا تو</p>	<p>۱۳۲ لاش اور سکی اوشا کے ترنم اور شکر پورے سے کیا دوسرا میں صدمہ ہے شکر کے لیے سیدائینوں نے افغانی ہے حضرت کی غلامی میں بے شک تیرا ہے</p>
<p>۱۳۳ زخمی ہو جہاں کیجیو یوں روح بدست صبر طرح اوشا نامہ کو ملی پھول چین سے</p>	<p>۱۳۴ احوال یہ ہرگز نہیں آوارہ وطن کا جو بھلائی کے مہر جان میں عالم ہوں کا</p>	<p>محقق ابھی سو رہا جانی جو جب کام ہو گیا یوں عشق میں درجہ تو انجام ہو گیا</p>
<p>۱۳۵ سہانا میں ہنسیا ہے آرا میں وہ کام جو کر کے پھینک دینا ہے</p>	<p>۱۳۶ افغانی کو دینے چاہئے کیا اور شکر صدقہ کی سہا پہلے کیا ہے عازان تو کیوں ان پر نہیں شکر جیکے لیے رو میں سرمہ اچھا شکر</p>	<p>۱۳۷ خاموشی میں آگ سے پہلے شکر جاگا ہوا فنا میں شکر ہے آقا آقا سے کیا عرض کی کہ کس دعا اپنا روضہ قدس پر بالین شکر</p>
<p>۱۳۸ شکر کا مہمان ہو سہا پہلے شکر یہ علامہ جہت میں یہ میوے کے طبع میں</p>	<p>۱۳۹ رستم افغان سے رستم ہوا آقا میں فانی سماں و ارباب ہوا آقا</p>	<p>بندہ درمولا سے کہیں دور نہ جائے محروم زیارت سے یہ مجھ نہ رہ جائے</p>
<p>۱۴۰ شکر کا مہمان ہو سہا پہلے شکر یہ علامہ جہت میں یہ میوے کے طبع میں</p>	<p>۱۴۱ شکر کا مہمان ہو سہا پہلے شکر یہ علامہ جہت میں یہ میوے کے طبع میں</p>	<p>۱۴۲ شکر کا مہمان ہو سہا پہلے شکر یہ علامہ جہت میں یہ میوے کے طبع میں</p>

۵۰ مشق نیکو سزا دل سے کون فانی ہو جی رزم ۱۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>۱۰۱</p> <p>سب کا مرنے کا وقت تو سب کا برابر ہے لازم ہے کہ ہرگز نہ مرنے کا وقت دینے میں فرق ہے نہ آفتاب ہے آئینہ و اوصاف ہے نہ لہجہ</p>	<p>۱۰۲</p> <p>خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں</p>	<p>۱۰۳</p> <p>خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں</p>
<p>گروہ ہونے پرست کے دامن پر مانتے ہو ساتھ اوس ولی کا دے کہ خدا کے ساتھ</p>	<p>ایسے کی پیشوائی کو چاہنا تو اسے ہی لاکھوں بد و نہیں ایک چہرہ پر کتاب ہے</p>	<p>انجام کا خیال ہر ایمان کا درد ہے رعشہ تمام جسم میں اور نگ زد ہے</p>
<p>۱۰۴</p> <p>جو زمین پہاڑوں میں ہے وہی اوصاف ان میں ہے تو دن سے فوج کا نذر نام ہے تو دن سے فوج کا نذر نام ہے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>کچھ تو شہدائے کربلا کا نہیں کچھ تو شہدائے کربلا کا نہیں کچھ تو شہدائے کربلا کا نہیں کچھ تو شہدائے کربلا کا نہیں</p>	<p>۱۰۶</p> <p>کچھ تو شہدائے کربلا کا نہیں کچھ تو شہدائے کربلا کا نہیں کچھ تو شہدائے کربلا کا نہیں کچھ تو شہدائے کربلا کا نہیں</p>
<p>انسان کو کے وقت کو پاتا نہیں کہی جو وہ لکڑی کا وہ پھر آتا نہیں کہی</p>	<p>کیونکہ کون عمر میں اس کو خضال کو ہتے حسین کے لیے چہرہ بڑا چال کو</p>	<p>چھپ ہون چل ہون شہدائے کربلا سے کیا ہوتا تھا نہیں کہ لڑنے حسین سے</p>
<p>۱۰۷</p> <p>سب کا مرنے کا وقت تو سب کا برابر ہے لازم ہے کہ ہرگز نہ مرنے کا وقت دینے میں فرق ہے نہ آفتاب ہے آئینہ و اوصاف ہے نہ لہجہ</p>	<p>۱۰۸</p> <p>خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں</p>	<p>۱۰۹</p> <p>خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں خون تو شہدائے کربلا کا نہیں</p>
<p>وہی نہیں توڑ شہدائے کربلا کا نہیں انہیں سے بعد کس کو نہ پائیگا</p>	<p>جو زمین ایسے ملک کو رہا نہیں پہل بر چہرہ نہ جانے نہ نام نہیں</p>	<p>کیا پاس : نادلہ جان پہنول کا بیدر و چہرہ نہ جانے نہ نام نہیں</p>

<p>۳۳۳ ہر روز زنج جو سر ملے لگا کر پڑھ کر ہر دم خدا کا یوں اذیتاوار پڑھ کر ہر گنہگار کا قیامت ریزہ پڑھ کر</p>	<p>۳۳۴ ہر روز ہر روز پڑھ کر اور پڑھ کر اور پڑھ کر ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی</p>	<p>۳۳۵ ہر روز ہر روز پڑھ کر اور پڑھ کر اور پڑھ کر ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی</p>
<p>ایمان کا فیض رتِ حلا کی طرف سے ہے شہر اس طرف سے غیر خدا کی طرف سے ہے</p>	<p>دنیا میں ان عالم گاہی نور عین ہے جو مصطفیٰ کی جان ہے یہ وہ حسین گاہ ہے</p>	<p>دنیا میں کہا ہے کہ ہے یا نہ تو ہے وہ کام کر کے جا کہ سد آہر و رہے</p>
<p>۳۳۶ کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی کتنی ہی</p>	<p>۳۳۷ عالم کو خیرت شرفا چاہیے حق رسول حق سے بچا چاہیے ہر روز ہر روز پڑھ کر اور پڑھ کر اور پڑھ کر</p>	<p>۳۳۸ انسا کو پائیں خیرت اسلام چاہیے عقیقہ چاہیے عقیقہ چاہیے عقیقہ چاہیے ہر روز ہر روز پڑھ کر اور پڑھ کر اور پڑھ کر</p>
<p>احوال مختلف ہو عشقی و سعتی کا عاشق کوئی حسین کالوئی یزید کا</p>	<p>جو اپنے گھر میں آئے اوست گویے زمین مہمان لگے پہ چھری پھیرے زمین</p>	<p>فیض محبت شہ نامی انضیب ہو گر ہو تو بختن کی غلامی انضیب ہو</p>
<p>۳۳۹ ہر روز ہر روز پڑھ کر اور پڑھ کر اور پڑھ کر ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی</p>	<p>۳۴۰ ہر روز ہر روز پڑھ کر اور پڑھ کر اور پڑھ کر ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی</p>	<p>۳۴۱ ہر روز ہر روز پڑھ کر اور پڑھ کر اور پڑھ کر ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی ہر گنہگار کی گنہگاروں کی گنہگاروں کی</p>
<p>اوست عقل پاس بھی بگوسا کا ہے مجرم بھی ہو اگر تو نواسا کا ہے</p>	<p>کیا جانے یہ ستم کیوں کر پند ہے سولہ بہتے آب روان او سپہ پند ہے</p>	<p>و نہرات او سکو شعل تسلہ و غنا کا ہے شیطان کا طبع جو حاوی زنا کا ہے</p>

<p>۱۵۷ بیاد کا جو بیاد پر بیاد پر بیاد بعض طاقی میں جو کجا بیاد کا قوت سے بیاد صلیح کا لہذا بیاد</p>	<p>۱۵۸ یونان گر تو قوت پر عالم سے بیاد میں و نہ بیاد کا اقل در سل سے منتقل میں نے بیاد پر بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد پر بیاد میں بیاد میں</p>	<p>۱۵۹ بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں</p>
<p>پہو چالے لریج قبر میں خیر الاطام کو دلو کے زہر جان سے مار اہام کو</p>	<p>چھوڑا کدیش صاحب مسی کے سہاروں تیرا شریک اب نہیں سہاروں کے سہاروں</p>	<p>زحمت اوٹھانے لایو روز لینے آؤں کوسوٹے یاں جس میں کا سہارے آؤں</p>
<p>۱۶۰ بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں</p>	<p>۱۶۱ بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں</p>	<p>۱۶۲ بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں</p>
<p>لایا تھا لکیر کر میں شہ مشرق میں کو پہو چا ہی اٹاؤں قبر میں بیاد میں</p>	<p>عام حسین انہ سے نہ نہیں با بار لے کدو ن کہ کوئی تن سے تر اسرقا لے</p>	<p>ہونگی طلی کی بیسیان بیاد میں بند ہی بی کی آل کی جا شکی ہشاؤں میں</p>
<p>۱۶۳ بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں</p>	<p>۱۶۴ بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں</p>	<p>۱۶۵ بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں بیاد میں</p>
<p>مرد و تقیہ و ولوں جہا میں بکار ہو آتش کے گزرتے ہیں لعنہ کی ماہر ہو</p>	<p>جائے دے جان جائیکے جا میں کدگر اچھا ہی ہو گزرتے کسی کی مدد کمر</p>	<p>گرتا ہی اسد ذوالجلال لوں انسان کو لیا ہو شہر کی آئینہ کالوں</p>

خود لکھا

<p>۳۱۷ کیوں نہ ہو کہ باطن میں چھوٹی اور بھاری دل کو جو کہل کے لئے قوت وادب کے ساتھ برین کا دل کیوں نہ ہو کہ باطن میں چھوٹی</p>	<p>۳۱۸ یہ کہی کہوں نہ کہ اس کا دل اور اس کی منفردت کی دعا کا اور حال جو جو برین نے جو مہر ہے برینت کے ہاتھ شہر علیہ آبرو و برتری اب</p>	<p>۳۱۹ داخل ہو اور اس کا دل میں رو بہا دل کے لئے ہے کہ جو انان مرہوت خفا مرہوت کو ہر شہر میں اور دل کے لئے ہے کہ جو انان مرہوت</p>
<p>کیوں جگہ اتنی دہشت فارہ مجسم ہو بجائی خدا کی ذات غفور و رحیم ہو</p>	<p>جاری بر فیض شانہ رب جلیل میں حصہ بر تیرا خلد میں اور سلسلہ میں</p>	<p>بجائی اگر مہر حضرت محمد ﷺ کہتے ہیں بخت اس کو کہتے ہیں اسے نگاہ برین کہتے ہیں</p>
<p>۳۲۰ کیوں نہ ہو کہ باطن میں چھوٹی اور بھاری دل کو جو کہل کے لئے قوت وادب کے ساتھ برین کا دل کیوں نہ ہو کہ باطن میں چھوٹی</p>	<p>۳۲۱ ان کی تین تین میں جو کہل کے لئے رو کر کہ ظلم اس لاطاف کے نشا ہو آرزو و درویشی جو کہل کے لئے تو آتے بر فیض اور جو کہل کے لئے</p>	<p>۳۲۲ نکالنا تو چھوٹی کے اس سہا و شہر برین کی برین کے لئے گنجی رطبت سے جو کہل کے لئے کیوں نہ ہو کہ باطن میں چھوٹی</p>
<p>تاہی ہو اس کی راہ میں جو خاک ہو گیا دریائے جو قریب ہو اپاک ہو گیا</p>	<p>قرآن یا حسین شہرے حسن پاک کے پیر تو ہے مہر کر دیا دتے کو خاک کے</p>	<p>مولانا ابھی کسی کو نہ اذان و قائل پہلے نے غلام کو رون کی رضا طے</p>
<p>۳۲۳ اور فرقیہ بیان خدا برین کا حیدر عبد رسول خدا برین کا تو ذی شرف ہے شہر برین کا شہر برین کا شہر برین کا</p>	<p>۳۲۴ جو کہل کے لئے جو کہل کے لئے جو کہل کے لئے جو کہل کے لئے</p>	<p>۳۲۵ جو کہل کے لئے جو کہل کے لئے جو کہل کے لئے جو کہل کے لئے</p>
<p>تو ہوتے اور گلشن جنت کی سپہ میری بھی یہ دعا ہو کہ عقیقی تجھ پر</p>	<p>دیکھو رسول حق کے نواسے کی شان لانا ہو کس خوشی سے نئی میہمان کو</p>	<p>دشوار ہے یہ زخم سے بر چھی کی لوک کے جاننا میں نے سہل نہیں ہکو روک کے</p>

<p>۱۷۳ چنگیز کی شہزادہ کو دیکھ کر وہ بیان نہ کر سکی کہ اس کا کیا حال ہے اور اس کی حالت کو دیکھ کر وہ بہت رونا لڑنا لگا</p>	<p>۱۷۴ علی بن ابی طالب کی شہزادہ کو دیکھ کر وہ بہت رونا لڑنا لگا اور اس کی حالت کو دیکھ کر وہ بہت رونا لڑنا لگا</p>	<p>۱۷۵ عیسیٰ بن مریم کی شہزادہ کو دیکھ کر وہ بہت رونا لڑنا لگا اور اس کی حالت کو دیکھ کر وہ بہت رونا لڑنا لگا</p>
<p>۱۷۶ پیر کا ذکر اب نہیں وہ بات اور سخی یہ صحبت اور یہ وہ ملاقات اور سخی</p>	<p>۱۷۷ ہم پرین شہزادہ کو طبعی زریعہ ہے اور ہمیں اللہ ہی ہیں سادہ کو فریاد ہے</p>	<p>۱۷۸ مہر طہر ہون گھر کے یہ سب شہزادہ پر سب شہزادہ کی شہزادہ کی</p>
<p>۱۷۹ کہ عرش عالی نے کیے تھے اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>	<p>۱۸۰ قریب شاہ نے بھی مرضی ہے اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>	<p>۱۸۱ کہ عرش عالی نے کیے تھے اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>
<p>۱۸۲ دل کو یہ آرزو ہے کہ دشمنوں سے چور ہوں عزت ہو کہ بہر اول فوج حضور ہوں</p>	<p>۱۸۳ میری مفارقت کا نہایت مال ہے اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>	<p>۱۸۴ باہر جو غل بھار حضرت مہمان شاہ کا سیدائین وہ تین شور بھار پادشاہ کا</p>
<p>۱۸۵ کہ عرش عالی نے کیے تھے اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>	<p>۱۸۶ اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>	<p>۱۸۷ کہ عرش عالی نے کیے تھے اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>
<p>۱۸۸ پالی کی ہے اور اس کے لئے اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>	<p>۱۸۹ طوفان میں ہے صہاب امیر کا اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>	<p>۱۹۰ مہمان ہو حسین کا اس رخ ویاں میں اور اس کا بیان اب اس کو تو ان کا نام</p>

<p>۱۰۰ گلگاہ کھانگی جس سے فتنہ مبر افتدرب چادر فاقہ و سب اور فتح باب پرفاقہ کی سرفراز امام و دعا کلمہ استغیث رہتی ہیں جس کا وہ دنیا بخت پو تراب</p>	<p>۱۰۱ پہرے میں کہیں شیوہ پانچا پانچا پہرے میں کہیں شیوہ پانچا پانچا پہرے میں کہیں شیوہ پانچا پانچا پہرے میں کہیں شیوہ پانچا پانچا</p>	<p>۱۰۲ یوں کہ تم میں تاجانہ تاجانہ اور کہیں تاجانہ تاجانہ سینہ کشا وہ اور کہیں تاجانہ بگڑے تاجانہ تاجانہ تاجانہ</p>
<p>اوپر کھائی ہو کام ہو خوش اعتقاد ہیں زمرہ کی ہو میں بیٹیاں سہلے شاہین</p>	<p>پرتو جو پیکر کیا کجا امام عنیدور کا جلوہ مختار دئے پاک بہ ایمان کے نور کا</p>	<p>رضارتحہ کہ چول ہوں جیسے کھلے ہوتے پلکو کئی صحن بھری ہوئی ابرو سے ہوتے</p>
<p>۱۰۳ وہاں جا کر اور پھر تاجانہ کی خوشخوار چوہا تاجانہ کی خوشخوار بر کیا ارادہ پس سحر و سیاہ افتد جاتا ہو کہ سید پر کیا ہا</p>	<p>۱۰۴ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ</p>	<p>۱۰۵ پلکو کئی تاجانہ تاجانہ تاجانہ یوں کہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ</p>
<p>بستی تاجانہ عربی کی اوپر چائے پر دیکھیں حسین سے زمین پھر چائے</p>	<p>جاتا ہوں جہا کو اہل نفاق سے بیل چہن میں جاتی ہو جس اشدنیاق سے</p>	<p>سینہ میں رنگ کہہ جو تھاد وہ ہو گیا نور زات کے ملا نور ہو گیا</p>
<p>۱۰۶ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ</p>	<p>۱۰۷ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ</p>	<p>۱۰۸ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ تو تاجانہ تاجانہ تاجانہ تاجانہ</p>
<p>ہو یہ دعا کہ صلح سپاہ عدو کہے آل سنی سے محکوم داسر خور کہے</p>	<p>ہم کچھ کون ہو کہ ید اور سامہ ہوں دستاؤن سے عیان بخاک کہے ہا ہوں</p>	<p>بیلی گریگی توج پر میری سام سے برہم کہ لڑو امام ام کے غلام سے</p>

<p>شعار اکابر حسین بن علیؑ کو یوں کا اسیہ میں ابن علیؑ کو یوں کا اسیہ اپنے جوتے تیرے جوتے کی طرح کوئی جوتے تیرے جوتے کی طرح</p>	<p>شعار مارا تو سے جبریت پایا تیرا زمین پہیل میں تھی نہ جان دم نہ سو میں توئی ہوں یہ جہنم میں جان کا قتل میں</p>	<p>شعار وہ دو ہوا ہے اور طرف خونیں ہے غلو لگا کے باہی کب لفظ ہے</p>
<p>اک صاعقہ گر کہ فیما فلک گئی ابر سپاہ شام میں بجلی چمک گئی</p>	<p>سرخش سے چھین لے جو نشان میں نامہ مرد و نکامان اہمیں مرد و نکا کا دہری</p>	<p>کوئی جو مثل برق شر بار تھ میں دریا ہو کا پیر گئی چار ما تھ میں</p>
<p>شعار غازی اور شہزاد اور طاقتور میں سولہ کا طرح صفین کا صفین تلوار میں چھ چھیل آگے میں تباہین حال افر کی سب سے چھیل میں</p>	<p>شعار گرفتاری وہ جو خاص غلام نامہ گرفتاری میں شہدستان قتل عام جہاں کمان سولہ تیرے پیچہ تازی ہی تھی ہوتے تھے نامہ</p>	<p>شعار صبر تلخ تیغ صدمہ صبر تلخ اوس غول میں یہ غول باہری آگے صبر صبر میں کب کب گری غول گری کہ آن میں میں یہ صبر تلخ چھیل گری</p>
<p>روپوش مردمان جہان دیدہ ہو گئے ڈھالوں کے پھول برک مروان دیدہ ہو گئے</p>	<p>شعلے اوتھے ہیں اکٹھل شمشیر تیرے دو زخ کھلا ہے سب میں کوچہ کر تیرے</p>	<p>سختا قہر حق کا طور جبری کی جدال میں کشتوں کے پشت سے ہو گئے دشت قتال میں</p>
<p>شعار غصے میں کب کو شہید ڈرنا اور کب زور نہ پڑے جو پڑھا تھا سولہ کا دھرم آری کہ جی اور کھڑی اڑنا اور کھڑی قالی بولی جھنڈا ہے پر خونیں گری</p>	<p>شعار کئی تھی تیغ تیری جہاں میں کئی تھی تیغ تیری جہاں میں کئی تھی تیغ تیری جہاں میں کئی تھی تیغ تیری جہاں میں</p>	<p>شعار غار دہشت کے بلکا جس جہاں کو گیا صبر ستم نش تھی دلو دے جہاں کو گیا چار دہشت کے تیغ نے رن تھا کو گیا آئینہ زمین دہشت صاف کو گیا</p>
<p>سارے علم زمین یہ گرسے کانہ کا گیا تیغ میں تیرے جہاں میں تیغ میں</p>	<p>سہر دم شہی تی جہاں جدال قتال میں مشرق میں مشرق تھی جہاں شمال میں</p>	<p>کس صفت میں کس سپر میں جہاں فاقہ کو سون زمین پہ فوج ستم کا پناہ تھا</p>

تیسرا

<p>قوله مانند جبریلت آئی برس گوی چگون کبلیس جبرگری او سگوش جگلی سی و در من اس چو پین بایک سیر یاق تو زبرد س</p>	<p>قوله سکش برت شوری و خطا پین چلے رختی نیت قدر اندازے سجاسر کدھو جو اونے گوی دو دھاک کی تین چو زو کو</p>	<p>قوله یا پنی فکست فاش توخت کوال چوینا غصت تیغ و سیر دوین باقم تو سید کے حب چلے تیغ کا اور لیا اور چو</p>
<p>اولی نہی تو یونین نہ پا کھر نہ زمین وہ خاک پھر گریہ در آئی زمین میں</p>	<p>دیکھیں تو کسے فرج کے سکش بھگا کتے مزدنگا ک کے تو دے لگا دیے</p>	<p>دشمن پھر کر کے رکتی ہو تیغ اجل کہیں قبضہ کہیں پھانچ ننگر کا پھل کہیں</p>
<p>قوله دیوان تیغ مری تراش تراش چو زرد سیر سیر کی تیغ پینکے زمین تو سیدون جبر تیغ جنت غصت تیغ کی خاک لایا</p>	<p>قوله چالا باکے تیغ سے اک پہلون پھا مار سیدھا کھانے زبان پھا چالا پھا پھا کھانے زو جان پھا نقو کی لار تو تر کر گمان پھا</p>	<p>قوله گرزان اوٹکے پچار وہ ناچار اس ضرب کو تو کس تو مو و تار آیا تھار متصل کس ایک بار رک کے اوٹکا اور کیا جیل پوار</p>
<p>دستا تو نکو اوڑا گئی ڈھا لوگی اوٹ میں چاہا آئینہ کو چار کیا ایک چوٹ میں</p>	<p>خاڑی نے جنگ کا ہنسا و سکھ کھا مانند گلک نیزہ خفی اوڑا دیا</p>	<p>بٹھی جو ضرب تیغ دلاور عمود پر مشعل خیار کاٹ کے صاف آئی شو پر</p>
<p>قوله تو تھان گلے کوئی پھان کو منظور سیکو ہو سے مرا حمان لب سیر پین تو میں آئے جو شیان چالوے تیغ میں تیغ تان تان</p>	<p>قوله چو کو جان کو ایک پھا پھا آواز دی اجل کے تان دانے اندر سے جری کی اور کی کا بندیت سیر ایک باقم میں آکو جانے</p>	<p>قوله دو کسے خود کسے سیر اور سیر کی کو کاٹ کے تیغ ادھی تو تیغ تان تیغ جوبک اور تیغ کی جوبک کھانے کس اور تیغ</p>
<p>خیزت جو ہو کسی کو تو پھر کیا اور نگہ تان گوی ہو اور ہی سیدان جنگ ہو</p>	<p>آئی گئی وہ تیغ جوبک ڈھنگ سے چلے کھانے اور گیا اور پھر مذنگ سے</p>	<p>زین سے کسی مذنگ سے نہ زیر نہ سے یوسہ دیا زمین پہ او تر کر سیر سے</p>

<p>۱۷۱ چوہا کی طرح غریبوں کی بات ایسا کرنا جس کو غریبوں کی بات سے بھی بھگتے ہیں اور غریبوں کی بات سے بھی بھگتے ہیں اور غریبوں کی بات</p>	<p>۱۷۲ چکن تھا جس کو چکن کی طرح چکن تھا جس کو چکن کی طرح چکن تھا جس کو چکن کی طرح چکن تھا جس کو چکن کی طرح</p>	<p>۱۷۳ آج صبح آقا کا نام پڑا اور آج صبح آقا کا نام پڑا اور آج صبح آقا کا نام پڑا اور آج صبح آقا کا نام پڑا اور</p>
<p>لاکھوں کو وہ شکست کسی کا جگر ہے ہی واندہ فاطمہ کی دعا کا اثر ہے ہی</p>	<p>خیر کھنچے ہوئے ہیں اجل سرسبز کی ہر ایسا دلہن غلامی دم شکر کشا کی ہر</p>	<p>رہنما کی بیشیاں خرویشان کو روگنی سہا ایسا انھنہ کے سمان کو روگنی</p>
<p>۱۷۴ بولان نامہ جو کہ وہ صفحہ جری کیوں کر آفتاب کے ذوق پوری سوراخ پڑے ہیں غلاموں کی پوری صدقہ حرمین کی ہر ہر کھری</p>	<p>۱۷۵ قادم جہان ہے تابو شاہ اب اپنے وقت تیرے کوشش والا اب اپنے دشمن ہیں سب قلام ہی تمنا اپنے سوا اب اپنے سب آقا اب اپنے</p>	<p>۱۷۶ چوہا کی طرح غریبوں کی بات چوہا کی طرح غریبوں کی بات چوہا کی طرح غریبوں کی بات چوہا کی طرح غریبوں کی بات</p>
<p>حق رکائیات ہوں مہم پناہ ہو فعلین جس کے سر پہ رکھو باغشاہ ہو</p>	<p>زخمی رہیں چوہا کی طرح سختی اجل کی سہل کروید سمان پر</p>	<p>دیکھو جو وہ اٹامو اچہرہ عمارت سے زانو پہ سر کر رکھو لپا حضرت کے پیرت سے</p>
<p>۱۷۷ سب قلمی وہی ہے جس کی قلم مارا کسی نے نہیں جس کی قلم نیرہ قلموں میں جس کی قلم کیوں کہ جس کی قلم</p>	<p>۱۷۸ دوزخ سے بڑھ کر ہے جس کی قلم جہاں نہ صرف ہے جس کی قلم جہاں نہ صرف ہے جس کی قلم جہاں نہ صرف ہے جس کی قلم</p>	<p>۱۷۹ پتھر سے جس کی قلم زخمی کے سے خون اور نیا تھا دوسرے وہاں فاطمہ کی قلم وہاں فاطمہ کی قلم</p>
<p>صدے سے دم و کورے جو ہیں ہر بس یا جس کی قلم</p>	<p>آئے ہیں آج مگر کی ملک پیشوا کی کہ کہہ دو کہ ہم بھی آئے ہیں شکر کشا کی کہ</p>	<p>ایسا کسی شہید کو تہ نہیں ملا مرے سے پہلے قلم خلد ہر میں ملا</p>

محمد

<p>کمال کون ایسی کوئی توتی بولادہ کار از دور چشم رو کر صابینا دیکھنا جناب خدیوے کا وقتے پیار</p>	<p>کمال کے کما وہ نیت حفظ میں بے قرار خوش تر سے کسی مری ادا میں خوشی میں اہلبیت کے لئے</p>	<p>کمال لاش اور تھا کہ کچھ عجب میں سے تم سے کچھ عجب نہیں ان کی توجیہ کے آواز دی کہ وہ</p>
<p>پہونچا دماغ عرش پہ اک شہت خاک کا رو مال ہی یہ فاطمہ کے دست پاک کا</p>	<p>افقت ہو چکا جسے وہ آسمان تین نیچے بھی نام لیکے تر اہلباتے ہیں</p>	<p>یا وریس اب ملیگانہ فرس حسین کو دو آ کے میمان کا پر س حسین کو</p>
<p>کمال کے کما وہ نیت مردہ نیت کے چہرے شہادہ کے پوچھی جو کی پھر تو بولے لالہ بدو غم مولاد کا پھر کہ کھٹا بونام نصرت ہو حسین کے چہرے</p>	<p>کمال کے کما وہ نیت کبیس سے کبیرت کبیرت کبیرت اہل و عیال میں کبیرت دیکھنا کبیرت کے غم میں دیکھنا کبیرت کے غم میں</p>	<p>کمال کے کما وہ نیت کبیس سے کبیرت کبیرت کبیرت اہل و عیال میں کبیرت دیکھنا کبیرت کے غم میں دیکھنا کبیرت کے غم میں</p>
<p>کچھ ہو سکا نہ فاطمہ کے نوز عین سے کجا بی مری وفا کوئی پوچھے حسین سے</p>	<p>یہ کہہ آگے میں پھر دین نکا بھی نکا دیکھا ج حسین کو اور دم کھل گیا</p>	<p>سہر کے عزت میں کمرمان پائی ہیں جنت سے فاطمہ سے روگوا کی ہیں</p>
<p>کمال کے کما وہ نیت کسی کی بیاہر کبیرت کبیرت مردہ نیت کے چہرے شہادہ کے پوچھی جو کی پھر تو بولے لالہ بدو غم مولاد کا پھر کہ کھٹا بونام نصرت ہو حسین کے چہرے</p>	<p>کمال کے کما وہ نیت کبیس سے کبیرت کبیرت کبیرت اہل و عیال میں کبیرت دیکھنا کبیرت کے غم میں دیکھنا کبیرت کے غم میں</p>	<p>کمال کے کما وہ نیت کبیس سے کبیرت کبیرت کبیرت اہل و عیال میں کبیرت دیکھنا کبیرت کے غم میں دیکھنا کبیرت کے غم میں</p>
<p>یوں نہ دہری ہو سیرت پاش پاش مان جہ طرح بلکتی ہو شے کی لاش</p>	<p>ماتم کی صف بچھکی بہادر کے واسطے پہننے اہلبیت کی حر کے واسطے</p>	<p>پر پاتا حشر حر کے تن چاک چاک پر پتے ذرا ذرات ٹوٹتے تھے خاک پر</p>

<p>جسباً قلوب تاج آسوان تاج او جلوه خطوط شفا می عیب آواز دران شب بدین شکر خشم تاج مصروف در خلق شکران و لسان تاج</p>	<p>تھا و صفوں چون بین اسرار کس نامتوین تھا گو چکاگر سیاہان پوچھا کہتی تھی سر پہ کمال و ارکب صبا ایسا کہ میں بلکے پیکر اور کمال</p>	<p>ع یہیں چھو چھو چھو چھو چھو رتہ قلب تاج میں کہ تو تیرا زونہ کار تیرو کئی مثنوی شہ پہ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>وان طبل جنگ بجے نگار زم گاہ میں لکھی بیان بلند تھی ناموس شہ میں</p>	<p>کچھ باغیوں کو ڈر نہیں رہتا آہ کا لکھا ہوا آج باغ رسالت پناہ کا</p>	<p>زخمی کریں یہ سب تن اطہر حسین کا چھاتی پہ پر ڈھکے کا بیٹو تہ حسرتیں کا</p>
<p>وہ صحن شہ تھی حسین جوانک ز شکر شہ چون گریبان کی شہ پیکر بچپن تھی طہرین حکم کی روح پاک زہر بھرا چکاری تھی مایہ سر اور کمال</p>	<p>کہتی تھی آہ موم کہ باغ نینیم مہر تھی دل دھو کر تھی تھوڑی تھوڑی کہتی تھی غم تیرا کیا فریاد کہ کہہ آرمی ریاض دین پہ بجا ہے تیرا پیغمبر</p>	<p>ع سکر سخن کا کلمہ بولادہ کہیند جو اس بات کی تو میری شے مدت سے آواز تو کہو چھو چھو چھو چھو چھو کا تو کجا مثنوی شہ پہ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>ہو تار و گہر تباہ شہ مشرتین کا دینا سے آج کوچ ہو میر حسین کا</p>	<p>پانی نہیں ملا کسی گلاب زار کو لو گے گی اب خزانہ تم اس بہار کو</p>	<p>پتو او گلادی میں جناب بتوں کو پیاسا کرو گنگا فوج میں سبطا سحر کو</p>
<p>ع کھلا تھا خون کے پھول پوچھا آفتاب کہتا تھا منہ پوچھا کہی فلک اس جانب سنیگا آج خاک پہ فرزند تیرا رب</p>	<p>ع ہر جگہ تھی پوچھا فریاد کا عجب میدان کارزار میں تھی مکتا شہ کا عجب دیکھ کر سب کو سب میں تھی عجب تھا قتل سب کو پوچھا علی ایسے موم</p>	<p>ع ہر جگہ تھا اور طرف تو سیاہان جنگ پوچھا تھی جاننا نہیں ان شاہ آہنگ اتنے ہیں آئی لاف تھی کہا کہ نہ لاف مان سنیگا جو کھیلدا اوڑھ کر لاف</p>
<p>قدسی نام مضطرب و اشکبار تھی خواہندگان کچھ خد بیتہ رات تھی</p>	<p>منظور تھی ایسے مدد نصال کو پانی ملے نہ ساقی کو شرکے لال کو</p>	<p>باندھو کہ یہ حکم خدائے جلیبیل ہو ہنگام کارزار ہو وقت رسیل ہو</p>

<p>مجلس ارغوان میں ہونے والی مجلس آج کل کے حالات اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>	<p>مجلس حالت میں ہونے والی مجلس اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>	<p>مجلس حالت میں ہونے والی مجلس اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>
<p>بہر شخص بیان مسافر پاور رکاب ہوا بجز ہر ماہ میں نسبت کا عالم حساب ہوا</p>	<p>بچین گناہگاروں کی حاجت رو کرو اور سنا پاتا جان کی نگہوں کو</p>	<p>بچین گناہگاروں کی حاجت رو کرو اور سنا پاتا جان کی نگہوں کو</p>
<p>مجلس ہر شخص کی مجلس اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>	<p>مجلس حالت میں ہونے والی مجلس اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>	<p>مجلس حالت میں ہونے والی مجلس اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>
<p>آج او سکی راہ میں نہ اگر سرکش و گنا تو رہتے عظیم شہادت نہ پاؤ گنا</p>	<p>سب سے پہلے میں بسکاتہ بھائی کا دل زہر میں مگر بھاری بھاری کا دل</p>	<p>سب سے پہلے میں بسکاتہ بھائی کا دل زہر میں مگر بھاری بھاری کا دل</p>
<p>مجلس ہر شخص کی مجلس اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>	<p>مجلس حالت میں ہونے والی مجلس اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>	<p>مجلس حالت میں ہونے والی مجلس اور غرض میں نسبت کا ہوا اختیار کیا دنیا میں ہونے والی مجلس میں</p>
<p>سارے بزرگ تابع امر و نہار ہے نہ میں رہو گناہ میں جس نے</p>	<p>اعدائے دین ہی کو گرا لینگے زہر کے بلکہ بچے ہر بچہ ایسے</p>	<p>اعدائے دین ہی کو گرا لینگے زہر کے بلکہ بچے ہر بچہ ایسے</p>

<p>۱۰۱ بیچارہ دل نیشہ او خدا نے پڑھا چہ بچوان بچا جانے پڑھا زینب زینب کبریٰ سوسو سوسو مر جا بدین بچہ نین نون میں جا بگا بگا</p>	<p>۱۰۲ بچہ نین بچہ نین بچہ نین غش آگیا زینب کبریٰ کے ہاتھ اوس شو و نزل کی صلہ کے سولہ اب صبر کر حسین کس اور موی جی جی</p>	<p>۱۰۳ ہدیہ سوار و فرشتہ سوار فوشہ طاعتیہ کبریٰ و سوسو کس شان سے چلا اور کس شان سے</p>
<p>گھر فاطمہ کا سامنے اٹھو تک خاک ہو سہا ہون ہلاک اور نہ مرے ہلاک ہو</p>	<p>بیٹو نکا کر خیال نہ بھالی کا نام لے بیٹے کو عاصیہ کے تباہی سے ظالم</p>	<p>دیکھو سواری بادشاہ مشرفین کی ہر آج آخری بیرون مارن حسین کی</p>
<p>۱۰۴ بیچارہ دل نیشہ او خدا نے پڑھا حضرت کے سید میں وہ ایسی جان بابا رخصت کا آپ جسے جو فونے پیمان وارث ہیں کون اور سو در زمین</p>	<p>۱۰۵ فونڈ فاطمہ سے در ایسا چہ میں نے اسے خواتین سے پھرتے کیا مگر میں اسے کھلا ہوں قینے سے زینب فونڈ کرتے ہوں کس موی جی</p>	<p>۱۰۶ کیا بیٹو کس سواری سوار کون کیا اللہ کے علم حجاب کیا فونڈ کس کس فونڈ پیمان کس شان سے چلا اور کس شان سے</p>
<p>تا تا نہیں علی نہیں مان و طہی نہیں اب آپ کے سوا تو میں کا کو کی نہیں</p>	<p>وان حسین میں اپنے جگر سرا و بھا و گکا دو نوح سے عاصیہ کو گکر بٹھو او گکا</p>	<p>سو کھی ہوئی زبانوں سپہ و گرا آہست ایک ایک ملک صبر و وقار عت کا شاد تھا</p>
<p>۱۰۷ بیچارہ دل نیشہ او خدا نے پڑھا اہو وقت دل کی گر گیا کون آنکر فونڈ نیشہ سوسو کے ہوں وہ جان بگا بگا</p>	<p>۱۰۸ حضرت سے روز و شب میں بیچارہ سوار و سوار کس شان سے فونڈ کس کس فونڈ پیمان کس شان سے چلا اور کس شان سے</p>	<p>۱۰۹ کھی لطف و کونن اسرار انبیا اور ایک سمت فوج ملک کا چھاپا داسن ملک فونڈ کس شان سے کس شان سے چلا اور کس شان سے</p>
<p>سر پہنچا سے خالق الرض و سواتو بھالی اگر نہیں تو سوسو کس دان سوسو</p>	<p>طیارو دیکھ کر شہ گردوں جناب گکا روح اللہ میں آنکے تھا مار کا بگا</p>	<p>کیا نشان لشکر شہ و الا صفات تھی روح جناب فاطمہ کس شان سے تھی</p>

<p>۱۳۱۳ نظر کا نشانہ نہ کہے کہ نہ کہے مشتاق اون دل کو پہنچا اور فورا کیا کہ میں شبنم قدم اس کو رونق کر کے آجے کر کے نہ کہے لکھا ہے قدم</p>	<p>۱۳۱۴ کھولا غیب پر جو میرا پر وہ غیب سے میرا پر کھولا غیب پر جو میرا پر وہ غیب سے میرا پر</p>	<p>۱۳۱۵ دو دنوں صغیر ترین شرافت کے لئے ایک جین تو کر گئی تھیں پتہ کھانہ افسانہ شرافت کے لئے تھے پتہ کھانہ</p>
<p>۱۳۱۶ پرواہ نہ سران مہی وہ سیدھے دبا ہتھے متقی تھے بری تھے شہید تھے</p>	<p>۱۳۱۷ اک غل ہوا کہ تیل علی کیا جوان ہو یہ تھی علی ولی کا لٹان ہو</p>	<p>۱۳۱۸ ہیں چھوٹے چھوٹے سن پہ قیامت میرا کیونکر نہوں کہ شیر الہی کے شیر ہیں</p>
<p>۱۳۱۹ وہ وقت تھی کہ تھوڑے گھر ارتقا کھلا نہ نہایت منبت وہ صحرے کر لیا پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو خندان بیکر گل تھے جو انان ہو</p>	<p>۱۳۲۰ سب جاتے ہیں تو کون نہ کون عمارت سے مصلحت شاہانہ نہیں جہل زمانہ تک وفا نہ تھی کون کاشاہ دلاور اور میرا نہیں</p>	<p>۱۳۲۱ تیرے تھے سب کے اور خیر شاہ کر لیا مادر کو جا کر تھے میں دیکھ اور پو پو تیرے تھے سب کے اور خیر شاہ کر لیا مادر کو جا کر تھے میں دیکھ اور پو پو</p>
<p>۱۳۲۲ اوس ان اہل گھر تھی جو ان کے باہری باغ و بناب فیاطر ہی سر کیا بہار تھی</p>	<p>۱۳۲۳ جس حسن کی میر پیا خدیشان تھی قالب تھا زخم بہ میں مل جان تھی</p>	<p>۱۳۲۴ حضرت پہ لپٹی جانین فدا کر کے جاننگے اب جاننگے جو گھر میں تو ہم کے جاننگے</p>
<p>۱۳۲۵ نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو</p>	<p>۱۳۲۶ نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو</p>	<p>۱۳۲۷ نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو نہ کہے کہ سب جانان اور پو پو</p>
<p>۱۳۲۸ ہوسا سے بہترین دلیر و بڑھے چلو نلو اس میں تولے ہو شیر و بڑھے چلو</p>	<p>۱۳۲۹ ہر ایک کو گمان تھا جلی طور کا جلوہ نہ فقط تھا محمد کے نور کا</p>	<p>۱۳۳۰ سبقت مری طرف سے نہ نہتا کیجی جب اونکے وار سولین تو ہم ولیم کیجی</p>

میں نے

<p>عقوبت بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا بیابا</p>	<p>عقوبت چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ چوہ</p>	<p>عقوبت لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو</p>
<p>عقدہ ہر یہ جو کہ تو غم میں ہو نہ ہمارا سنا ہوا اسم مرا پیشو امرا</p>	<p>عزت اسی کے فین سے خط رس لے پائی ہو ہر فی اسی کے صدقے سے بچے کو لائی ہو</p>	<p>راضی حضور رہو میں تو میں رنگارنگ حرم تو ہوں پر غم کا امیدوار ہوں</p>
<p>عقوبت اسے ہم جب مریں گے اظہار کر دیا ہو جس وہ شہر علی دقار ہو سید علیان العزیز التاریخ وان جا ہر حال کے کار ہو</p>	<p>عقوبت جہاں ہے جو کہ کلمات کہہ رہا قد موندن ہوں ہر حال کے ہم فرا کیسے کیسے کہہ رہا ہوں میں شہرہ فاطمہ چلو کہہ دو گا ہر جہا</p>	<p>عقوبت اور آن صیباوں کی طرح اس سخن مگر تو میری لاش کو تو دیکھو چوہ پوچھو میں کیسے بڑھا با تہہ کر رہا بچا ہوا چکر طرف سنیہ تر رہا</p>
<p>ستے تین یہ بھی ہیں کہ صدقہ کلمہ نہیں قتل حسین قتل پیغمبر کے نہیں</p>	<p>وہ بات ہو کہ ظہر میں رہنے کو جا ملے اوجھ بلبین کہ ملنے میں بیکے خدا ملے</p>	<p>مگر کہہ دو نکا عذر میں اپنے گستاہ کے تو ہاتھ باندھ دو کیونچہ روسیاد کے</p>
<p>عقوبت منقطع ہو تو شہید کروں شہید کلمہ نہ ہے گا وہاں جا کے میں اپنے نام کو نہ ہے کروں میں عید الہام کو نہ ہے کروں وہاں جا کے میں اپنے نام کو</p>	<p>عقوبت مریں گے کہ کہہ رہا ہوں میں ہر حال کے میں ہوں میں اور یہ ہے کہ کہہ رہا ہوں میں اور یہ ہے کہ کہہ رہا ہوں میں</p>	<p>عقوبت منقطع ہو تو شہید کروں شہید کلمہ نہ ہے گا وہاں جا کے میں اپنے نام کو نہ ہے کروں میں عید الہام کو نہ ہے کروں وہاں جا کے میں اپنے نام کو</p>
<p>حرفے میں اسطرح سے کروں جسم پاک پر کیونکر کروں عرض کے ہر کوئی پاک</p>	<p>کچھ وعدہ نہ کر کے چھین چھین ہو قد سونہرہ الدے کہ یہ نذر حسین ہو</p>	<p>شہید نہیں ہوں یہ ایسا زمانہ دو رخ میں چاہو وہاں چاہو شہید</p>

میں

<p>۱۱۱ تہذیب و تمدن کا تعلق ہے مگر اس کے لیے اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>۱۱۲ وہ ہے جو کہ تہذیب و تمدن کو ترقی دے اور اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>۱۱۳ تہذیب و تمدن کا تعلق ہے مگر اس کے لیے اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>
<p>یہاں ہر وقت اس میں سہولت دینی ہے دنیا سے پاک ہے اور اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>کو تہذیب و تمدن کا تعلق ہے مگر اس کے لیے اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>الضار شاہ کا تعلق ہے جو کہ اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>
<p>۱۱۴ تہذیب و تمدن کا تعلق ہے مگر اس کے لیے اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>۱۱۵ وہ ہے جو کہ تہذیب و تمدن کو ترقی دے اور اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>۱۱۶ تہذیب و تمدن کا تعلق ہے مگر اس کے لیے اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>
<p>وینہ میں تہذیب و تمدن کا تعلق ہے مگر اس کے لیے اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>وہ ہے جو کہ تہذیب و تمدن کو ترقی دے اور اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>فقہ بزرگ کا تعلق ہے جو کہ اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>
<p>۱۱۷ تہذیب و تمدن کا تعلق ہے مگر اس کے لیے اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>۱۱۸ وہ ہے جو کہ تہذیب و تمدن کو ترقی دے اور اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>۱۱۹ تہذیب و تمدن کا تعلق ہے مگر اس کے لیے اس میں سہولت دینی ہے جو کہ مصلحت ہے</p>
<p>کی عرض کرنے کے لیے کیا گیا ہے وہ آپ کی کینز ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>کیا جائیے وہ کون بزرگ ہے شہرہ لگاتا ہے جو کہ مصلحت ہے</p>	<p>بچہ ہر ایک پیاس کے ماہ سے تھکا ہے فاقے سے تین دن کے گھر کی آل ہے</p>

۱۱۷

<p>۱۰۰ اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے</p>	<p>۱۰۱ فریاد نہ کرنے کے لئے فریاد نہ کرنے کے لئے فریاد نہ کرنے کے لئے</p>	<p>۱۰۲ شہر کے کمانہ کی طرف سے شہر کے کمانہ کی طرف سے شہر کے کمانہ کی طرف سے</p>
<p>صدقت آپ کے مجھے عزت نصیب ہو دعوت ہی ہو جس کے شہادت نصیب ہو</p>	<p>ہر جگہ رنج اس کی جوانی کے واسطے ہر واک پسر تو فاقہ خوانی کے واسطے</p>	<p>یہ عرب تھا حسین کے اوس جیلان کا فتح ستم سے شور اور طحا الامان کا</p>
<p>۱۰۳ اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے</p>	<p>۱۰۴ اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے</p>	<p>۱۰۵ اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے</p>
<p>کاندھے پر اس کو ڈال بے ہوش کیا ہو اوڑھ لگ کر تیرک آل غیب ہو</p>	<p>بہن کا بھی قتل ہو گیا وارث بھی چھوڑ گیا زہر کے لال کے لیے کہ مر رہا لگ گیا</p>	<p>یوں جلوہ گر نہ رہا میں تن سبز فام خطا گہ یا کچھ ہوا چھتا نہیں دام کھتا</p>
<p>۱۰۶ اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے</p>	<p>۱۰۷ اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے</p>	<p>۱۰۸ اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے اس کے ساتھ اس کو سزا دینا ہے</p>
<p>مطبوعہ خاص اپنا دیا ہر حضور نے آدھے کو آفتاب کیا ہر حضور نے</p>	<p>ہر چھٹی کی نوک سینہ الہی کے پار ہو غمخوار سے ہر غلام نہ رہیں بتا رہو</p>	<p>جو بہت اوس کے جو سر تا بندہ ماند تھے وہ ایک تو ہلال تھا اور چاند تھے</p>

۲۴۱
 دنیا سے تیری ہر پھلہ شہسوار
 دم میں اور کھڑے ہیں قیام طاقاد
 کر گیا کہو کہ غمناک دور
 اور ناما پہنچا کھل کر ہنس رہیں

۲۴۰
 قیام عدویں چھوڑتے وہ
 بنارہیں سوئے اور تونہ
 چوڑ کر کھڑے تھے وہ جاوا
 چھوڑتے تھے تیرے تیرے

۲۳۹
 زمین سے نہ کیجیے کوئی
 سر سے کبھی کبھی کرانی
 گھر سے نہ کیجیے کوئی
 لاش کوئی کرانی

گرد و پندہاں نہ برق کی چمک تمام ہو
 اور شرق میں یہاں فرس تیرے کام ہو

سر پر تیری ہتھکڑی تیرے
 زمین سے کبھی نہ آئے تیرے زمین

میں پیسے کو لا نہ مہمان بہ او نگلی
 میں اوسکے درمطے صف نام پچانگی

۲۳۸
 اس شان و کبروت سے تیرے
 نکالنا دیکھ کر تیرے
 تیرے کو قتل کر دیا
 تیرے وار سے تیرے

۲۳۷
 تیرے لاش کے تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے

۲۳۶
 اکی صد شہسوار تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے

تیرے پیرسٹل ونگلے کو سے صدر تیرے
 دست مارا یوں کہ گردن اوٹھی زمین سے

تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے

اب پیسے در میں سر گردن سو نگلی
 چالیس ہون لاش پہ مٹا کر دو نگلی

۲۳۵
 صف آری تیرے جہاں تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے

۲۳۴
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے

۲۳۳
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے

یہ تیرے تیرے تیرے مارا غلام
 اصدت کی صدای شہ خاص علم نے

غازی قریب لاش پسے جا کے کر شہ
 مہمان شاہ گھوڑے سے تیرے کر شہ

کیا تیرے میں نے آپکے تیرے تیرے
 محبوب کب پاد سے لینے کوئے میں

<p>ع جب کہ کوئی خدمت گزار نہ ہو جنت میں کیا اللہ کے حکم کے ساتھ مستوجب رحمت تھا وہ مقتول غلام جان بچا کر لیا اور کشتن شہادت</p>	<p>ع کہ جانتے ہو تو غم سے عالم میں کیا خان غلام کی دین بھلاؤ وہ مستور وہ مہربان ہو جوتی اور کشتن غلام انسان بے عقل کا عقل بے عقل</p>	<p>ع قرآن میں ہے کہ جو کس نے اللہ کے اس پر ایمان لایا اور اللہ کے قرآن سے حکم لیا وہ اللہ کے رسول کے ساتھ ہے اور اللہ کے</p>
<p>نہ سے رہے ہرگز ہم سر نہیں ہوتی ماتم آئی وہ دولت جو میرے نہیں ہوتی</p>	<p>دولت کو تم حشرت کو نہ آرام کو دیکھے آگہ میں ہی رکھنا جو انجام کو دیکھے</p>	<p>مشاق ملاقات کے سب چوڑے ہر لکھے محبوب ہزار لاکھ کا چھپا لے کھڑے تھے</p>
<p>ع یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے</p>	<p>ع اس کے محبوب کے دربار میں اس کے محبوب کے دربار میں</p>	<p>ع قرآن میں ہے کہ جو کس نے قرآن میں ہے کہ جو کس نے</p>
<p>راہن بھی اوٹھالی ہر جب از اطمین غمہ اص کو اکثر شہوار طے ہیں</p>	<p>ملک لے لیا اور سکو اسے شاہ عبدال حرم نے اس گھر لیا اور سکو غیب</p>	<p>پایا کہ ان وان تو میان شکوہ و دنگی میں جگہ جنت او سے ادا کر دنگی</p>
<p>ع یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے</p>	<p>ع یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے</p>	<p>ع یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے</p>
<p>سولاجے چاہیں وہ گناہوں سے بری کبھی یہ میرا دل لگا کر کوئی نہ ہو</p>	<p>کیا جگہ گیا سوے ار موار فاسے سوسے جو لیسے ناہم جو جنت کی ہوا سے</p>	<p>چمکہ وہ کہیں حقیر ہو مہرین شہدائی ہم سب ہیں گنہگار گنہگار</p>

یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے
 یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے
 یہ شعر ہے کہ اگر کسی نے

۱۰۱
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

۱۰۲
 ایک کتبہ کی ایک نیا جگہ
 پتھر سے لیا اور لکھا
 زلف در زلف و قلم در قلم
 شہرہ کی ایک نیا جگہ

۱۰۳
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

لاکھوں میں چھ اس شان شاہ دہقان
 دو طفل جلوس میں فقدا اور تین جوان تھے

پیدا یہ توڑتے کہ لاکھوں میں گیلیا
 دعویٰ تین ہراک کو کہہ میں شہر میں

ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

۱۰۴
 دو طفل جلوس میں فقدا اور تین جوان تھے
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

۱۰۵
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

۱۰۶
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

جینے کی ہماری جو خبر یا بیگی امان
 لاشے بھی لہتیں تڑکے نہ لکھو ایسی امان

جو مسجد حق سر کھی اور کھجکے تھے
 یہ قبلہ عالم کا ادب تھا چور کے تھے

ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

۱۰۷
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

۱۰۸
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

۱۰۹
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

تا بان نظر آنا تھا تریس کر کے
 پانچوں یہ جری چاند تھے چھ لکھ کر کے

مسیح سے تھے مسیح کہ مارا پھیل گیا
 وہ بنائی کا۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو
 ہرگز نہ ہو کہ ہرگز نہ ہو

<p>۵۲۷ کس کو کس کی بیعت سے کس کا بیعت بیعت میں وہ بیعت ہے جس کا بیعت قوت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت</p>	<p>۵۲۸ وہ بیعت ہے جس کا بیعت داؤد کا بیعت ہے جس کا بیعت داؤد کا بیعت ہے جس کا بیعت داؤد کا بیعت ہے جس کا بیعت</p>	<p>۵۲۹ صورت میں بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت</p>
<p>مالک میں نماز میں سردار میں دو ہم ان کے بزرگوں کے گناہ میں دو</p>	<p>ہر جوش و فغاوغ کے پائے جس میں ہم صبح سے سرنڈک کو ماتو پوہ دھرن</p>	<p>کس کام کے پھر سر جو بصدق کر دے اب دو وہ میں بخشو گی جو عزت کر دے</p>
<p>۵۳۰ ان کے گناہ میں بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت</p>	<p>۵۳۱ ان کے گناہ میں بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت</p>	<p>۵۳۲ ان کے گناہ میں بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت</p>
<p>قاصد وہ ہے جو قاصد میں ملے کہ باہن اس سے وہ کہ باہن میں ملے</p>	<p>پہنچے سے اور نہ بیعت ہے جس کا بیعت ماتو آپ کے عزت و توقیر جاری</p>	<p>تہنای کا دکھ قاطرہ کالال سرنگا لاشے کے اوٹھالے کو بھی کوئی سرنگا</p>
<p>۵۳۳ ان کے گناہ میں بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت</p>	<p>۵۳۴ ان کے گناہ میں بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت</p>	<p>۵۳۵ ان کے گناہ میں بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت بیعت کی وہ بیعت ہے جس کا بیعت</p>
<p>نیز وہ ہے جس کا بیعت ہے جس کا بیعت جو اس کے بیعت ہے جس کا بیعت</p>	<p>پوچھنی کی خطا ہو کہ کیا ہے کہ آزرہ ہو میں وہ کہ کس نے نہ</p>	<p>دس سال بھی پور میں دو نو کے بیعت دنیا سے اجل لپی پیغادی کے بیعت</p>

کلمہ

۱۳۷
 دو ذرات ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے سے مل کر
 وہی چیز بن جاتی ہے اور وہی چیز کو
 سزا تو پونچھا کہ وہی چیز اور وہی چیز
 وہی چیز کی بنا پر وہی چیز

۱۳۸
 کیا جانے کہ ان کو جو مجھے تقدیر رکھنے
 کی وجہ سے اس کو کر رہا ہے وہ سب ان کے
 کی وجہ سے اس کو کر رہا ہے وہ سب ان کے

۱۳۹
 تو یہ تو ان کی کہ نہیں ان کی کہ نہیں
 تو یہ تو ان کی کہ نہیں ان کی کہ نہیں
 تو یہ تو ان کی کہ نہیں ان کی کہ نہیں

میں جانتی تھی پہلے اجازت وہی لینے
 اسکی نہ خبر تھی کہ دعا وقت پر دینگے

جو چاہیں کریں بیٹوں کے قابل ہیں ان
 اب وہ کر رہے ہیں وہ لوگ کی ماں ان

کو ملتے ہیں تقدیر نہیں کچھ ایسے بڑے ہیں
 گھر تو تو وہ چلے پہل آج چلے ہیں

۱۴۰
 آتا ہے وہ صبح سے ان لاشے پر لاش
 ادا ہے یہ اور وہی ردا کی اور تاش
 پائی نہ اجازت یہ سخن خوب تاش
 باتیں ہیں یہ ساری لاشے بلو تاش

۱۴۱
 تو یہ تو وہ تو وہ تو وہ تو وہ تو وہ
 تو یہ تو وہ تو وہ تو وہ تو وہ تو وہ
 تو یہ تو وہ تو وہ تو وہ تو وہ تو وہ

۱۴۲
 وہ سالک وہ سالک وہ سالک وہ سالک
 وہ سالک وہ سالک وہ سالک وہ سالک
 وہ سالک وہ سالک وہ سالک وہ سالک

رکتے ہیں دلا ور کہ میں روکے سے کسی کے
 وہ سب بھی تو پارسے سے میں ان کے

تھے بھی شریک شہدا ہوتے ہیں لوگو
 دو پہلے ہا مولے جدا ہوتے ہیں لوگو

مضبوب ہوں فدا نہیں لی ابن علی کے
 تو انکی مدد کر کہ نواسے ہیں علی کے

۱۴۳
 آواز دہنوں آواز دہنوں آواز دہنوں
 آواز دہنوں آواز دہنوں آواز دہنوں
 آواز دہنوں آواز دہنوں آواز دہنوں

۱۴۴
 اور خاک پر عجب ہے وہ عجب ہے وہ عجب ہے
 اور خاک پر عجب ہے وہ عجب ہے وہ عجب ہے
 اور خاک پر عجب ہے وہ عجب ہے وہ عجب ہے

۱۴۵
 تو یہ تو ان کی کہ نہیں ان کی کہ نہیں
 تو یہ تو ان کی کہ نہیں ان کی کہ نہیں
 تو یہ تو ان کی کہ نہیں ان کی کہ نہیں

سن لے کر نہیں جو کچھ کام کرتے ہیں
 جس کے نواسے ہیں بڑا نام کرتے ہیں

بہتر ہو جاوے کو وہ پیار کے دونوں
 یہ خوشخبری آئے کہ ہار گئے دونوں

صدقے کئی کچھ کام سے مان آئے سزا
 جاتی ہو تو نہیں ہے وہاں سے سزا

<p>۱۵۱ قطعہ کی افویض میں بالی کو خلیج پہلو کے صفت میں لڑنے جو دواہ قدرتی گرت اسخو کو جو جو بدوہ کیا لپٹا کے گتے گتے کی بنت پیدا</p>	<p>۱۵۲ توش جو کما مانا گناہا باش لہ اب درینین فوسا سوسا کسکند مان چاہے پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ دو پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ</p>	<p>۱۵۳ نہ کہو کی افویض میں لانا جو چو پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ سر چھ کے ذقیر کو پیغہ پیغہ پیغہ سر چھ کو پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ</p>
<p>مامونہ فدایہ ہوتے ہو میں تپہ فدا ہوں لو آؤ کہ میں اب تو نہ قطعہ نہ خطا ہوں</p>	<p>تو تو پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ سر دو لڑنے لاکو تو میں جانوں کہ چری</p>	<p>مگر نہ بیٹے قابل ہست وہی ہجو چو کہ ہیں میں سر سبز ہوسا و نہ ہی ہجو</p>
<p>۱۵۴ چھوٹے کے کما جو کہ افویض کو مارا سر چھ کے کسی فکر میں ہم دونوں ہوا تھا دان ایک کے بعد ایک لادار سر دو ہستے بل یکے کے پیغہ پیغہ</p>	<p>۱۵۵ واد اور جو پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ بل چھوٹے کو پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ فاکس تو عالم میں تھا کوئی دلدار کرار کی جرات تو ہی ہوئی کدور</p>	<p>۱۵۶ دیا ایک طرف پیاس میں تھے عین غازی سر چھ کے پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ جی جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>کس کس میں آقا جو چکر رنج و غم تھا اس وقت میں نصن جلی لڑا و تھا</p>	<p>یوں سپہ میں بہ سر تاج ولیو کے پیغہ مان صدقے گئی پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ</p>	<p>آفت میں حواس لگے ہی ہو تپہ پیار جزا روکے پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ</p>
<p>۱۵۷ لاکھ لاکھ آداہ جو ہر علم و پاس جرات نہ پڑی عرض کی گئی پیغہ پیغہ آرزو نمودن اس میں پیغہ پیغہ پیغہ صبر برکت پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ</p>	<p>۱۵۸ اس کھڑا کہ بڑا کجا چلی تھی لہ جو قصہ میں تیار پیغہ پیغہ پیغہ کیا نہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ جویات پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ</p>	<p>۱۵۹ تیرے پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ آگے دل میں پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ پیغہ</p>
<p>جوڑے ہیں کہی ہاتھ بھی کر دیکھوں راضی ہو گیا وہ نہ اس وقت کہ ہوں</p>	<p>بودت کی کہان آنکھ کہان مرد کی تو چھپتے نہیں لاکھ نہیں جہانز کے تیور</p>	<p>دعہ ہر نہو نہ کہے تو شہادت میں جانی مرنے پہ بھی چہرے کی لاشا نہ میں جانی</p>

قصہ
 کائنات کی ساخت و ساز پر کچھ چوتھو
 مانڈ سب پر طاقت اوس کو کو تو پورا
 ہزار ایشیا کا تھا از اسوار ز کھونا
 خاکی مورا ب قلعہ نوں مگ تکب سے خوا

قصہ
 بھونٹنے کی بوجھ سے کراڑ
 کہتا تو میں سنو سنو کا اور کب تک
 فریاد ہی نہ ہے بوجھان و مگھار
 افضل بوجھان سے بوجھان سے جان مار

قصہ
 جس بلای کو دھست سدا کی کیا
 کیوں جاو اور دھست کی کیا کام خوا
 عاقبت کیے کا فی و دانی برا
 سکر سب بوجھان تو سن سب بوجھان

کھڑا رہنے کے کھڑا رہنے میں زمین تھی
 تھکا زور تو یہ اور زندان جو رہ تھی

سرفروغ کا تھا پونہ خالق کے ولی کے
 جبریل امین جو تھے ماتم علی کے

وہ کام میں کام میں کو فریاد کر رہا
 دم بھر کے لیے کیوں عرق شرم میں تھرا

قصہ
 جس جہت سے در زمین سے کھینچ کر
 بس فیض قدرت سے نہ کھینچ کر
 بوجھان اور دھست سے بوجھان اور دھست
 بعد ایسا بوجھان کی بوجھان

قصہ
 جان کا بوجھان سے کھینچ کر
 آقا کی طاقت کو بجا اور بوجھان
 میں جہت سے در زمین سے کھینچ کر
 در جہت سے در زمین سے کھینچ کر

قصہ
 جہاں کی جہت سے در زمین سے کھینچ کر
 دونوں زمین کو بوجھان سے کھینچ کر
 بوجھان سے کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 بوجھان سے کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر

پہلے تھیں وہ کلمہ جو مسلمان کہہ دیکے
 اب تک تو سزا دھستے ہیں وہ کلمہ کہہ کر دیکے

جبرار ہو سب حال سے نرم میں تھاکے
 مگھو ایسی دھست کا کہہ کر سن اکہ میں تھاکے

جو اکہ کہہ کر مکمل ہو وہ دھست وار نہو گھا
 اکہ دل بوجھان کو کوئی بوجھان نہو گھا

قصہ
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر

قصہ
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر

قصہ
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر
 کھینچ کر بوجھان سے کھینچ کر

اک مہربان میں نہ گرو نہ مہربان تھاکے
 خدق کے اوہ لاش میں اوہ مہربان

ایسے تو نہیں جو مجھے مجھ بوجھان کر کے
 میں دو وہ نہ بوجھان کی بوجھان تھاکے

مہربان میں نہ گرو نہ مہربان تھاکے
 پہچان میں وہ نہ مہربان تھاکے

جلد دوم

<p>۱۰۱۰ درہنہ درہنہ درہنہ درہنہ درہنہ کوہ و بیہوشی خانہ قدرت کے تگدین ہیں شیریں سخن لعل کے عالم میں کیا نہیں ہر طرف خلاوت ہے کہ باتیں کہیں ہیں</p>	<p>۱۰۱۱ پو پو نیان نور شہ جہاننا جگہ خضارہ رنگی گل شاداب سے بہتر دانتوں کی صف اور شایب سے بہتر جہر و کاعرق و توتو کی تہ سے بہتر</p>	<p>۱۰۱۲ ہر گز نہ ہونے پر جا کر تاروں کا رشتہ میں جان براق کا دل سے چراگا پائے لوٹیں غنڈہ پر کیا کیا کیا غلام کا دل میں ہلے شہر اسرا</p>
<p>۱۰۱۳ گلے ہیں وہی صاف وہی شرط و ہر افسر میں سب مصحف ناطق کا مزہ ہے</p>	<p>۱۰۱۴ ابر و زمین پھیلائی ڈھنڈر کے پنچے ہر دو دمہ نوبال سے اک بیکہ نیچے</p>	<p>۱۰۱۵ تہ بجز ہر طرف ہر گز تاروں کوئی ہاڑھیں کے مضمون اور ہر تاروں کوئی</p>
<p>۱۰۱۶ شہزادہ شہر شہزادہ شہزادہ رکھتے ہیں سب کو کون تو نہ چلے قوتوں میں غفلت کے نقشے مجال ہے دیکھتے ہیں شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>۱۰۱۷ حیران ہیں حیرتوں اور حیرتوں کا ابرو کا کون کون کون کون کون کا کھینچتے ہیں کون کون کون کون کا سر پہ ہر کون کون کون کون کا</p>	<p>۱۰۱۸ چرخ ہر طرف ہر طرف ہر طرف جلیں ہر طرف ہر طرف ہر طرف اگر ہر طرف ہر طرف ہر طرف</p>
<p>۱۰۱۹ سطرین ہیں سب گیب و تک بال نہیں ہیں مہر پہ ہر طرف حشر ہیں خال نہیں ہیں</p>	<p>۱۰۲۰ یہ گیب و تک بال نہیں ہیں سب گیب دو ہڈیوں میں چاروں طرف کی جا ہے</p>	<p>۱۰۲۱ عقل اور گیب و تک بال نہیں ہیں ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف</p>
<p>۱۰۲۲ دو جاڑے سے لیتے اور کاکڑ اور نہیں عمل کر کے ہر طرف ہر طرف شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>۱۰۲۳ کون کون کون کون کون کون کون یہ حیران حیرتوں کو کون کون یہ حیران حیرتوں کو کون کون یہ حیران حیرتوں کو کون کون</p>	<p>۱۰۲۴ کون کون کون کون کون کون کون ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف</p>
<p>۱۰۲۵ طو و نہیں ہو دیا یہ سفینے نہیں دیکھ اسطر کے سینے کو کون نہیں دیکھ</p>	<p>۱۰۲۶ نکوار چلی پھر کی ہوتوں جہر انہی خضے میں سر رہی سے سو اور کون</p>	<p>۱۰۲۷ کیا جلیے کب نام ہیں انکے ہا و ہر ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف</p>

۱۱۱

مضمون

۱۹۵
 مغز و عین ہر دو ستیہ با خودی کجا
 تاخیر عین عین ہر دو ستیہ ہر دو ستیہ کجا
 قیاسیہ اگر بار خدکین قیاسیہ عین آئے
 در مجہول ہر بار دینا طبعی ارض و ملک

۱۹۶
 گاہے بود کہ یک سہ سہ کار
 ای شہر دین و علم و کتب کیا ہو نوحا
 عواریں یا کو کرے یکبار سے وہ دل آ
 قانع نہ کرے دینا کو سوار

۱۹۷
 قلا سلف اندک گارد و عین
 دنیا انصوار عبد اردو کلام
 سلطان قضا شکر کلام و عین
 سیرا ملک قیاسیہ کلام و عین

۱۹۸
 ہو کو دستا سرکش جو بیان بہت نہیں ہو
 افسے کوئی دیا عین از برد دست نہیں ہو

۱۹۹
 خورشید زمین تاج سر عرش برین ہیں
 پہلا یہ شہر ہو کہ علوم شہر ہیں

۲۰۰
 سہا ارم عقل کی میرا عین تھے
 عقارت وہ ہو کل جو کسی سے نکل تھے

۲۰۱
 بن کر عین عین بن کر عین عین
 کہ نہیں عین کو کرے جو بکے کو کرے
 روح عین عین عین عین عین
 عین عین عین عین عین عین

۲۰۲
 اسم جہا طعنا از دیوانہ وال
 صین کی بیوہ آج کل سے شرف کیا پلا
 عزت عین عین عین عین عین
 عین عین عین عین عین عین

۲۰۳
 یازدہ بی بی دست خدا افس
 عین عین عین عین عین عین
 عین عین عین عین عین عین
 عین عین عین عین عین عین

۲۰۴
 پیر والے ہیں شمع حرم لم بر لبی پر
 قبضہ انہیں لوگو دکھا ہو عین عین

۲۰۵
 سر سے مشق ہو تو اعلیٰ سے کلی ہو
 ایما عین او کے جسے تک ہو وہ شقی ہو

۲۰۶
 اصنام سے کیا خد مع پاک گیا ہو
 گروا سے میں از در گاہیں چاک گیا ہو

۲۰۷
 عین عین عین عین عین عین
 عین عین عین عین عین عین
 عین عین عین عین عین عین
 عین عین عین عین عین عین

۲۰۸
 داؤد شہنشاہ دو عالم کا گار
 سوار جوان شہر عین عین عین
 وہ قیاسیہ عین عین عین عین
 گاہے وہ عین عین عین عین عین

۲۰۹
 وہ عین عین عین عین عین عین
 وہ عین عین عین عین عین عین
 وہ عین عین عین عین عین عین
 وہ عین عین عین عین عین عین

۲۱۰
 یہ پاؤں ہر طے نہیں ہیں جنگ یہ ہو کہ
 سرکش پہ بھی کرتے ہیں تو کھیت سے ہو کہ

۲۱۱
 باغ تیک عوش حق سے سرور ہے ہیں
 اشد نے پراؤ کو تو تفرک دے ہیں

۲۱۲
 دیکھو اسے آگاہ جو عین سے نہیں ہو
 بہتہ کوئی عین در فیبر سے نہیں ہو

<p>مقاله چو کباب بد هم خبر از کباب دست گردان می سر و صورت و وقت کباب کمرت درین کار کدو کوسن از دست بیفتند و در وقت مزه با او کسی نرسد و کسی نمی خورد</p>	<p>مقاله کس که در روز پنجشنبه کباب کمرت او را خورد بر او کسب و کسب و کسب و کسب تا بنده همین از آنست که در وقت کباب کمرت زنت هر بر ملاقات و در هر روز پنجشنبه کباب کمرت</p>	<p>مقاله اگر کباب کمرت از کباب صمد مطرب است دانست که در کباب کمرت چه می خورد جانب پادشاه است و در کباب کمرت چو کباب صمد مطرب از کباب کمرت است</p>
<p>کیا کیا نه نزل جای کباب کمرت پر ز غریب کباب اوس ضرب کباب کمرت</p>	<p>چو کباب کمرت از کباب صمد مطرب است از کباب کمرت کسب و کسب و کسب و کسب</p>	<p>کباب کمرت از کباب صمد مطرب است در وقت کباب کمرت کسب و کسب و کسب و کسب</p>
<p>مقاله از دست اوج و در وقت کباب کمرت و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب خاقان کبابی از کباب کمرت کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب</p>	<p>مقاله چو کباب کمرت از کباب صمد مطرب است کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب چو کباب کمرت از کباب صمد مطرب است کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب</p>	<p>مقاله چو کباب کمرت از کباب صمد مطرب است کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب چو کباب کمرت از کباب صمد مطرب است کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب</p>
<p>پایه بن اشک این منظره کور کور اوس بیتا کور و سی کور و چشم نظرو اوس</p>	<p>یون آن که تهنه سب و کسب و کسب و کسب چو کباب کمرت از کباب صمد مطرب است</p>	<p>ما تها اینا چو کباب کمرت کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب</p>
<p>مقاله کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب</p>	<p>مقاله کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب</p>	<p>مقاله کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب</p>
<p>هم می تهنه کسب و کسب و کسب و کسب هم شمر تو بن کسب و کسب و کسب و کسب</p>	<p>مده که تهنه کسب و کسب و کسب و کسب آنی که تهنه کسب و کسب و کسب و کسب</p>	<p>اس کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب کسب و کسب و کسب و کسب و کسب و کسب</p>

کتاب کسب و کسب و کسب و کسب

کتاب کسب و کسب و کسب و کسب

شیرین

<p>عالم غمزداری کی ابتداء سوار اور کجا جاتی غمزداری کی ابتداء سوار اور کجا جاتی غمزداری کی ابتداء سوار اور کجا جاتی</p>	<p>عالم عالمی جو چمن تو پریشان ہو گیا جنگل سے کجا جو کجا کجا جنگل سے کجا جو کجا کجا</p>	<p>عالم وہ بچا اور بچول سی وہ نہ مرقم کلائی سب میں سے ہو گیا بیدار کی صفائی وہ بچا اور بچول سی وہ نہ مرقم کلائی</p>
<p>آخروہ جرمی طنت دل غنیغہ دین تھے سر تھے صفت اول کے مین جرم مین تھے</p>	<p>دوڑ سے نہڑ پھل تھے جو کیش قدم تھے تھیں تھیں بھی پیا مومین پیا مومین تھے</p>	<p>زور ایسا جہاں کوہ سبک ناگہ کے تل سے ضرب ایسی کہ پوچھے کوئی ہیر ل کی سے</p>
<p>عالم سب چہ تو تھے غنیغہ دین تھے توار تھے ڈنڈے کے پتے دین تھے</p>	<p>عالم وہ گر گیا اور کجا کر جبے زواری تھے اس گل کو تلو اس کے گل اور پتے تھے</p>	<p>عالم وہ تھیں تھیں کجا کر جبے زواری تھے گر نہ تھیں تھیں پتے دین تھے</p>
<p>مانند براق مینوی عشرش سما تھے گھوڑے نہ کہو اوج سعادہ کے تھے</p>	<p>اب تک یہ ہوا ان جہان میں مینوی تھی غل بھاگ کہ بہار ایسی طرز مینوی تھی</p>	<p>ہو دل جو ہو کیو کروہ دلیر تھے کجا بھاگ گا تو کیا صدیدہ شیر تھے کجا</p>
<p>عالم دارا و جہان کی تھی غنیغہ دین تھے ہوا تھے پتے دین تھے</p>	<p>عالم موز تھے چو کجا کی باریک کجا ضرب اسدند کا سبب تھیں کجا</p>	<p>عالم کس میں تھی غنیغہ دین تھے کجا کی تھی پتے دین تھے</p>
<p>سہمے ہوت تھے تیرک آفت تھی جہاں پسیکان نہ مری پر تھانہ چلے تھی کجا</p>	<p>ایسا کوئی طفلی مین نہو اور ہو گا ایسا تو جو جھڑکا ہی طیارہ ہو گا</p>	<p>بچا مغانہ نہو کوک بھی جا لگی تھی کجا بچا مغانہ نہو کوک بھی جا لگی تھی کجا</p>

وہ بچا اور بچول سی وہ نہ مرقم کلائی
 سب میں سے ہو گیا بیدار کی صفائی
 وہ بچا اور بچول سی وہ نہ مرقم کلائی

<p>حک کالی جو سپورق جیاجیہ بہ پھری منہ پندک س عدوا زید پھری چار آڑوئے عالم بخو پھری دشمن کی زبیر کات کے پھری</p>	<p>حک بیستے ہی پھری کو فیل غنھے سے د لیکھ ہی ابو پھری لکڑی یہ جا کدہ پاکر کل آٹا کھا چا بدن مہ تیج اچل تے</p>	<p>حک یہ تھک کے جو پھری کو فیل سے کو تھرتے جو کھانٹے پھری یہ ڈوب گیا جب وہ اوہر سے او فھری اس چاند نہ آجک مچھپا اک نظر آریا</p>
<p>حک جاناوین جو فھری کو فھری افسر نظر تے نرسالے نظر تے رچی پھری ان جھپون اول نظر تے مرصفا کی کھون کے تھلے نظر تے</p>	<p>حک گنا اور کھانا کھا پیا پھری کشتی تھلے پھری تو رتا رتھری گنا ہوا ابو ہون دکھار مھری اس نہ ساس برس جاتھ پھری</p>	<p>حک جاننا ان دکھار تھلے مہری دل تھلے پھری کو فھری قاتل تھلے کھانڈھری فزار تھلے کھانڈھری</p>
<p>حک غل سٹھا کہ دن ایسا کھی پھری بچوں کو اس انداز سے لہری گرا کے فھری کو فھری چار دن سے فھری کو فھری</p>	<p>حک اعدا تھلے دکھار تھلے مہری مشی کے فھری کو فھری پھری نظر تھلے فھری دواتے تو دھار تھلے پھری</p>	<p>حک ہڑتے تھلے کھی گادہر کھلے تھلے نہا وارہ کر تھلے پھری تھلے ہزار ہزار تھلے فھری حلقہ کر تھلے فھری</p>
<p>شہر رہنیں ہوتے جو شہر تھلے تم چار ہر ہر وہیں مگر تھلے</p>	<p>یوں فھری کے دفتر کو تھلے مہری یوں چہرہ مہری کھی تھلے مہری</p>	<p>اب ہٹنے کی مہری مہری مست کھی کریں گرومان اکھونڈ</p>

کالی جو سپورق جیاجیہ بہ پھری
 منہ پندک س عدوا زید پھری
 چار آڑوئے عالم بخو پھری
 دشمن کی زبیر کات کے پھری

<p>۱۳۱۰ کان شیونک شیونک کاجی کام شیون کس تاج را ای میا را نام کس شیون نمز و کوا طبعا صمصام کس شیون</p>	<p>۱۳۱۱ وہ نصیب نظر از زمین اوزن کجیو وہ شیون کجیو کس شیون وہا لیدین لیدین کجیو کس شیون</p>	<p>۱۳۱۲ یہ در کجیو جوی طبل کجیو کجیو چارے عورت کجیو کجیو جگہ کو کجیو کجیو کجیو کجیو</p>
<p>اک شمس اوزاک برج شرافت کا قمر ہے مان کسکی ہر بیٹی تو پندر کسکا پسر ہے</p>	<p>ہر شاہی اور چہا تو تونے جو پسر اور دون کس طرح پکاروں کہ بہت دور ہیں تون</p>	<p>تلوارین علم قاسم وی کس شیون ہر شکل کجیو چاک گریبان کجیو</p>
<p>۱۳۱۳ شکر شکر شکر شکر شکر شکر لاکھونے لاکھونے لاکھونے لاکھونے اور در دستیا کجیو کجیو کجیو</p>	<p>۱۳۱۴ زمین کے لکھ لکھ لکھ لکھ کس لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لاکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۳۱۵ عجب عجب عجب عجب عجب کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو</p>
<p>سیراب بھی یہ نشد و مان ہونے نہایت اور ہر سر کھین یہ جان ہونے نہایت</p>	<p>دم خون سے سینے میں سما لہینا ہون ہی ہو مجھے چھوٹا نظر آنا سبیل ہون</p>	<p>آلودہ خون : وہ ہر کامل نظر آتے گودی کے پچھاک پر سبیل نظر آتے</p>
<p>۱۳۱۶ سیرابان دور اور دور ہونے اظہر کو لے کجیو کجیو کجیو فطرت کجیو کجیو کجیو کجیو</p>	<p>۱۳۱۷ یہ شکر ہی کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو کجیو</p>	<p>۱۳۱۸ سر جان تمہم شکر شکر شکر گورایان لکھ لکھ لکھ لکھ پیرکان سبیل کجیو کجیو کجیو</p>
<p>بتلا مجھ کو کہے مرے کیا کہے میں وہ لونا وہ کہتی تھی لاکھونے و کجیو کجیو</p>	<p>پتے مرے داخل ہو خیل شہر میں سجدہ متو کروں کجیو کجیو کجیو</p>	<p>لب پر یہ سخن نقاشہ والا نہیں آتے دم ہر نوٹونہ آتے مگر آقا نہیں آتے</p>

<p>مسئلہ لاشوتکے ذریعہ ایک بیکار کو کس قدر صاف اس کا بوجھ بوجھ دو بی بی کی قین نے پر مگر میں زمین اور گل سے تن اور ریت سے اڑھا کر اور ذرا قین کو</p>	<p>مسئلہ اگر تم کو کسی کو بھینچا کر بھینچا بھینچا جانے میں بھینچا بھینچا مادہ کو بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا</p>	<p>مسئلہ وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو آج کو بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا بھینچا</p>
<p>مامونے عجب وقت میں منہ موڑ رہے ہو کرن اگھوٹے دیکھو نہیں کہ دم ڈرتے ہو</p>	<p>لوگھ میں جلو لی بیان سب غش میں بی بی سرتنگے پر بوجھی جسے کی ڈیوٹی پر کھڑی</p>	<p>وقت کا یہ تھا جوش کہ تھکے تھے پھیر مہر مرتبہ لاشوتکے لپٹ جانے تھے پھیر</p>
<p>مسئلہ اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو</p>	<p>مسئلہ اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو</p>	<p>مسئلہ اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو</p>
<p>مانع جو ہوگی ماں سونیم پر بہن دیکھو اس عمر میں منسا کوئی صاحب نہیں دیکھا</p>	<p>ماٹھو کو دروہوڑ کے کچھ بات تو کرو بیٹا شہر والے ملاقات تو کرو</p>	<p>لاشوتکے چہ جائیکے تو تم کھا بھنگی میں یہ قبر میں سوئے تو کمان پائیکے میں</p>
<p>مسئلہ اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو</p>	<p>مسئلہ اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو</p>	<p>مسئلہ اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو اگر وہی جان سونے کو وہی جان سونے کو</p>
<p>تم اپنے جہانے مجھ پر کتنے تڑپے کاندھ ابرت تلوہ کو دیتے نہ گئے تڑپے</p>	<p>ہندوس معنی کے مسافر جو دو دنوں گردن بھی عہد لی تھی کہ آہر سے فونوں</p>	<p>چھوٹے کو علی البکر دیکھو یہ ہیں اک ماش کو خود کو وہی جان سونے کو</p>

پہلے

قصہ
 موتیوں کے کیمون ٹھکانے سے
 گو کہ موتیوں کی کیمون ٹھکانے سے
 صدف سے موتیوں کی کیمون ٹھکانے سے

قصہ
 اون دنوں کے عشق و محبت
 چوڑا ہونے کے عشق و محبت
 ایسا نہیں ہے کہ عشق و محبت
 سب سے پہلے عشق و محبت

قصہ
 ہوش آواز آواز کے ساتھ
 عجب اس کی آواز کے ساتھ
 کیلئے ہوش آواز کے ساتھ

وہ روزے وہ سرور ان نشہ دہان کو
 اس بوجھ کی طاقت نہ کہے میں کہاں کو

کل تک تھے ہم آج ایسا ہے دونوں
 بھائی بھی وہ جو ساتھ کے کھیلے ہوں

یا تو ہیں کہ ہر آہ یہ کیا پتھری
 سب کو تھے سہرا کی پونشاں بھری

قصہ
 اون دنوں کے عشق و محبت
 جان بوجھ کر عشق و محبت
 میں مان ہوں نہ صاف تھے یہ بھلا

قصہ
 وہ دنوں کے عشق و محبت
 جان بوجھ کر عشق و محبت
 وہ دنوں کے عشق و محبت

قصہ
 ہوش آواز آواز کے ساتھ
 عجب اس کی آواز کے ساتھ
 کیلئے ہوش آواز کے ساتھ

دل سے نہ یہ دل خالم ویاس مٹے گا
 صدقہ اب اونار ونگی تو وہ اس مٹے گا

ساتھ اب نہ کوئی چہرے جو ماتہ نہ بیگا
 شہزادہ کو نہیں اوست کون کے گا

ہاں کی طرح دونوں نواسوں نے دکھائی
 چوکنگی نہ تھی رنگ یہ قدرت تھی خدا کی

قصہ
 اون دنوں کے عشق و محبت
 جان بوجھ کر عشق و محبت
 میں مان ہوں نہ صاف تھے یہ بھلا

قصہ
 وہ دنوں کے عشق و محبت
 جان بوجھ کر عشق و محبت
 وہ دنوں کے عشق و محبت

قصہ
 ہوش آواز آواز کے ساتھ
 عجب اس کی آواز کے ساتھ
 کیلئے ہوش آواز کے ساتھ

کہہ تک کوئی و اما نہ تو ہو پوچھا نہیں ہوتا
 بھائی کوئی کیا بھائی کو کا نہ جانیں ہوتا

وہ دنوں کے عشق و محبت
 جان بوجھ کر عشق و محبت
 وہ دنوں کے عشق و محبت

ہوش آواز آواز کے ساتھ
 عجب اس کی آواز کے ساتھ
 کیلئے ہوش آواز کے ساتھ

<p>مجال عجب اس نے کن عرض زبان لاکوئی جو کہ جسے یہ لاک وہاں ہر پہنچ لڑنے تھے اس لیے تھی فتح لڑنے فوس کیوں لیتا اور کھینے بیٹھنے</p>	<p>مجال تو کہ یہ میں اونکی بائیں کوچی غانوا کو مارا کہ یہ اہستہ کجاچی کہ ہے میں اہم وہ جان مع منجھادی یہ کیا ہے جو ت کو مار تھے منہ دانی</p>	<p>مجال یہاں تو سطر اور تے لوگ تھی رہ کس کو اس کے تھے تھے تھے تھے تھے صدقے آئی تھے تھے تھے تھے تھے ہو پوچھا تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>گولہ میں جب انکی مجھے یوں آئی ہیں بھینا دو دیکھ لیاں انکو نہیں چمک جاتی ہر جہینا</p>	<p>صدقے گئی یہ نہیں دی باغش میں ہر جہینا بیٹھے ہیں حسین ابن علی ہر جہینا</p>	<p>ہر نبول کر ستر مجھے تھپش بڑی ہو قرآن ہو مان قبر کی منزل بھی لکھی ہو</p>
<p>مجال کہ بعض کو نہ لڑنے تھی لڑائی گو کیا ہو دیکھو جو کجا بے لڑائی بس صاف تھے تھپشیاں کس سر کی لڑائی غل جاکر یہ ہر لڑنے اٹھ کر لڑائی</p>	<p>مجال کہ چونکہ جو غلط عجا بونہ کے تھے باقی تو وہ تھپشیاں کس سر کی لڑائی چونکہ جو غلط عجا بونہ کے تھے پھر ہو پوچھا تھے تھے تھے تھے</p>	<p>مجال تو کہ کوئی کہتے ہیں تو لڑنے لڑائی مانا کہ وہ تھپشیاں کس سر کی لڑائی تو خوار تھے میں صاف تھپشیاں کس سر کی لڑائی دلید ہو پوچھا تھے تھے تھے تھے</p>
<p>لڑن پر جو چوٹھا ہو وہی جالے کہ یہ کیا تھا تو یہاں میں علی آج جو ہوتے تو مہر تھا</p>	<p>پھر کیا ہے جو چھین کے یہ انداز میں ہوں گردن کر کہ میں نا تھک میں باہو کوں لڑائی</p>	<p>کہ کھلا ملا تھم ہوں ولی ابن ولی کے ہم آتے ہیں لٹکرتے حسین ابن علی کے</p>
<p>مجال پہننے ہی سرفی کاں زرد چالی فخر سے کہ ایک پاسداری بہانی یہی تھی تھی تھی تھی تھی تھی ایسا نہ ہو کہ تھے تھے تھے تھے</p>	<p>مجال کہ ضبط کی طرف تھپشیاں لکھو تھپشیاں آواز لیاں تو ان کو نہ تھپشیاں لکھو تھپشیاں یہی تھی تھی تھی تھی تھی تھی دار کا تھپشیاں لکھو تھپشیاں لکھو تھپشیاں</p>	<p>مجال کہی تو ان خرد اس کے تھپشیاں لکھو تھپشیاں تھپشیاں لکھو تھپشیاں لکھو تھپشیاں لکھو تھپشیاں رہتے تھے تھپشیاں لکھو تھپشیاں لکھو تھپشیاں تھپشیاں لکھو تھپشیاں لکھو تھپشیاں لکھو تھپشیاں</p>
<p>آقا مجھے پہلے آتا ہے اقبال پر انکے کہیں نہیں خرد اس کے تھپشیاں لکھو تھپشیاں</p>	<p>میں ہرنگی تو راحت سے تھپشیاں لکھو تھپشیاں کیا گدگدی منہ لہر جو مان پاس ہوگی</p>	<p>ہاں نہ وہ تھپشیاں لکھو تھپشیاں لکھو تھپشیاں اور وہ تھپشیاں لکھو تھپشیاں لکھو تھپشیاں</p>

بہتر

<p>۱۱۱۱ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>	<p>۱۱۱۲ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>	<p>۱۱۱۳ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>
<p>کس نادر و غم سے یہ خوش اقبال ہے قبروں کے لیے ہائے مرگ لال پہلے تھے</p>	<p>سہو اوجہ پوری اکٹھ تو نہ مڑ لیا ڈرے گئے کہ امان نے نہیں منع کیا</p>	<p>بازو عین بھی کھنڈے میں کے پہلو نہیں گئے اکٹھوں نے مری او لیکھ او آسنو نہیں گئے</p>
<p>۱۱۱۴ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>	<p>۱۱۱۵ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>	<p>۱۱۱۶ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>
<p>اراحت کسی کروٹ کسی پہلو نہ ملیگی مر جاؤ گی زلفوں کی چوڑو شہو نہ ملیگی</p>	<p>میں بھی تو یہ جانوں کہ دل اخترہ نہیں لو کہ وہ بس اتنا کہ ہم آرزو کا نہیں</p>	<p>ابھی جو بخش آیا تو گدڑا لنگی زریں بجائے لاشے ہیں وہ لنگی زریں</p>
<p>۱۱۱۷ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>	<p>۱۱۱۸ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>	<p>۱۱۱۹ لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی لالہ جیو کھنڈے میں لالہ شفیق آبادی</p>
<p>ہر سو مجھ پر شاہک شمالی نہ دکھائی صدقے لگی اماں کو جو لئی نہ دکھائی</p>	<p>اب پیاس میں آب دم شہید گئے بجائی نہ رہے غلغلی میں ہم بھی ہو گئے</p>	<p>بالا سے جگر خیر نہ دیا و پچھ سے ہریں وہ دم کے پہلے ایک منہ سے یہ گوتے ہیں</p>

عربیہ
 چنگیز کی بیوی چنگیز کی بیوی
 چنگیز کی بیوی چنگیز کی بیوی
 چنگیز کی بیوی چنگیز کی بیوی

عربیہ
 ایک بلوچ کو مارا اور وہ بھاگا
 کوئی شہر نہیں چلا گیا
 تاپا تلواری اور کئی لاکھ
 کوئی غریب اسرا لیا اور بھاگا

عربیہ
 دیکھ کر تیرے اعدا کو
 دشمنوں کے چوتھے سے جیسے دل
 چھپ چکا نہیں انہوں نے سواران کا
 حال ہی تھا کہ وہ آپ کو چاہتے ہیں

غل پڑا جنگ کو فرزند حسن آنا ہو
 لاکھ سے روئے کو اک تشہد بہن آنا ہو

سب پر غالب جو ہوا اور یہ بھی یہ غالب
 جگر و جان علی ابن ابرہہ الب بین

پھر تو شاہ نے سہرہ کو اوٹھایا زمین
 جلوہ نورا آئی نظر آیا زمین

عربیہ
 تو زمان چمن ہفت
 صید میں شہر کراچی کے

عربیہ
 دو دن دو کوئی نہ ہو
 نیندہ رکھ کر کئی دن

عربیہ
 سب کا بھلا وقت بزدان
 فلک غر و شرق کا مہ تابان

اب کوئی آن میں جون ماہ میان ہو گیا
 آج زور اسدا اندھ عیب ان ہو گیا

کب شجاعت سے اوٹھیں زمین کئی مارا
 سچ جو پوچھو تو اوٹھیں تشہد ہی خدا

راند ابا و خسر سلطان زمین ہو گیا
 تل چرخ ابا لحد پاک سن ہو گیا

عربیہ
 جس کے دادا کے لیے عرض اور
 فرزند کی کھلی رشتہ کی سونبا

عربیہ
 بوجہ تم سدا دل پہ لگ گیا
 بوجہ موج شہدوں کا نکل گیا

عربیہ
 کئی آیت عجیب آیت میں جو
 پست تافرق یہ قصو حیرت

جیتا چنے کا نہیں سامنے جو آس گیا
 آج اس فوج کا بس ہاتھ چل گیا

وہ نواز اسدا اندھ کے تھے یہ پوچھا
 دل مرزا کی کہ اب دیکھتے کیا ہوتا ہے

خون میں شاوی کی ملاوت زمین کو
 زمین دن گذرے کہ پاپا نہیں

۱۱۱
 کیا کہنے لگا ہوتی کی یہ جا بجا اور
 شب کو سنتے ہیں ہونے والی غلطیوں کو
 آج مرے کو یہ یاد دیر میں اچھا
 سطر سے انا اجازت اسے مگر کی دے

۱۱۲
 اسے عرض کہ اگر سو تو میرا بیٹا
 تجھ کو تھا اپنے والد کی بی بی تیرے بیٹا
 دوست رکھتا تھا بہت مجھ کو وہ سلطان کا
 شہر کو تو کہہ کر رونے دوست تم جو روزانہ

۱۱۳
 یہ سوسہ سیر خیر فتح وقتین جوتین
 کیا کہنے لگا ہوتی کی یہ جا بجا اور
 حاجی دین کی قافلہ کا انوار العین
 کبھی ہونے کی بیعت نہیں کروں گا میں

۱۱۴
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا اوسنے
 کیا جگر ہو کہ بنھالا ہر کلب اوسنے

۱۱۵
 قتل تم ہونہ کہیں ہر وہی و ہواس ہے
 خدا سچ جسٹن کا بہت پائس ہے

۱۱۶
 حیرت کچھ غور زاد دل میں ہرین کو تا ہے
 شیر بھی بیعت رو باہ کہیں کو تا ہے

۱۱۷
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا
 زین ہو وہ کا کلب سیر ہر وہی
 غنے دیکھا اوسنے داغ چوں پوچھا

۱۱۸
 آج مجھ کو کہنے کو جو بھیجا
 آج مجھ کو کہنے کو جو بھیجا
 شہر کی افش کہ سبب یہ تو کلوگر
 اپنے عیب کو سچا اور داغ ہے

۱۱۹
 اور مجھے دینا ہر تاق طبع زین
 شہر کی افش کہ سبب یہ تو کلوگر
 مجھ کو کہنے کو جو بھیجا
 اور باہر سے ہر کراہے تو پوچھا

۱۲۰
 ہر خوشی گلو کہیں تم ہرین ہرین
 جاو شہر کو بیعت ہر رضا مند کرو

۱۲۱
 ہر خوشی گلو کہیں تم ہرین ہرین
 جاو شہر کو بیعت ہر رضا مند کرو

۱۲۲
 فاطمہ روئگی اس بان کا و ہوسین
 درو پرا ہر کراہے تو پوچھا پاسین

۱۲۳
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا
 کوئی سبب نہیں ہے جو بیعت ہے
 ہر وہی کو سچا اور داغ ہے

۱۲۴
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا
 ہر وہی کو سچا اور داغ ہے
 ہر وہی کو سچا اور داغ ہے

۱۲۵
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا
 ایسے روز کو کہنے کو جو بھیجا
 ہر وہی کو سچا اور داغ ہے
 ہر وہی کو سچا اور داغ ہے

۱۲۶
 آج ہی شب کو ہوا سیاہ تھا ارا قلم
 روحم اپنی جوانی پہ خدا ارا قلم

۱۲۷
 بیجا ہر وہی جو بیعت ہے و اوس ہرین
 حیرت کچھ غور زاد دل میں ہرین

۱۲۸
 اکو مارا تو شہر عقدہ کش کو مارا
 اگر انجین مارا تو محبوب خدا کو مارا

<p>اور بھی بڑھ کر اور اس پر کبھی کبھی جیسا کہ ہے پھر بعد ازاں اس کو بین دہنے اوست اس وقت میں پوری پائی تو پورا پورا کوئی ہونے اور</p>	<p>جائے جس غول پر شمشیر عالم کرنا نیر نیر کے نسبتاً ان کو کھانا لکھنا کہ وہ میں کھانا جیسا کہ ہے پھر بعد ازاں اس کو</p>	<p>شاہ زمانہ کے پاپا سون کا حکم ابن زبیر اس وقت میں کھانا پائی کا حکم اس وقت میں کھانا بین دہنے میں اضعاف کو کھانا</p>
<p>وہ تو بین دل کے غنی صبری فرما ہیں تھے چو تکو مگر سپاس عیش آتے ہیں</p>	<p>خرفق آہن میں جو تھے وہ بھی تھیں ایک طرف سے تو دس سو جا رہے تھے</p>	<p>سہلو جو سچ ہدیہ ان کو کھانی قائم جا کے کو شری پہ اپا پھیر پائی قائم</p>
<p>چو تھیں کے بن سوار گئے کہ پائی کے میں عالم تو نہیں تھے کہ قائم کہ کہیں کہیں تھے جو بعد میں تری فریخ میں آج پائی</p>	<p>کہ کہو سپہ سوار تھے وہ کھانا کہ خود اور اور میں تھے پورا بگن و سپہ و اور میں تھے پورا کیا پورا وہ اور اور کھانا</p>	<p>تھی با تو تھیں لعین تھے جو تھے پائی پشت قائم کہ کہیں تھے پورا گھر کیا ان کو تھیں پورا شہر ظلم کا اور مادہ پورا پائی</p>
<p>کہو کہ یہ سونکی ہزاروں لڑائی پوری آج قائم کے بھی اتنی کئی صفائی دہیں</p>	<p>داد مر واریہ شاہ دو سہرا تھے بارگ اوند کی ہر بار ہدا دیتے تھے</p>	<p>حال خیر ہو اللہ دہن دو لہا کا ہو گیا شہر ہونے غزال بدن و لہا کا</p>
<p>کہے کہ میں قائم تھے کہ جلیے فریخ کے کوئی کوئی کھانا چکی وہ بین تھیں بار بفریخ کھانا ہر تھیں تھیں کھانا کھانا</p>	<p>کہے کہ شاہ ہدا تھے تھیں دو تھے کہ تھے تھیں تھیں اور تھیں کھانا تھے تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>کہے کہ میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>دوم میں وہ تھیں ہزاروں کو تھیں رکھ ہر واریہ شمشیر کھانا تھیں</p>	<p>جنگ سرگردون میں تھیں تھیں پیاں حضرت کے دینی ہو کھانا تھیں</p>	<p>دیر تک بیٹھے رہے خانہ زمین بر قائم بر چھی کھا کر گھر گھر تھیں بر قائم</p>

علاج
 چرخہ سنتی زور شدنی فاعل کما
 لاش کو ذرا کے کھوڑیہ چھوڑے اور کھجور
 زخمیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 کھجور کے پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

علاج
 لاش کے روتے سے پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 لاش دارا داکا سندھ پھوڑیہ پھوڑیہ
 دیکھو پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 خاک پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

علاج
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 روتے سے پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 چاندی چھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 سیکھو پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

لاش گوزت سے اور تروائے کو آگھینا
 فاطمہ رائد کو زندہ سالہ پھوڑیہ پھوڑیہ

شرم سے شرم بھی نہ روئے کو دوڑھن پھوڑیہ
 بید کی طرح سے سر تا پدم کا پھوڑیہ پھوڑیہ

دیکھتی ہو زمین جو شرم سے دھکلائی ہے
 بد نصیب کو بھلا موت کہیں آئی ہے

علاج
 شرم سے شرم بھی نہ روئے کو دوڑھن پھوڑیہ
 لاش کو پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

علاج
 شرم سے شرم بھی نہ روئے کو دوڑھن پھوڑیہ
 لاش کو پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

علاج
 شرم سے شرم بھی نہ روئے کو دوڑھن پھوڑیہ
 لاش کو پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

لاش لیجاؤ تم اب مسکے کہہ میں جاؤنگا
 اپنا شرم فاطمہ کہہ کو نہ دھکلاؤنگا

یہ مجھے چھوڑ گئے خاک اوڑھ لے کر یہ
 کیا بنا یا تھا دھن رائد بنائے کر یہ

بدتر از موت پو مجہ رائد کا سینا تھا
 کس طرح کاڑھنگی کہیں کارنا پاتا تھا

علاج
 شرم سے شرم بھی نہ روئے کو دوڑھن پھوڑیہ
 لاش کو پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

علاج
 شرم سے شرم بھی نہ روئے کو دوڑھن پھوڑیہ
 لاش کو پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

علاج
 شرم سے شرم بھی نہ روئے کو دوڑھن پھوڑیہ
 لاش کو پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ
 پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ پھوڑیہ

ماورق کلم مقتول کو پھوڑیہ پھوڑیہ
 رائد پھوڑیہ کو ذرا چلا سا دیکھو

وجہ آرزو کی کیا تھی جو شرم ہو گئے
 آپ جنت کو گئے جگھو بیان چھوڑ گئے

سسر بیان پھر دلا کے اوڑھ جاؤنگا
 فیدت آپنی پوہ کو پھوڑیہ پھوڑیہ

<p>بیچے</p> <p>دوست خاص کا ابا تو بھی غلامی میں روزے سے جس نے شکر بھی کھلا ہوا اور غلامی میں اور حضرت ابو جہل کے ساتھ حق سے اور حضرت ابو جہل</p>	<p>بیچے</p> <p>لاش کو دیکھا ہے کہ گلی سے لاش کے ہاتھ سے بس ایک کھانا بیاہ کا جو ابا تو بیچے جو کھانا اب بیچتی ہے اس کی لاش کو اور کھانا</p>	<p>بیچے</p> <p>بیچے جو بیچے جو بیچے جو بیچے غلامی میں بیچے جو بیچے جو بیچے اس نے تو کھانے کی تو بیچے جو بیچے جو بیچے</p>
<p>بیچے</p> <p>جیسے جی بس اسی غم میں مجھ و نہات کہ ابن زبیر اسی کی مداحی میں او گاہ کہ</p>	<p>بیچے</p> <p>والی حق میں اس کے کہ نہیں فرماتے ہو سادہ پر ہے لٹی دو لاش کو بیچے تو کہے ہو</p>	<p>بیچے</p> <p>دل کا پیر کوئی ارمان کھلے نہ گیا ہاتھ یہ جوڑا بھی قسمت نے بدلنے نہ دیا</p>
<p>بیچے</p> <p>کیونکہ جس کے تو نہیں بیچے اس کو لیکن میں نے کھانا کہا میں نے دیکھا آرزو کھانے کے لگا کر آ کر وہ بیچے کھانا لاش آئی تو دیکھا وہ بیچے کھانا</p>	<p>بیچے</p> <p>اور دیکھا ہے کہ اس کے ہاتھ سے کھانا بیچے کہ اس کے ہاتھ سے کھانا بیچے کہ اس کے ہاتھ سے</p>	<p>بیچے</p> <p>ماننے کے جو نہیں بیچے اس کو بیچے جو بیچے جو بیچے جو بیچے صاحبو اس کے بیچے اس کے بیچے اس کے بیچے روکے بیچے اور بیچے تو بیچے اس کو</p>
<p>بیچے</p> <p>یہ لاش کی تمہیں میں سوختہ تن دینی ہوں اپنے سر کا تمہیں چادر کا کفن ہی ہوں</p>	<p>بیچے</p> <p>یہ لاش کی تمہیں میں سوختہ تن دینی ہوں اپنے سر کا تمہیں چادر کا کفن ہی ہوں</p>	<p>بیچے</p> <p>رسم دنیا کی ہر اور بکس و عشا کی پس نہ صرف گئی رائد و کئی پو پو بکس کی</p>
<p>بیچے</p> <p>کیا کیا بیچے ہر سارا غم جو کیا خوب کھانے میں ماں جو بیچے میں کھانے میں ماں جو سر کی سے غم تو بیچے میں ماں جو</p>	<p>بیچے</p> <p>کھانے میں بیچے میں بیچے میں بیچے کھانے میں بیچے میں بیچے میں بیچے کھانے میں بیچے میں بیچے میں بیچے</p>	<p>بیچے</p> <p>کھانے میں بیچے میں بیچے میں بیچے کھانے میں بیچے میں بیچے میں بیچے کھانے میں بیچے میں بیچے میں بیچے</p>
<p>بیچے</p> <p>کو لگا لگا ہوا کو مان دو لگا لگا لگا گر یہ خاطر نہ زبیر کی صدا آئے لگی</p>	<p>بیچے</p> <p>کو لگا لگا ہوا کو مان دو لگا لگا لگا گر یہ خاطر نہ زبیر کی صدا آئے لگی</p>	<p>بیچے</p> <p>پہلے تو کسی جگہ میں پھاؤ جس کو ایک کالی کھن لاکے پھاؤ وہی جگو</p>

مرفوعہ

مرفوعہ
چو لاشق سے چھرتی ہے بلالہ
گوراز شہ فریادیں ہوائی سبارج
کے لگا لگے نذر نیشم شرارج
مگر ہم دروغ سے کلافت گواراج

مرفوعہ
اے افسانہ افسانہ کا ادھی کاسمان
عجا کی جی فونے دے دے جی اللہ جی
دور کی روٹی پتا پتا کھانے کھانے
نیر فونے پتے پتے پتے پتے کھانے

مرفوعہ
عجا کی بے روز قتل نہ آسمان جہا
کلا کھانوں کے پتے پتے آفتاب
تھی نہ طے کبھی تھی جانت سے آفتاب
روا خطی پتے پتے پتے پتے کھانے

تجا پر ش اختری پہ پہ رنگ آفتاب کا
کھانے ہی جیسے بھول چین میں گلاب کا

بہر گل پر نیشم سے کورہ طور تھی
گو ما فلک سے بارش باران لوز تھی

پہا سی جو تھی سپاہ خدا میں رن کی
سما حل سے سرنگین بھن بھن فران کی

مرفوعہ
نیشم سے کھانے کھانے
مرفوعہ
وہ آیت ناب نہ وہ سو کھانے کھانے
سورجی ہوا ایسے کھانے کھانے

مرفوعہ
نیشم سے کھانے کھانے
مرفوعہ
نیشم سے کھانے کھانے

مرفوعہ
نیشم سے کھانے کھانے
مرفوعہ
نیشم سے کھانے کھانے

کھا کھانے اوس اور بھی سبزہ ہوا
تھا سو تو نیشم دامن مہر اجہرا ہوا

رو کے پتے پتے نہ کو امت کو کھا
سبزہ ہر تھا خشک تھی کھیتی قتل کھا

سہا سہا کھانے قتل شہا کھانے پر
طوفان آب شمع او شہا کھانے پر

مرفوعہ
وہ مہر نور اور وہ کھانے کھانے
مرفوعہ
کھانے کھانے کھانے کھانے

مرفوعہ
وہ مہر نور اور وہ کھانے کھانے
مرفوعہ
کھانے کھانے کھانے کھانے

مرفوعہ
وہ مہر نور اور وہ کھانے کھانے
مرفوعہ
کھانے کھانے کھانے کھانے

وا کھانے دیکھے مانع بہشت نغم کے
ہر سور وان تھے دشمن میں جو کھانے کے

دھو تا تھا دل کے داغ چین لالہ کا
سہ دی گل کو دیتا تھا سبزہ کھانے کا

کھا کھانے کھانے کھانے کھانے
وہ ہر چھپا یا بھن بھن کھانے کے

<p>۱۰۱ کمال و کمال سے جو کلمے کمال کے چنانچہ تیرے چھاپے ہو تو کمال کا نام لے و بسنے ہرگز اور شانہ و دو عالم کلمہ ہے دہرے لکھنے کے لئے کہ تو تیرے جیساں</p>	<p>۱۰۲ تو میری پیت کے اندر اس لئے نہ تو میری تو میرا ہی وہ بن نہ میری الفیہ میں بننا یاد آگے جس میں نہ تو اس وقت ما کھینا دیکھیں میں کیا روں نہ میں چھاپوں</p>	<p>۱۰۳ تو میری پیت کے لئے چھاپوں کی تو میری پیت کے لئے چھاپوں کی تو میری پیت کے لئے چھاپوں کی</p>
--	--	--

<p>۱۰۴ ہرگز کرینگے پاس نہ احمد کی آل کا رہتی بہ خون بہاینگے زعفر کے لال کا</p>	<p>۱۰۵ ۱۰۱ نہ اپنے قول کا ہر دم خیال ہے سچین حسین مجھ صادق کالال ہے</p>	<p>۱۰۶ رو تازہ لے سبب ہن منہ مازہ ہو کر کے مرے چلے ہیں آپ مجھے گھر میں چھوڑ کر کے</p>
--	---	---

<p>۱۰۷ سچے سچے کہ تو میری پیت کے لئے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے</p>	<p>۱۰۸ چھپیں میں جو زبان سے کہا ہے کھائے تیرے نام میں جو ہے حقیق اپنے تیرے نام میں جو ہے</p>	<p>۱۰۹ معلوم ہو گیا کہ نہ آپ نے کہا ہے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے</p>
---	---	---

<p>۱۱۰ کہہ لے سکے بال حرم ساتھ ساتھ پیکر میں شاہ دین کے سیکرہ کا</p>	<p>۱۱۱ اب ہاتھ اور ٹخاؤ فاطمہ کے تو جان سے ہر گئی کبھی نہ وعدہ خلائی میں سے</p>	<p>۱۱۲ فرقہ میں چھپ کر جیسے گدڑا قبول ہے اچھا سدا ہار گھر امرتا قبول ہے</p>
--	---	---

<p>۱۱۳ ہرگز نہ تیرے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے چھاپوں کی لئے</p>	<p>۱۱۴ لکھنے کے لئے چھاپوں کی لئے لکھنے کے لئے چھاپوں کی لئے لکھنے کے لئے چھاپوں کی لئے</p>	<p>۱۱۵ کہہ لے سکے بال حرم ساتھ ساتھ پیکر میں شاہ دین کے سیکرہ کا</p>
--	--	--

<p>۱۱۶ پوچھ گیا کون سا چھپ گیا جو آپ کا نہ ما کھا آسرا ہے مجھے اب نہ باپ کا</p>	<p>۱۱۷ خاصان حق کا خلق میں قربان ہے حصار برہو کہ صبر خدا کو پسند ہے</p>	<p>۱۱۸ ان سب گل سے ہو تو گئے صد امام ہو سوا ہر سو ہوں کہ تم نشہ کام ہو</p>
---	---	--

<p>۱۱۱ میرا یہ کمالی کارکنہ اب بہاؤ بہ پالی لیتے جاہے میں غم قلم پیر سوچتی زبان دکھائے میں پیر ہی لیا دکھائے واسطے منتھے سے ناخداؤ</p>	<p>۱۱۲ وہ دورے کو جو سب فرم میں آج تک خلیجی صفا کو دیکھے میں آج تک زیور کی طرح تم میری سیل تک جرات کا تھا چوہن کی سپہ پیر</p>	<p>۱۱۳ اوان سپہ گلو نہیں کر تھی تھا خلیجی جاہے زبانی ناخداؤ خیرات سے جمع کی لکھنے حیران تھے سب لکھنے</p>
<p>حق سے کہو متبول آنکھ جانی پہ رحم کر یار بہاری ششہ دمانی پہ رحم کر</p>	<p>کہتے تھے سب چڑھائے ہوتے آسین کو آقا اچھی کہیں تو اولٹ دین زمین کو</p>	<p>سرخ تھی لب پہ گو کہ نہ پالی غضیب تھا دیکھا جو عورت تو میں بھی قریب تھا</p>
<p>۱۱۴ چاچا شکر کی گو دھی اور تری قہ طور روتے ہو خلیج سے آندہ پو جنور چلی زمین پر روشنی آفتاب نور پڑھنے کے درود و درقیان ذی شعور</p>	<p>۱۱۵ خلیجی جاہے چاہے میں دل تو ترقی بھی بکیر جانباز سر فرشتہ بہادر و فاشخار ایک ایک رونق چہرین تان رو کا کار</p>	<p>۱۱۶ کتنے تھے سسکے کے پیرتے یہ سبیم عرصہ کر کیا سوار ترون اب قدام آماؤدہ عاقر او دھڑلے شکر دیکھیں کہ کو بہت ہیں تو ہم بھی بچ</p>
<p>چو ما ادب سے پائے امام انام کو خم ہو گئے تمام نمازی سلام کو</p>	<p>ہر چند باغ دوسر کو کیا کیا ملا نہیں انتگ تو اس روش کا کوئی گل گل نہیں</p>	<p>نام و برقی تیغ سے جل جائیں تو ہسی دب و پ کے مورچوں نے نکل جائیں تو ہسی</p>
<p>۱۱۷ حق کے دلی مصائب اور توجہ کوئی جو ان کوئی شکر کوئی سیرن قانونین بتواس را ان میں مطیعین کہتے تھے روز قتل میں عجب کا چوہن</p>	<p>۱۱۸ عشق و دروغ صحتی اور تپتہ تپتی سن اور تپتہ تپتہ لیا اور تپتہ تپتی نور اور تپتہ تپتہ زنی اور تپتہ تپتی ہر گھر میں صحتی اور تپتہ تپتی</p>	<p>۱۱۹ کتنے تھے شکر جبکہ امانت کے صد تے تھے حلال کے اور تپتہ تپتی درود و زست ملا نہیں کہیں کوئی ہی جو کہ دیو چون خالی تپتہ تپتی</p>
<p>مانگو دعا کہ آج بہرہ ناسعید ہو قربان ہوں میں ہیں بہرہ نہیں تعجب ہو</p>	<p>غازی تھے صفت شکر تجھی دلیر تھے ہمیں علی رہے اسی بریکہ شیر تھے</p>	<p>طاق نہیں کلے میں تپتہ تپتی دلیر کی سیرت میں دیکھتا ہوں بہرہ تپتہ تپتی</p>

<p>۱۰۱ فوکان اعتقاد علم سدا رتینا لوزان قناص صبح کی توتو سدا رتینا و کلا دیو کلا سر گروہ کلا دیو با سدا رتینا کلا کلا</p>	<p>۱۰۲ کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو</p>	<p>۱۰۳ اس وقت جب تک کہ مارا جا جا جا جا جا جا منت پر اون غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>
<p>دل کا پتہ تھے دیو کے بتور لیر کے گو پاسہ فام تھی پتے میں نہ پتے کے</p>	<p>نودس برس کا سن تھا مل گیا لیر تھے پتے بھی شیر جنی ک لیر کے لیر تھے</p>	<p>پانچ اسی آٹھ تھے دو دم کرین ہم تجھ سے ماتو کلا او سے قلم کرین</p>
<p>۱۰۴ اس سوچ میں غفلت روٹن تھے کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو</p>	<p>۱۰۵ دونوں میں کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو</p>	<p>۱۰۶ باقی اسی کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو</p>
<p>جرات نثار ہوئی تھی اوس سروروش پر شام چھٹا تھا سحر عمار کا دوسرے پر</p>	<p>گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر لعنت خدا کی مذہب باسن زیاد پر</p>	<p>چھ لاکھ اسی چھ اسی اسی اسی تھا شامی جو انوکھا غم علم کے ساتھ</p>
<p>۱۰۷ کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو</p>	<p>۱۰۸ کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو</p>	<p>۱۰۹ کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو کلا دیو</p>
<p>ساعده فرغ دیتے تھے تار نگاہ کو دکھلائی معین بہتیا بیان آئینہ ماہ کو</p>	<p>ایہ کبھی وکیل ہے آفت پریمی ہمیں سینہ میں ہم کہ لاش بھی اسی گرجی ہمیں</p>	<p>کبھی لڑ گئی ول لونا دہل گئے ہم سہم کلا دیو کلا دیو</p>

سدا رتینا و کلا دیو کلا دیو کلا دیو

کلا دیو

<p>ص ۱۱۱ حضرت نبی زین العابدین علیہ السلام علیہ السلام کے بیٹے کی پیدائش کا نام شاد و ہون نام دیران فوج نام بیٹا پیدائش کا نام ہون ہوا کہ کوئی</p>	<p>ص ۱۱۲ راجی کو عدم کو چھوڑ دینا چلے و تالور میں دیکھ کے کہ یہ ماں شہر ترقی کی جگہ اچھا وہ کہتا کہ ترقی کے لئے اس کو</p>	<p>ص ۱۱۳ باہر امام لنگے لانت اٹھا کہ جب عزت کا پیش آگیا قیام کا وقت تمل علی کا تھی دل سے کہو مصلحت سے کہیں نہ جانیو</p>
<p>ہو شاق مجھ کو خلق میں جینا جسٹین کا کیا شاہ ہون بدن ہو جو سید جسٹین کا</p>	<p>اولیٰ صغیر ہر وہ وہ جب پھر سزا آخر زمین پر ہر جہاں کا کھلے کر سزا</p>	<p>اولاد اپنی آج کے دن اگر بچاؤنگی میں قاطبہ کو شہر میں کیا مدد کھنگی</p>
<p>ص ۱۱۴ کہا جو جب لگا کہ وہ ملک شکر کیا فوج شہر علیہ میں مزار چنانچہ چاہیں رفیقان نے نظیر لاشوں پر افسانے کو امام ملک میر</p>	<p>ص ۱۱۵ گاہ کہ میں ایک فضیلتی شہر وہاں آئے وقت میں شاد کے یہ زمین کے ہیں اگر ملک میں روز میں ہر جہاں کے یہ شاد</p>	<p>ص ۱۱۶ دین میں سے نوجو سبھی کو شکر قیام کے لئے باس بلایا بصد مال رو کر کہ اگر کسی کو شکر کہہ اس منوعیہ کا جی کو شکر</p>
<p>افتادہ خاک و خونین وہ اہل تہمت بان کچھ رفیق باقی تھے اور کچھ عمر تہمت</p>	<p>رہنے ہیں کہ بڑی کو شکر لائیک صدف مانتی بچاؤ کہ لانت اب لائیک</p>	<p>جاری ہیں اٹھ خون مری چشم پر آہ سے زمین کے آگے جا نہیں سکی حجاب سے</p>
<p>ص ۱۱۷ بوقت خاتمہ رفق کا بوجہ تھے پھر سب سے زین العابدین علیہ السلام روز تھے حال خیر میان تہمت و بل کہ لنگے عمر تہمت کی ملک عدم کی</p>	<p>ص ۱۱۸ زین العابدین علیہ السلام ان کو کہتے تھے کہ یہ سب سے زین العابدین علیہ السلام روز کو چاہتے تھے اور مالک کے شہر سر پہ اہلیت رسول قلب پناہ</p>	<p>ص ۱۱۹ کھڑے رہا اور شکر آگاہ دشمن وہ وہ سب سے زین العابدین علیہ السلام غور نہ کیا جسٹین کے روز تہمت کیا تہمت کی جگہ کا جلیا تہمت جلیا</p>
<p>ماتم ہوا ہرم میں امام جلیل کے تیغہ فتنے ملک سے ہو گئے پورے تھیں</p>	<p>زمین مگر نہ روئی دینا امام کے چپ رہا کہ جسے کو باہر تہمت تمام کے</p>	<p>گھر اس پر وطن کو عذو کی سپاہ نے منہ دیکھتے ہو کیا تھیں بالہ پورے</p>

۱۰۰
 سید نظر عالم در عالم کے نقاب
 یافتی کون انگریز عیاش کے
 حضرت نے کیا جانچا بیچہ و برفن
 سرانگے گلے ان تو تیاست ہوئی بیا

۱۰۱
 بی بی انورؓ کی بھانجی سوسورم
 رکھنے لگی تیغ کھینچنے کے پیر
 اماں مدد ارشاد فرما کر کہ
 زبیر قہر مگر اب کوئی دم میں بیچہ

۱۰۲
 تم بھی کچھ نہ پانے پانے کی اسد کرم
 آفت میں آج میری سیرت میں جس
 دوشمن کو بھی خدا اور کون سے یہ رو
 تھو کر دیس کہ بلا دگی جو رو

تم بھی خجل رہو گے سدا جگہ کے سامنے
 شرمانگے حسن بھی وحی کے سامنے

کیا دخل ہے آگے جو وہ شہسوار ہوں
 عیاش ہوں کہ اکیس علی قاریوں

راضی رہنا کے حق پہ بھدا زور ہو
 حیدر سے ہم تول سے ہم فرور ہو

۱۰۳
 پور میں وہ دین و دنیا کی فکر
 کچھ نہ پانے بیچہ و برفن
 جلدی و دھن کے سدا چھوڑ کر
 قیام پوجا پوجا پوجا پوجا

۱۰۴
 چلے آئے سر کو جگہ کے پیر
 آکھو عین اکل رو کھینچنے کے
 قلم پوجا پوجا پوجا پوجا
 سب سے غریب شہسوار ہوں

۱۰۵
 وادہ قتل تو ہے جو عیاش
 صد سے لٹوٹ جا گیا
 اگر خدا تو اس تدار کے اگر
 وہ اپنے تیرے شہسوار ہوں

بیا نام تو ہیں برائی ہر اک آرزو مری
 اب وہ کرو کہ حسین ہے آبرو مری

بستی تمام لٹائی ویرانہ ہو گیا
 شادی کا کھڑو بھدا وہ عرفانہ ہو گیا

وہ مستعد ہیں خلق کر کے کوٹ
 ہم کیا پلے ہیں لاش اوٹھلے کے کوٹ

۱۰۶
 مادر سے کھو دیکھنے لادو گلہ
 ایسے ہیں پیر پیر پیر
 جانین مزار ہوں تو پیر پیر
 حضرت ہی وہ تیرے تو پیر پیر

۱۰۷
 کس کس میں جو حال روٹاں ہو
 تلو پیل رہی پیر پیر پیر
 اس زندگی پر حقیق آؤ پیر پیر
 اب کوئی دم میں وہ پیر پیر

۱۰۸
 سو تو جو عین گلہ لادو گلہ
 قیام پوجا پوجا پوجا پوجا
 رخصت کرو تو پوجا پوجا پوجا
 سب کو جو بول لیا پوجا پوجا

رہیں جلتے مرنے کو پہلے ہی سیکہ ہم
 روکا چیلے کہ نہ سے کچھ ادب سے ہم

آئی تیا ہی آل بی کے جس باز پر
 سرخہ ہر شاہد ہو نکا امام حیا پر

صاحب ہین سپر دعوس اجل کرو
 لشکر لکشاکی بولی ہو مشکل کو صل کرو

<p>حاصل چاہو کس کوئی نہ تو زمین پر چلے گا لو میں نے دو کھو خستہ سبب آریا لو دنیا میں باگا رانا کھسٹے سبب آریا لو دوزخ میں آجیجا بون پتی مریا</p>	<p>حاصل چاہو کس کوئی نہ غلام سے تو آجیگا روئے زمین سے آریا سماں و نو مڑا آئینہ نہ تھے مگر کج و شین خضدیار تیلہ کر کے قیاس گم دور مہوار</p>	<p>حاصل وہاں عیدانوں کے پان کو تو فریاد براق اس قدر ہیں کہ پیر اور کویا ان سے مقابلہ کی نہیں آفرینے کا بیٹیں مہو پوئی میں مکترا خراب</p>
<p>مجھے نہ اپنی کہ دو لہن کی عمر میرا کل تک بھی ساس آج سے اسکی کی میرا</p>	<p>دو لہکے نوزخ کی ضیا چرخ نگ گئی جولان کیا فرس کو تو بجلی چمک گئی</p>	<p>حیران ہر چشم حور ظہور اکا و بیکہ دادا دو پر پڑھے ہیں نوز اکا و بیکہ</p>
<p>حاصل چاہو کس کوئی نہ تو زمین پر چلے گا لو میں نے دو کھو خستہ سبب آریا لو دنیا میں باگا رانا کھسٹے سبب آریا لو دوزخ میں آجیجا بون پتی مریا</p>	<p>حاصل چاہو کس کوئی نہ غلام سے تو آجیگا روئے زمین سے آریا سماں و نو مڑا آئینہ نہ تھے مگر کج و شین خضدیار تیلہ کر کے قیاس گم دور مہوار</p>	<p>حاصل وہاں عیدانوں کے پان کو تو فریاد براق اس قدر ہیں کہ پیر اور کویا ان سے مقابلہ کی نہیں آفرینے کا بیٹیں مہو پوئی میں مکترا خراب</p>
<p>جلا کی مان کہ سب سے پہلے نہ دی صد کہ پر اور نہ روکیو</p>	<p>آندری چمک رخ پر آب و تاب کی سہرہ بنا ہوا کہ کرن آفتاب کی</p>	<p>شہرہ ہو حرب و ضرب شہ خاص و عام کا سکھہ ہر شہرت میں ہمارے ہی نام کا</p>
<p>حاصل چاہو کس کوئی نہ تو زمین پر چلے گا لو میں نے دو کھو خستہ سبب آریا لو دنیا میں باگا رانا کھسٹے سبب آریا لو دوزخ میں آجیجا بون پتی مریا</p>	<p>حاصل چاہو کس کوئی نہ غلام سے تو آجیگا روئے زمین سے آریا سماں و نو مڑا آئینہ نہ تھے مگر کج و شین خضدیار تیلہ کر کے قیاس گم دور مہوار</p>	<p>حاصل وہاں عیدانوں کے پان کو تو فریاد براق اس قدر ہیں کہ پیر اور کویا ان سے مقابلہ کی نہیں آفرینے کا بیٹیں مہو پوئی میں مکترا خراب</p>
<p>کچھ علم نہیں جو راہ ہر خبر کی دھار پر ہر دم خدا کا فضل ہر اس خاکسار پر</p>	<p>شک ادب ہر اسکی ثنا اس طریق سے دھوناز بان کو چاہیے آپ عقیق سے</p>	<p>میں بارگاہ دل حسن خوشحال ہوں ہر سے ہے جو نہیں ہوا اسکا لال ہوں</p>

دو دو کو کھو کھلا کھلا کھلا

<p>۲۹۰ چوبی قبا کو مثل کفن چھڑتا ہے کھلا پر سے یہ وہ سا چنگھارنا ہوا جیسا کہ مٹل کفن چھڑتا ہے کھلا پر سے یہ وہ سا چنگھارنا ہوا</p>	<p>۲۹۱ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>	<p>۲۹۲ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>
<p>۲۹۳ چوبی قبا کو مثل کفن چھڑتا ہے کھلا پر سے یہ وہ سا چنگھارنا ہوا جیسا کہ مٹل کفن چھڑتا ہے کھلا پر سے یہ وہ سا چنگھارنا ہوا</p>	<p>۲۹۴ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>	<p>۲۹۵ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>
<p>۲۹۶ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>	<p>۲۹۷ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>	<p>۲۹۸ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>
<p>۲۹۹ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>	<p>۳۰۰ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>	<p>۳۰۱ کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت کشت خورشید و چنگھارنا کا کشت دروغی کا دروغی کا کشت</p>

<p>حلال پورے میں سسٹن میں پورا پورا حلال مریض سے پہلے ان پر پورا پورا حلال اگر کوئی کھانے کا پتہ نہ ہو تو پورا حلال اگر کھانے کی کھال لگتی ہے تو پورا حلال</p>	<p>حلال یہ کھانا حلال ہے کہ جس میں بیٹا سسٹن میں پورا حلال ہے صحت سے اس کو پورا حلال ہے مانا و ذوق باطن کو کھانا حلال ہے</p>	<p>حلال کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں</p>
<p>حلال کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں</p>	<p>حلال کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں</p>	<p>حلال کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں</p>
<p>حلال کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں</p>	<p>حلال کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں</p>	<p>حلال کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں کھانا حلال ہے کہ جس میں</p>
<p>ہر شہار جان حکم کدوم کارزار ہو جاتا ہو اس کا کہان بہ گنہگار شکار ہو</p>	<p>خصلے ہیں جتنے سانپ وہ دیتے ہیں کبھی کرتے ہیں جو بہت وہ بر سے نہیں کبھی</p>	<p>بل کیا کہ کہ زور ہی موڑی گا کھان گیا غایب تھا کہ آؤ بہت وہ افسی لپٹ گیا</p>

<p>۱۳۱۱ گلزار ہے بس میں گھوڑا لڑکے کا یوں آئے عیبے شہزادہ چھپکے کرتے بیجا بود مگر سی ہوا کھڑے ہر دم صحت کو چھپکے آئے پھر لوگوں کے</p>	<p>۱۳۱۲ بیخون بیخون آنحضرت علیہ السلام بڑی توجہ میں دودھ پیا اور اس کا تون پیا تون تون تون تون تون تون تون تون بیکر نام فوج کا تھا ایک جان پیا</p>	<p>۱۳۱۳ جھپٹے جو شاہ نون چھپکے انہی الفاظ جلی گری تری بڑی کے لشکر ایک بار اوس غلاموں میں تون تون تون تون مہاجرے جھپکے گھوڑوں کی گری</p>
<p>مٹھ مٹھ کھانے ہوئے تھے زخم سینے کے بنگر ہو چکے تھے قہرے پسینے کے</p>	<p>یوں ہر جہاں تھیں ہر طرف اوس کجا جیسے کرن کھلتی ہو گرو آؤنا بسکے</p>	<p>بھاگتے زمین تھوٹنے رکھی زمین لال ہو گئی دو دو لہائی لاش گھوڑے پامال ہو گئی</p>
<p>۱۳۱۴ گلے سے لے کر تھکے کارف لیا رستہ میں تھکے بن آرام لیا چوہر دست چوہر تھکے بن آرام لیا تھوڑے تھوڑے تھکے بن آرام لیا</p>	<p>۱۳۱۵ غش میں تھکے اوس پھوڑے تھکے مارا کسی تھکے جاک کر تھکے پھوڑے تھکے پھوڑے تھکے کر تھکے تھکے تھکے تھکے</p>	<p>۱۳۱۶ دیجا امام لے کر گرو تھکے بن آرام لیا سوکھے ہوئے تھکے بن آرام لیا دامت برکتہ تھکے بن آرام لیا بجان ہوا تھکے بن آرام لیا</p>
<p>بان پید ہو کے آنکھ کھلی جتنی دیر میں سو تیروں کو نو تیروں کے اتنی دیر میں</p>	<p>طارق کی تیغ کھا کے بکار سے امام کو فریاد تھکے بن آرام لیا</p>	<p>جب لاش اوجھالی فہرے تو چوڑا تھکے بن آرام لیا سہا پانے سے بدینہ ہموکے تھکے بن آرام لیا</p>
<p>۱۳۱۷ تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا</p>	<p>۱۳۱۸ تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا</p>	<p>۱۳۱۹ تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا تھکے بن آرام لیا</p>
<p>غل تھکا کہ روند ڈالا ہر لشکر کے باغ کو بان غازیو بوجہ دوسٹن کے چراغ کو</p>	<p>چلتا ہی مان آکر مری جیتی اور ہو گئی اسے بھالی دھڑو کے لڑائی بگڑ گئی</p>	<p>لشکر تھکے بن آرام لیا رخ پر تھکے بن آرام لیا</p>

۱۳۱۷

<p>حاصل لاش را دست کی طاعت شاه کر دورست او در دست پند ناموس فتنه نخی آنگه طاعتی که آری جو حسن میں نوبہ را ز کوه و جوی</p>	<p>حاصل چه کینے زینچه آنگی سوادہ سنگوار افشان چو آنگی طاعتی ناموس و بار کینے آنگی طاعتی که طاعتی که آری جو حسن میں نوبہ را ز کوه و جوی</p>	<p>حاصل حضرت چه کینے طاعتی که طاعتی که پتیجا سر کوفتن میں طاعتی که طاعتی که چادری بیبیدا او دھلے دھن کونان کوهی میں لائی تربیت طاعتی که طاعتی که</p>
<p>چھپ جائے جس سے دور کا ناما ہو دو لہد و لہن کے لینے کو آتا ہے صاحبو</p>	<p>وہ کہتی تھی کہ جاگ کے نظر سیرو گئی بی بی نہ پکڑو ماتم کہ میں رائے ہو گئی</p>	<p>چلائی مان یہ کرتے تہاں ہاش ہاش پر قاسم نے اوٹھو دھن ائی ہاش ہاش پر</p>
<p>حاصل بندین کو عورتی زان طاعتی کہ طاعتی کہ اب دیکھا جو صاحب سے بار طاعتی کہ طاعتی کہ رخصت ہون چلا گیا برائی طاعتی کہ طاعتی کہ جاگے میں ساری رات کینے طاعتی کہ طاعتی کہ</p>	<p>حاصل کینے طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ کینے طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ کینے طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ</p>	<p>حاصل طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ</p>
<p>دلیپ سے فراق کی شمشیر میں تیر کو ماننے کہو دو لہن کے کمالے ہے جہیر کو</p>	<p>کیسی دھڑا دھڑی ہے یہ مان کہ کھل گئی دوڑو پھوپھی جہان کبیر کہ گزین</p>	<p>کروٹ تو تو کہ مان کے جگر کو قرار ہو اس پکینے کی شیند پر امان شفا ہو</p>
<p>حاصل لگا لاش میں کینے طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ</p>	<p>حاصل کینے طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ</p>	<p>حاصل طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ طاعتی کہ</p>
<p>وولہکی لاش آئی برہ سے کو تو وہ سندا لاش و دھیر کے پر کو تو وہ</p>	<p>زخمی بھی برہ سید بھی پرے پدیر بھی ہے دو لہو نام کو بھی چا کا سیر بھی ہے</p>	<p>بولی نہ تھی حجاب تقصیر ہوں اب حکم ہو تو لاش پناہم کر تھار ہوں</p>

مقالہ
 اگر بار بار دل خوش نہ ہو تو
 کل وہ خوشی آج سے بہتر ہے
 کیا کہنے روئے دل اور کلام الہی
 ہر وقت ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

مقالہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

مقالہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

چھوڑا دوطن کو لاش پر رونے کے واسطے
 دو لہانے تھے قبر میں سونے کے واسطے

نہرین روان ہر فیض شہر شہرین کی
 پیاسو پیوسیل ہر نذر حسین کی

نہرین روان ہر فیض شہر شہرین کی
 پیاسو پیوسیل ہر نذر حسین کی

مقالہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

مقالہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

مقالہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

ماہم بھی پوچھو نا تو ہر شادی بھی ہوتی ہے
 اک شب کی رائدو لہا کو کیا لکھتی ہے

ماہم بھی پوچھو نا تو ہر شادی بھی ہوتی ہے
 اک شب کی رائدو لہا کو کیا لکھتی ہے

ماہم بھی پوچھو نا تو ہر شادی بھی ہوتی ہے
 اک شب کی رائدو لہا کو کیا لکھتی ہے

مقالہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

مقالہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

مقالہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ
 ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

ع
جب انہیں سزا دی جائے گی تو ان کا علم سزا
فوج خدا کی سزا ہے اور یہ کہ جو
مومن نے جو بوجہ کیلئے لڑتے ہیں تم
تجربہ سے بہت بار تصدیق شدہ ہے

ع
وہ ان کا نام علم اور ان کا
نوع جو طوائف نہیں مردان میں ہے
میں سے بہت بار تصدیق شدہ ہے اور یہ کہ جو
مومن نے جو بوجہ کیلئے لڑتے ہیں تم
تجربہ سے بہت بار تصدیق شدہ ہے

ع
مومن نے جو بوجہ کیلئے لڑتے ہیں تم
تجربہ سے بہت بار تصدیق شدہ ہے اور یہ کہ جو
مومن نے جو بوجہ کیلئے لڑتے ہیں تم
تجربہ سے بہت بار تصدیق شدہ ہے

دیکھو انہیں کھانا کھائیں کہ کبھی اس کو
دو لون طرفوں کی فوج میں لڑنا اور
دو لون طرفوں کی فوج میں لڑنا اور

چھاپا پھا رہا ہے لہذا اس میں زیادہ
غل غبار پڑھے ہیں شیر آبی ہوا پر

جلوت ہیں اس میں کھانا کھائیں کہ کبھی اس کو
دو لون طرفوں کی فوج میں لڑنا اور

ع
وہ شان اور اس علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت

ع
وہ شان اور اس علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت

ع
وہ شان اور اس علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت

میرا کہہ رہی کہ شتر کی سوج سے
طوبہ لی جی وہ کیا تھا جس کے اوج سے

کیا رفعت نشان سعادت نشان ہی
ساتھ ہیں ہر نشان طوبہ کی نشان ہی

دیکھو انہیں دھونے پر رونق نہیں کو
ہنسا کر حسین لئے ہیں کس کس میں کو

ع
وہ شان اور اس علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت

ع
وہ شان اور اس علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت

ع
وہ شان اور اس علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت
نہیں لڑتے کہ ان کے علم کی عبادت

اللہ ہی جیک علم پوئرا ب کی
مار نظر بنی بھی کرن آفت ب کی

آکھوں بہت طے ہیں سولہ نام سے
ہجرت کرو حسین علیہ السلام سے

ستے تھے ہم کہ عالم بجا دست ہو
اپسے میں کہیں تو دنیا بہت ہو

<p>۱۷۱ چین بنامان اولاد اور پتھر جب پتھر کے پتھر میں نقشے کے پتھر میں چراغ کے پتھر میں</p>	<p>۱۷۲ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>	<p>۱۷۳ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>
<p>۱۷۴ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>	<p>۱۷۵ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>	<p>۱۷۶ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>
<p>۱۷۷ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>	<p>۱۷۸ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>	<p>۱۷۹ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>
<p>۱۸۰ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>	<p>۱۸۱ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>	<p>۱۸۲ پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں پتھر کے پتھر میں</p>

<p>۱۱۱۱ جو کر کے نہ تیرا کجمان سے نیز کوئی بلانے لگا آن بان سے نہ کسی کا پیر ہوا ہر مسلمان سے نہ توں کو بھی کسی صفدر نے زبان سے</p>	<p>۱۱۱۲ کہ نہ تیرے کہ کو سوچا جی جان سے نہ تیرے پر ایک دل میں نہ تیرے نہ صلوٰۃ نہ کیجی اپا اذان کا زور نہ نہ کو جانے نہ تیرے پر ایک بار</p>	<p>۱۱۱۳ صحت کی کو کھانا نہ نظر بولے نصیب نہ کر حاضر میں ایک سے فرمایا نہ تیرے ہم بھی بن آوازہ نہ سفر نہ چاہے نہ تیرے ہوا کو ایک ایک سے</p>
<p>اک شورا تھا کہ تلخ کیا ہو حیات کو لاٹھو نے جل کے ہاٹ دو نہ فرات کو</p>	<p>ہر سو میں سرکشی ہے سو اران شام کی اکثر کی بات مانتے ہیں نہ ظلام کی</p>	<p>یہ سا حق ہو جو قدم آگے بڑھا گیا اور بار بار طعنے میں وہی پہلے جا گیا</p>
<p>۱۱۱۴ تم ہی کا نام جو اذان نامور روکے کل کو کھو پھو الیا پانچ کر کہتے تھے کہ وہ نہ تیرے نہ یا رہا تیرے کہ کو فوجیوں نے قتل کر</p>	<p>۱۱۱۵ جو بات سنو نہیں بغیر ان کا نام کہتے تھے کہ جو ان کی جانب لگا کر بانٹھے ہی سر سر تھے کہ ان کو نہ تیرے نہ تیرے نہ تیرے نہ تیرے</p>	<p>۱۱۱۶ تو وہ کہتے تھے کہ جو فوجیوں نے قتل کر کہ ان کو دیوار لگا کھو فوجیوں نے جیہا نہ تیرے کہ کو صفت تیرے نہ تیرے نہ تیرے نہ تیرے نہ تیرے نہ تیرے</p>
<p>سکے نہ پیر و ظاہر جو پر دم کے قدم کو جا کر در پیر دیدم اس علم گرو سے</p>	<p>کس قدر کی نظر سے لہیوں کو تیرے میں چونکہ کو یہ غنڈا کہ آمنو شکے میں</p>	<p>یہ رہا تھا شہر و لہر و تکی حیرت سے فوج میں کو کیا جہاں تہ و بالا خاصیت سے</p>
<p>۱۱۱۷ جہاں تیرے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تیرے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تیرے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تیرے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۱۱۸ کہ اس جہاں کو نہ تیرے تھے تھے تھے عالم کو نہ تیرے تھے تھے تھے تھے نہ تیرے تھے تھے تھے تھے تھے نہ تیرے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۱۱۹ انڈیا تیرے تھے تھے تھے تھے تھے گویا تیرے تھے تھے تھے تھے تھے جہاں تیرے تھے تھے تھے تھے تھے نہ تیرے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>پاس ادب سے غنڈا کو ٹالے ہو میں شیر خدا کی گود کے پائے ہو میں یہ</p>	<p>مشائق ہیں وہ پاس میں نہ تیرے ڈر کر کہ نہ تیرے تھے تھے تھے</p>	<p>یوں جا کے روئے تیرے پاس پاس پر جس طرح بجائی رہتا ہے بجائی کی لاش پر</p>

غلام

۱۰۳۳

حالی ہوا تو کس نے فریقہ کا جب کیا
کاپا کس پر سے نہ موم نہ یون بجا
کہیں لگا کھنڈی تو بچا ہو جیہا ہرا
کہہ رہے ہیں آپ باہم جو کبریا ہو

۱۰۳۴
خدا چھوٹے بھائی نے نہ صرف جو دل
کے شہسہہ کے پائیں لہجی لٹکے کہ متصل
نزدہ نہ تھا کہ شہسہہ پر لگا کھنڈی جا بل
شہسہہ پر لگا کھنڈی جا بل

۱۰۳۵
جو کجاں چھوڑا وہ خدا میں وہ شہسہہ کبریا
حضرت ضعیف ہوا تو کس نے فریقہ کیا
نام میں لٹکے کہ موت نہ لہجی لٹکے
کہہ رہے ہیں آپ باہم جو کبریا ہو

لو کہ جو یک بیک گئی ہاتھوں نے کو گئے
کھڑے حسن کا طرح کچھ کے ہو گئے

یہ وقت آبرو ہی ہوڑی نہ ہو کہ کرو
نان بوجا ہو امام کی اپنے ہو کہ رو

سب پہل سے ہی ہو کھلی پاس رہ گئے
سہ ترو نہ میں اکیر ہو پاس رہ گئے

۱۰۳۶

حق مہر حق کی کو کھنڈی کا کنار
مہر حق کی کو کھنڈی کا کنار
خوش ہوا تو کس نے فریقہ کیا
کہہ رہے ہیں آپ باہم جو کبریا ہو

۱۰۳۷
اور تو یہ نہ لگا اور موم کو پھلے آو
سہل کے پاس خون کا دریا بہا لے آو
جب باس اوٹھا ز فوج کے او میں کجا ہو
کہہ رہے ہیں آپ باہم جو کبریا ہو

۱۰۳۸
بائیکھو لاشہ نہ ستاہ کی کینا
اکیر ہو پاس رہ گئے کہہ رہے ہیں
کہہ رہے ہیں آپ باہم جو کبریا ہو

فتح و ظفر ہی مثل حالی اختیار میں
بچے میں تھا ہی جسے تاکا ہزار میں

مان صدف و نشان نرسے فوج شام کا
بیٹو نکو پاس چاہیے بابا کے نام کا

تھی بہ بات جوش کجا میں زبان سے
ٹھا کھٹکے کے ساتھ جابگے ہم بھی جہاں سے

۱۰۳۹

کھلے بازار ان صدف صدف کدن
دھلا دیے حالی کجا والی کے علی
نہ سر سے موم چھوڑیں جو ان پلٹن
لاشہ نہ ستاہ کی کو کھنڈی کا کنار

۱۰۴۰
دولت پد کی لہجی کو اور بیٹھے ہر
جینے نڈکجا آہ میں جہاں کجا ہو
عقل کر رہے اور تکیہ ہر

۱۰۴۱
چھوٹے سے بیٹھے کجا ہو
سے تو ایک فرس ہو کجا ہو
چھوٹے سے بیٹھے کجا ہو
کہہ رہے ہیں آپ باہم جو کبریا ہو

آنکھوں میں پھر رہی تھی یک ذوالفقار
عباس و اودو تھے ایک ایک کی

اب باہلی جگہ مشہ حالی مقام میں
صدف نہ کس طرح ہوں کہ ہم فلان میں

سہ ترو نہ میں اکیر ہو پاس رہ گئے
سہ ترو نہ میں اکیر ہو پاس رہ گئے

<p>۱۰۰۰</p> <p>موت کے لئے کس طرح کی بیماریاں تیار مجان جو زمین کا جانی ہوا تو کس یازد کا کھانا اہل آسمان سے کرایا جو فریضہ کے وقت نہ جانی کس طرح</p>	<p>۱۰۰۱</p> <p>کون کون کا تو فریضہ ہوا تو کس بچکر اور ایک دو میں تو پھر پھر تو تو فریضہ کے لئے کس طرح تیب تیبان نہ تو فریضہ ہوا تو کس</p>	<p>۱۰۰۲</p> <p>کچھ بڑا کس طرح تو فریضہ ہوا تو کس بچکر اور ایک دو میں تو پھر پھر تو تو فریضہ کے لئے کس طرح تیب تیبان نہ تو فریضہ ہوا تو کس</p>
<p>تاریخ عظام پر کراؤشی دل سے تو کس عیا اس کا راز انمولہ ناموت بھی</p>	<p>تم پہلو ہا میں تھے چہ یہ یکس سینکل گیا پھر خاتمہ جو صومت جب دم کھل گیا</p>	<p>روئے کو کوئی دوست نہیا اور سر جانے ہو فرزند باپتی سو برادر سر خانے ہو</p>
<p>۱۰۰۳</p> <p>کس طرح کی بیماریاں تیار مجان جو زمین کا جانی ہوا تو کس یازد کا کھانا اہل آسمان سے کرایا جو فریضہ کے وقت نہ جانی کس طرح</p>	<p>۱۰۰۴</p> <p>کس طرح کی بیماریاں تیار مجان جو زمین کا جانی ہوا تو کس یازد کا کھانا اہل آسمان سے کرایا جو فریضہ کے وقت نہ جانی کس طرح</p>	<p>۱۰۰۵</p> <p>کس طرح کی بیماریاں تیار مجان جو زمین کا جانی ہوا تو کس یازد کا کھانا اہل آسمان سے کرایا جو فریضہ کے وقت نہ جانی کس طرح</p>
<p>صدمے بہانے دل حیران کا ہر کس روئے نہیں پوچھے ماتم میں بجالی کس</p>	<p>عمر میں بھی بن قلیل کچھ ایسے نہیں دو دو دکا ہو شباب یہ مرنے کے دن میں</p>	<p>دیتے ہیں جان اہل وفات نام کے لیے پاؤں میں کیا یہ ماتم اسی کام کے لیے</p>
<p>۱۰۰۶</p> <p>کس طرح کی بیماریاں تیار مجان جو زمین کا جانی ہوا تو کس یازد کا کھانا اہل آسمان سے کرایا جو فریضہ کے وقت نہ جانی کس طرح</p>	<p>۱۰۰۷</p> <p>کس طرح کی بیماریاں تیار مجان جو زمین کا جانی ہوا تو کس یازد کا کھانا اہل آسمان سے کرایا جو فریضہ کے وقت نہ جانی کس طرح</p>	<p>۱۰۰۸</p> <p>کس طرح کی بیماریاں تیار مجان جو زمین کا جانی ہوا تو کس یازد کا کھانا اہل آسمان سے کرایا جو فریضہ کے وقت نہ جانی کس طرح</p>
<p>قائم رکھے خدا کے نشان ہیں مالک ہی ہیں مگر کسے ہیں کی جان ہیں</p>	<p>سرتب پر سے کل ہوں اولیٰ عوام اندھیر جو جو قبر پر پلے چراغ ہو</p>	<p>ہم تم کو گلشن مہنی سے جاننا اجہا ساری لاش کو اکبر و شہانہ</p>

مجان

<p>۱۷۱۱</p> <p>اگرچہ خدمت ابرکالت کے لیے نظمیہ میں بول جلیں ہو پھیلنا پانا آکھین قوم پرکے ہم پورا وہ نامہ ار مے اذن تک ستر اور خا لکھا کاتا</p>	<p>۱۷۱۲</p> <p>ہماری ننگ اور پھر اور کھیل بجلی کو کوسرین لیکے طے غناہ و قار یوادیہ یک شاطر فریج ستر غار یو اذن تک باجہ چا پتر مار</p>	<p>۱۷۱۳</p> <p>تو تے وہ سوئے چویدے پھیل برجی گرجی زمین بیسی کی کی کھی اقدری ہی سبب غنٹ شتر و اخلال کانچا زمین کو پھیلے پھیل</p>
<p>۱۷۱۴</p> <p>اسیما شہر خجل ہون رسالت مآپ سے پہلے مر ونگا اکرم عالی جناب سے</p>	<p>۱۷۱۵</p> <p>خود دیکھ کر یہ حال پھر ہون ہیں آہ ملنے گئے ہیں خیمے میں ناموس سناہ</p>	<p>۱۷۱۶</p> <p>مسم زد ہون کے رہ گیا ہر نوجوان کا دشت نہر و کھیت بنا د عسراں کا</p>
<p>۱۷۱۷</p> <p>خود غلامی کا رنج کا اگر کوئی و اگر کوئی شہر پھر پھر پھر نور لگا پھر پھر پھر پھر اور آفتاب دین سہ اور کوئی</p>	<p>۱۷۱۸</p> <p>خود وہ دوسرے غلامی کے نور لگا اس کو اور کوئی و اگر کوئی شہر پھر پھر پھر اور آفتاب دین سہ اور کوئی</p>	<p>۱۷۱۹</p> <p>اور لگا اس کو اور کوئی و اگر کوئی شہر پھر پھر پھر نور لگا پھر پھر پھر پھر اور آفتاب دین سہ اور کوئی</p>
<p>۱۷۲۰</p> <p>پہلے غلامی تو بہت ٹیک نام ہون آقا یہ شام ہر وہ اور میں غلام ہون</p>	<p>۱۷۲۱</p> <p>دیکھو پھر رہو کہ لڑائی ہر شہر سے چھوٹے کی مشکو نہیں ترائی دیر سے</p>	<p>۱۷۲۲</p> <p>حلمہ غضب ہر ہاروئے شاہ حجاز کا لنگرہ ٹوٹ جائے زمین جہان کا</p>
<p>۱۷۲۳</p> <p>خود غلامی کا رنج کا اگر کوئی و اگر کوئی شہر پھر پھر پھر نور لگا پھر پھر پھر پھر اور آفتاب دین سہ اور کوئی</p>	<p>۱۷۲۴</p> <p>خود وہ دوسرے غلامی کے نور لگا اس کو اور کوئی و اگر کوئی شہر پھر پھر پھر اور آفتاب دین سہ اور کوئی</p>	<p>۱۷۲۵</p> <p>اور لگا اس کو اور کوئی و اگر کوئی شہر پھر پھر پھر نور لگا پھر پھر پھر پھر اور آفتاب دین سہ اور کوئی</p>
<p>۱۷۲۶</p> <p>زور کو پہلے ہوت سہو یکم لیکے پھو یکم اور ایک نظر و یکم لیکے</p>	<p>۱۷۲۷</p> <p>پہلے میں صیفین یہ تلام حیان ہون وریا جو بارہ ہر تھا وہ اولاد ہون</p>	<p>۱۷۲۸</p> <p>بھاگے تھے نہ ہر بار لڑائی کو چھوڑے ضیغ کھل گئے تھے ترائی کو چھوڑے</p>

<p>۱۰۰ چھ اتر ہی سپاہیوں کے ساتھ اس وقت میں ہی وہ جھانک رہے تھے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>	<p>۱۰۱ چھ اتر ہی سپاہیوں کے ساتھ اس وقت میں ہی وہ جھانک رہے تھے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>	<p>۱۰۲ چھ اتر ہی سپاہیوں کے ساتھ اس وقت میں ہی وہ جھانک رہے تھے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>
<p>پہرے تھے زرد پوش تھے کچھ کال کے نامہ در منہ چھانے تھے کوٹھڑی میں دامن اقبیا کا تھے سے لاکھڑے تھامے</p>	<p>اکٹھو ہوا ہا کے نہ پانی کا نام لو دامن اقبیا کا تھے سے لاکھڑے تھامے</p>	<p>پہرے تھے زرد پوش تھے کچھ کال کے نامہ در منہ چھانے تھے کوٹھڑی میں دامن اقبیا کا تھے سے لاکھڑے تھامے</p>
<p>۱۰۳ کھڑے تھے چھ اتر ہی سپاہیوں کے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>	<p>۱۰۴ کھڑے تھے چھ اتر ہی سپاہیوں کے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>	<p>۱۰۵ کھڑے تھے چھ اتر ہی سپاہیوں کے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>
<p>طاق سے ہیں بھرت ہو بازو دھرتے چہرہ کشا کا زور ہی پنجے میں نہیں رکھتے</p>	<p>کیا کہتے ہو سیکڑے سے منہ کوڑھرتے بیجا کہہ رہے ہیں بھائی کو چھوڑتے</p>	<p>طاق سے ہیں بھرت ہو بازو دھرتے چہرہ کشا کا زور ہی پنجے میں نہیں رکھتے</p>
<p>۱۰۶ اس وقت میں ہی وہ جھانک رہے تھے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>	<p>۱۰۷ اس وقت میں ہی وہ جھانک رہے تھے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>	<p>۱۰۸ اس وقت میں ہی وہ جھانک رہے تھے سرکار اور اس کے لیے نزار میں وہاں اس وقت بھی تھے خاندان</p>
<p>پہلے کھڑے ہی چاک گریبان کے ہوتے روٹی پر سوکھی شکل سکھانے لے ہوتے</p>	<p>حاشق ہو دلبر سرد و الجلال کے بازو قومی تھیں ہیں راکے لال کے</p>	<p>پہلے کھڑے ہی چاک گریبان کے ہوتے روٹی پر سوکھی شکل سکھانے لے ہوتے</p>

<p>تعلیم سخی کر کے نیکوئی حالت آباد ہو گیا وہ سرت پرین عیاش نادار کو دیکھ کر نہ کہے باب میں ایسا کو اختیار کرے کہ یہ بوج بنیں سو فتن میں جا</p>	<p>تعلیم کو لایا کر خوشی کیا اور کھو گیا کیا پوچھو نہ سکر نہ تا سو فتن زینب لقا زینب لقا کے لال بوج میں ہم فنا غدا کی کاہر کلام کھانسی ہو جا</p>	<p>فعل کو کچھ کہہ کر جان دو بھی زدن بن تہی آو اب نشہ سے صیب میں بنیں کوئی اختیار نہ ہے بیات اور کو کو تہ میں بنو اختیار وہاں کوئی ثابت زمانہ ہو سے مدار</p>
<p>کیسے جو رونے کی کوئی انکے راہ ہو اسب عنقریب ہو کہ مر اگر تباہ ہو</p>	<p>ایذا میں صبر صاحب یہ کیا نام ہو میری بھی آہ ہو محض ایسی ناد ہو</p>	<p>سوا ایسے نظر تہ بہت میں انکا آن میں نہ کہہ کی بھو بیا ہر جہاں میں</p>
<p>تعلیم ادا دہا اور اس کی نیکوئی ادا دہا اور اس کی نیکوئی ادا دہا اور اس کی نیکوئی ادا دہا اور اس کی نیکوئی</p>	<p>تعلیم کو چھوڑا اور اس کو بڑا لیا کو چھوڑا اور اس کو بڑا لیا کو چھوڑا اور اس کو بڑا لیا کو چھوڑا اور اس کو بڑا لیا</p>	<p>تعلیم کو چھوڑا اور اس کو بڑا لیا کو چھوڑا اور اس کو بڑا لیا کو چھوڑا اور اس کو بڑا لیا کو چھوڑا اور اس کو بڑا لیا</p>
<p>اک دل ہو یہ اور کئی عزم تہ میں بی با میں کیا کہو اس پر تہ میں</p>	<p>عزم چاہے نہ آہ و بکا چاہے بختیں شہر کی سلامتی کی دعا چاہے بختیں</p>	<p>سستی رہی ہوں جہاں جہاں جہاں آواز ہی جھلا کوئی ستا ہو رونے کی</p>
<p>تعلیم سب سے کہتے ہیں جو وہ چاہے سب سے کہتے ہیں جو وہ چاہے سب سے کہتے ہیں جو وہ چاہے سب سے کہتے ہیں جو وہ چاہے</p>	<p>تعلیم صفت میں بننا فاطمہ سے کہتے ہیں صفت میں بننا فاطمہ سے کہتے ہیں صفت میں بننا فاطمہ سے کہتے ہیں صفت میں بننا فاطمہ سے کہتے ہیں</p>	<p>تعلیم آفت میں صبر کرنا بن اسلم کی آفت میں صبر کرنا بن اسلم کی آفت میں صبر کرنا بن اسلم کی آفت میں صبر کرنا بن اسلم کی</p>
<p>آواہ ہے دلبر زہرا کہے سامنے روتی ہیں لونڈیاں کہیں آگے سامنے</p>	<p>بوج میں حضور کر کہ بختیں کی قبول ہو صاحب یہ کہیو تم کہ رہا بجا قبول ہو</p>	<p>چرا ہے کہ وقت پہ کیا کام کر گئی چھوٹی ہو چھٹی کی بوا نام کر گئی</p>

<p>معنی بیتار سچ کے ہوتے ہیں جو صاحبِ مروت ان سے فتنہ بخشد دل سپید البتہ</p>	<p>معنی پتے کے سارے جان بیاں آنے کا حال جیسے فتنہ میں چھٹکے کے بیجا نواں</p>	<p>معنی ساقی کو کبھی کبھی گنگا تر قتل کا قصہ نہیے رسو کن کو فتنہ موتی کا بیانی</p>
<p>صدقے رنگ بھڑائی از رو ہو گیا کاشیہ یہ دمت و پاکہ بدن سر ہو گیا</p>	<p>ہیں ذرہ پروری کے چلن آفتاب میں آفتاب دیر کیلے فادم کے باب میں</p>	<p>مرنے کا خطرہ نہینے کا مطلق مزار نا اوسا نکھی ابرو نہ رہی جب تو کپار ما</p>
<p>معنی میں جو فتنہ سب سے بڑھ کر ہے بیتاب سچ کے ہوتے ہیں جو صاحبِ مروت</p>	<p>معنی لوگوں کو کس سے کس سے اپنے اپنے نام کیا میں غلام خاص نہیں غلام</p>	<p>معنی بلا جی کو بیا نشیہ دگ کر کے اپنے کے سب سے بڑھ کر ہے فتنہ موتی کا بیانی</p>
<p>میر زلیبت تلخ خاطر ہے کہ نور نہیں کو میر میں کہاں ہوا کے سنا کو نہ سنا</p>	<p>مشکل ہوا ایسے وقت میں رکنا دیر کا اکثر کسیر ہوں شیر الہی سے خمیر کا</p>	<p>وقت مدد ہے کچھ بھی ادا کیے بندہ کچھ کے اپا فہمے آزاد کیے</p>
<p>معنی سب کو کھانا کھانے کو کھانا کھانا کودھی میں کھانا کھانا کھانا</p>	<p>معنی آپ کو کھانا کھانا کھانا کھانا آپ کو کھانا کھانا کھانا کھانا</p>	<p>معنی کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا</p>
<p>یہ نوجوان سبھا لیکھا جسد مہر و کھان جھاٹل سے ہر اک کی سفارش کو کھان</p>	<p>اب بھی نہ تیغ و تیر اگر تن یہ کھا و کھا مولا بتائے کسے پھر منہ دکھا و کھا</p>	<p>دم بھری زندگی مجھے دشوار ہو گئی سب تو خفا تھے موت بھی بڑا ہو گئی</p>

فارسی

<p>۱۵۹ خاندان کے گھوڑا قدم شاہ و پناہ بولنے لگانے شہنشاہ جب دہر اترن کی جان اور سبب قوت بلکہ یوں ہوشی تو خیر جانے کر و سفر</p>	<p>۱۶۰ آیا جاؤ اور وہ برقی سندس خا خود فلک پہاڑ کے کوئلے زینت ہوا تھا اسکے ذریعے غزال کا کھانا اسی سبب شہزادے کے لئے تو بیکار</p>	<p>۱۶۱ شہنشاہ سے لڑنے کی ہوش جان گرد اور کے خاندان کی تکی شان جلو کے راہ و شہزادے کا کھانا ذریعے سبب خیر میں مسلمان بنی</p>
<p>۱۶۲ بھائی ہنو تو بھائی کی مٹی ضرب ہو اچھا شہزادے کو چ مر پاتر اب ہو</p>	<p>۱۶۳ صرف قدم کی گرد کو پاتی نہیں کہی وہو ڈھٹے بشہر پر ہی نظر آتی نہیں کہی</p>	<p>۱۶۴ کھم ہر تھے تو نعل بھی جا رہا ہوں نقش نیم فرس سے ہزاروں ہلال تھے</p>
<p>۱۶۵ تو سو اچھا کئے اس سے وہ جوی سب دوسے شکست میں آ کر جوی آ کر اسے سرفروغ کیا اس نے جوی عدسے ریزہ ریزہ تھا اور تو جی</p>	<p>۱۶۶ وہ زمین پر نہیں کیا وہ تو زمین زینت سے جیسے ہوتی ہو آراستہ زمین چہ نیم سادہ دین آہو جہ طغی زان سعادت یہ تھا کہ بولتے تھے کہ جوی</p>	<p>۱۶۷ وہ دہریہ و کھلوت خانہ و شہنشاہ نظر آتا تھا جسکی حالات سے آفتاب وہ عیب حق کہنے کا زینت ہو آراستہ صورت میں زور و فرسوں میں بنا</p>
<p>۱۶۸ سر سے سدا ہی دوش تگ لگا کر پڑی پانوں کے پاس خاک پر غش کھاکے کر پڑی</p>	<p>۱۶۹ جادو تھا مجھ پر تھا خبری تھا طلسم تھا پاکھڑ نہ تھی ریزہ میں تھمن کا جسم تھا</p>	<p>۱۷۰ صورت میں سارے طور و کھل کے ہیں شوکت بکار فی ہر کہ بیٹے جوی کے ہیں</p>
<p>۱۷۱ تگلا وہ شہنشاہت با عہد کرے جوی کو اسی فتح سبب وہ کھم فرستے تھے پھر کے پورے فتح و کھم نصرت نے جویے ہاتھ بظرف و کھم</p>	<p>۱۷۲ رکھا قدم رکھیں میں خیر ال نظیرین کیا کوئی فتح جو بال نے پڑھی جو صدر زینت کہ فیہ تو جبال نے وہ کھم کہتا کیا فرس میں جبال نے</p>	<p>۱۷۳ کھم کوئی شہنشاہت کہیں میں اور کھم کھم کوئی شہنشاہت کہیں میں اور کھم کھم کوئی شہنشاہت کہیں میں اور کھم کھم کوئی شہنشاہت کہیں میں اور کھم</p>
<p>۱۷۴ خورشید کا حلال لگا ہونے لگا گیا اقبال سر کے گرد پہاڑ کے بچر گیا</p>	<p>۱۷۵ کس ناز سے وہ شہنشاہ خزان ختم چلا طاؤس بھگا کر میر کو سو کھم چلا</p>	<p>۱۷۶ رو کیا جو وہ موت کے بجھ میں آ گیا بہت جاؤ سب کہ شہنشاہت میں جا گیا</p>

<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>
<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>
<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>
<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>
<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>موضوع ایک نیا نیا کھانے کا طریقہ جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>
<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>	<p>یہ دس روزہ کھانے کا طریقہ ہے جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت مند ہے۔</p>

<p>قصہ آؤ تھی تھی کہ ارجان کا بیام حمت یہ صفت انہی تھی وہ رسالت شام حمت جابجی سا بیام حمت ششدر تھی موت جا طرف حمت</p>	<p>قصہ ہنچ چھکے کسبہ کے میں تھی کیا پائے وہاں کے اسے مارا لے گیا باقی رہت ہزار بیچ تھوڑے میں گیا اندر سے وہ علم پہ لو تھی لے گیا</p>	<p>قصہ نفوس اجسادات لگے وہیں جیسا گوشے کے جان سے دوستی کو تھی جیسا کہہ جیسا وہیں جان سے زہر جیسا نیکوں کو دیکھ کر جیسا کہہ جیسا</p>
<p>اس قول پر کہی تھی کبھی اوس قطار پر پڑتا تھا ایک تھی کاسیہ ہزار پر</p>	<p>اس پر بھی تھی گئی سن دیکھیں ذری تھی گویا تھی آگ پر تھیں اوسے بھری تھی</p>	<p>اندر سے فرقاً گون و سر بھی ہم دیکھے کشتہ نکا دکر کیا ہی کہ تیغ و نہیں دم دیکھے</p>
<p>قصہ وہ تھی کہ جب وہ تریا پر لگی رفتی تھی کہ تیری تھی ذوق تھی تھوکتے سوراخ تھی شہر دل لگی جہوں تھی شان سب اسے لگا لگی</p>	<p>قصہ بقیہ تھا کاتھم اسے عرب کا تھم ہو چکا وہاں تھم تھم کھل تھم آئی اجل ادا تھا جو تھی لے ادا کا تھم شہر خرات تھی شہر لے لے ادا کا تھم</p>	<p>قصہ کھلی تھی نظر دیکھ گنگن اجل تھی کچھ تھی تھی تھی تھی اجل تھی رہو یادین بھر کر اشارت میں اجل تھی تھوڑے تھی کھلی تھی اجل تھی</p>
<p>چتون وہی تھنہ وہی لے باکیا تھی پھرتی وہی تھی تھی دی جالاکیا تھی</p>	<p>باز وہی آئی تھی دو دم شانہ کاک کے پہونچے کو بھی حکم کیا دستا کاک کے</p>	<p>ایسے جبر سے کسکو مجال مصاف تھی یوں پھر کہ صفت کی صفت کو جو تھی</p>
<p>قصہ تھوڑا وہ سوچو پھرا دئی تھی عوازت تھوڑے تھی تھی تھی یوں تھوڑے تھی تھی تھی تھوڑے تھی تھی تھی تھی</p>	<p>قصہ کھلت تھی مثل برقی تھی تھی ڈو ڈو کہ تھی تھی تھی تھی کئی تھی تھی تھی تھی تھی کا تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>قصہ جلیں بھر کر تھی و دنیا تھی تھی ڈر سے تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>تھی تھی تھی نگاہ تھنہ کاجبال تھا آکھیں بھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>آواز تھی تھی تھی تھی تھی اندر کارم تھی تھی تھی تھی</p>	<p>جلالی روح تھی تھی تھی تھی بولی اجل اب او تھی تھی تھی</p>

<p>۱۳۱۰ ورنہ جو اس طرف سے ہوتی ہے وہ صرف نیا ہے قانونین شریعتیوں میں وہ نہیں ہوتی کس دین سے جو ہر طرف سے اس کے لئے اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>۱۳۱۱ کہ جس سے وہ ہوتی ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے تو اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے آج کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>۱۳۱۲ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>
<p>بہنہ کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے بیرون کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>عجائز اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے بانی پر اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>خ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے بان کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>
<p>۱۳۱۳ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>۱۳۱۴ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>۱۳۱۵ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>
<p>آقا کی زندگی پر ہر جگہ جاک جا کر نے اور نئے آپ کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>موجود ہیں کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے پرواہ کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>تہا سب سے علم کا ہر جگہ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے بلوہ کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>
<p>۱۳۱۶ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>۱۳۱۷ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>۱۳۱۸ کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>
<p>سیرا بچہ تک کہ شہر کے ہر طرف سے منظور تھا کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>اوڑا اور کے ہر طرف سے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>	<p>جب دم لیا تو سینے پر سو تیرا جل کے پہلو کو تو توڑ کے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے</p>

مسئلہ
 سہیل سہیل سہیل سہیل
 لڑنے میں چھوٹی سہیل سہیل
 کہنا تھا گنگا کے قریب سے وہ قوت خلیل
 فرزند کو سہیل سے یا نشیفر زوال جلال

مسئلہ
 قہار کو سہیل کہتی تھی مگر کبھی
 کو بڑی طمانینہ کی لڑائی اور کبھی
 گمراہ کی بیاد سے بھائی کا چھوٹی سہیل
 رہنے سے سہیل کے لئے بہت کچھ ہوا

مسئلہ
 حضرت تو تھے بہت ہی باہر صبا مالک
 جسے سہیل نے سہیل سے چھوٹی سہیل
 زبور علی بن ابی طالب سے چھوٹی سہیل
 پروردگار سے چھوٹی سہیل

جاہو چونک سنا کہ لیکے جو تھوڑی ہی لگے
 ایسا نہ ہو کہ پاسو کی کشتی متباہ ہو

کی آہ سامنے کہی رضرا کی جالی کے
 وہ رو کر کہی لہر گئے پیش سے بجالی کے

لب اوٹکے اوڑھو وہیں اور کوسوں
 آنکھوں میں اشک لاکھو میں لاکھوں

مسئلہ
 تیرے لئے کہ لڑتے رہا کرتے
 میں جو میرے کیا کسیر
 اگر لگا سبیاں وہاں جو لیکے تیرے
 نیور اگر کیا علی والی کا میرے

مسئلہ
 تیرے لئے کہ لڑتے رہا کرتے
 میں جو میرے کیا کسیر
 اگر لگا سبیاں وہاں جو لیکے تیرے
 نیور اگر کیا علی والی کا میرے

مسئلہ
 تیرے لئے کہ لڑتے رہا کرتے
 میں جو میرے کیا کسیر
 اگر لگا سبیاں وہاں جو لیکے تیرے
 نیور اگر کیا علی والی کا میرے

چھوٹی جو باگ پاؤں قریب ہی رکھے
 پھیلنے کے ہاتھ میں سکیڑیہ چھوٹے

واہ سنا کہ بیکس میں لے بار ہو گئے
 سرس سے پیشین ہاتھ تو بیکار ہو گئے

کیا میرے سفر کر کے جہاں سے تباہ گئے
 بہلانے میں حسین کہ لڑائی آگئے

مسئلہ
 سبیاں تو تھے سہیل سہیل
 وہ تھوڑی ہی تھی سہیل سہیل
 جسے لکھی ہوئی تھی سہیل سہیل
 کہیں کو بڑی سہیل سہیل

مسئلہ
 چلتے تھے کہ جان بڑی سہیل سہیل
 ہونے لگی وہ سہیل سہیل
 جتنا فدا کے واسطے سہیل سہیل
 عیب میں انہوں نے سہیل سہیل

مسئلہ
 کہتے تھے کہ سہیل سہیل
 مگرو عا کے جالی کو سہیل سہیل
 وہ کہتی تھی سہیل سہیل
 جسے لکھی ہوئی تھی سہیل سہیل

گھر کو اٹھنے تڑپ کے اٹھ کر کو دھڑ گئے
 جب آہ کی تو سہیل جانا کہ مر گئے

بیاری بخاری تھی ہاتھ کو ملتی ہی
 لوٹکو دھونڈھنے کو سہیل لکھی ہی

رکھتے تھے جہاں علی کی نشانی کو
 میں کیا کرونگی آگ لگے ایسے پانی کو

۱۰
صفحہ
 پودھا کا زرخیز کے بارے میں لکھو
 زینبہ زینب کے بارے میں لکھو
 حضرت کمان بن ہاشم کے بارے میں لکھو

۱۳
صفحہ
 ہجرت کو رکھنے کے بارے میں لکھو
 کمان بن ہاشم کے بارے میں لکھو
 حضرت زینب کے بارے میں لکھو

۱۶
صفحہ
 ہجرت کو رکھنے کے بارے میں لکھو
 ہجرت کو رکھنے کے بارے میں لکھو
 ہجرت کو رکھنے کے بارے میں لکھو

کیا کیا علی بن یغوثیہ سے تعین لڑائی میں
 وہ زخم کھائے شیر پر اس لڑائی میں

دوست شکر سے پیشے کی گردنیں ڈالیں
 بچیا میں تو اکثر مر رہے تھے

گرے لیکن تو حیدر رضا کا نام لو
 بیٹا پد کے ماتھو کو مضبوطی کا نام لو

۱۱
صفحہ
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عباس بن علی کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو

۱۲
صفحہ
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو

۱۷
صفحہ
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو

لاش اونکی پامال ہوئی زخم کھٹ گئے
 جنین علی کا زور تھا وہ لاکھ کھٹ گئے

دربارہ فوج شام نے مارا وہ لکھو
 زخمیں اہل نے چھین لیا کیمیر لکھو

رو لیں گلے لگا کے تن پاش پاش کو
 اکبر میں دکھا دو براؤر کی لاش کو

۱۲
صفحہ
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو

۱۵
صفحہ
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو

۱۸
صفحہ
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو
 عثمان بن عفان کے بارے میں لکھو

بابا کے ساتھ خدمت سے شریعت لائی میں
 حضرت کی والدہ کو لپٹنے کو آئی میں

آٹا میں قرار ملی بقیہ ار کو
 وہ پاپہ روئے جاتے میں خدمت کر کو

شوئی ہوئی کر سبھا کو حسین کو
 بچیا ورا گلے سے لگا کو حسین کو

<p>ع عجایب و شگفتیهای بسیار دارد از خوف و یادشده گشتن و کجاست از کف بر آب بریان باقی</p>	<p>ع پیوندان باغی و شکلی ترسیده و در پی کجی بیچاره و بیچاره چون آب سببی بر آبی</p>	<p>ع عجب و شگفتیهای بسیار دارد از خوف و یادشده گشتن و کجاست از کف بر آب بریان باقی</p>
<p>ع بجای و ده جوقه عالی کاچراغ هر جو حال بود بجا که جلالی کا داغ هر</p>	<p>ع باز و بی و ناتمامه است اسک نامتوین بین جانها همون شیدا اسپرستوین</p>	<p>ع و کطلاد اسک حال شش نامدار کو بچلی لکی هوئی بوست شش خوار کو</p>
<p>ع صاحب و حال و شکلی فانی بن کف نام کبیا طر بر صحنه کبیا جویا را بی کبیا</p>	<p>ع ترسیده و در پی کجی بیچاره و بیچاره چون آب سببی بر آبی</p>	<p>ع ترسیده و در پی کجی بیچاره و بیچاره چون آب سببی بر آبی</p>
<p>ع آخر و شش همون تیج علی گو نامتو است کوژون توکیارون</p>	<p>ع امل معر که بین سبطی کی که کبیر شیدا سپر</p>	<p>ع رخصت بین معی کبیا وه کام و ظلام کبیا کام آ کبیا</p>
<p>ع دود کبیا کبیا بالا بر بین او احسا کوژون است از سوسا کبیا</p>	<p>ع صحنه او در شش عیاش کبیا فانی بر سوسا کبیا</p>	<p>ع کبیا کبیا کبیا کبیا کبیا کبیا کبیا کبیا کبیا</p>
<p>ع رخصت کا حرف لب فحست تو به پها ایگیا</p>	<p>ع پهل معنادر آب اب جا که پانی واسطی</p>	<p>ع بالون مر قحی کی بچونک واسطی کبیا کبیا</p>

<p>۱۰ موتی بی بیوں کا دوسرا کیونکہ دل دوست چاہتے ہیں پانی پانی میں نہا نہا دن چہا نہا دن</p>	<p>۱۱ قوت پانی کی گنگا نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن</p>	<p>۱۲ نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن</p>
<p>موقع نہ سچ کا ہر نہ مٹھکا گشتی کا یہ چل بیسے تو کون ہم پھر تیرے چھائی کا</p>	<p>نابین ہوا کہ ناخوش سے غم کو کھو ٹوڑی پانی کو اب تو روتی ہو پھر اٹکیا تو ٹوٹی</p>	<p>حالت ہو نہ ہو گئی زخم کے تارے تارے کی قبر ظلی سے آئی صدائے ماتے کی</p>
<p>۱۳ گشتی نہ سچ کا ہر نہ مٹھکا گشتی کا یہ چل بیسے تو کون ہم پھر تیرے چھائی کا</p>	<p>۱۴ نابین ہوا کہ ناخوش سے غم کو کھو ٹوڑی پانی کو اب تو روتی ہو پھر اٹکیا تو ٹوٹی</p>	<p>۱۵ حالت ہو نہ ہو گئی زخم کے تارے تارے کی قبر ظلی سے آئی صدائے ماتے کی</p>
<p>۱۶ موتی بی بیوں کا دوسرا کیونکہ دل دوست چاہتے ہیں پانی پانی میں نہا نہا دن چہا نہا دن</p>	<p>۱۷ قوت پانی کی گنگا نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن</p>	<p>۱۸ نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن</p>
<p>۱۹ گشتی نہ سچ کا ہر نہ مٹھکا گشتی کا یہ چل بیسے تو کون ہم پھر تیرے چھائی کا</p>	<p>۲۰ نابین ہوا کہ ناخوش سے غم کو کھو ٹوڑی پانی کو اب تو روتی ہو پھر اٹکیا تو ٹوٹی</p>	<p>۲۱ حالت ہو نہ ہو گئی زخم کے تارے تارے کی قبر ظلی سے آئی صدائے ماتے کی</p>
<p>۲۲ موتی بی بیوں کا دوسرا کیونکہ دل دوست چاہتے ہیں پانی پانی میں نہا نہا دن چہا نہا دن</p>	<p>۲۳ قوت پانی کی گنگا نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن</p>	<p>۲۴ نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن نہا نہا دن چہا نہا دن</p>

نہا نہا دن چہا نہا دن

<p>۱۳۱ دل نہ زیاد برق چاقی بران سیر دریا میں صبح و شام میں ایک ہر دو ہر دو اسوار دم ولات سے لے کر کھینچ کر کھینچ کر کسرا سن کا تو دم چم چم کرے کھینچ کر</p>	<p>۱۳۲ لو اب مولد جوئے بن گیا سیر لو اسن قبیلے لیا بو سرد کر لو کھینچ کر تم اپنے رکھا خیال پر لو قاب خانہ زینجا پر جو جب بولہ</p>	<p>۱۳۳ شوکت و دادس فرسائی چاقی پر ہفتا چاقو کوئی شخص نہیں کون کوئی فعل خالک مہر نہا ہے وہیں اب جو کیا ایک سلسلے کی اللہ نئی ہے</p>
<p>سزعت غضب ہو کہ وہ ملے اب ہاتھ ہو او سو کو تو نہیں کی حرکت تازیا نہ ہو</p>	<p>برجھالیا سمنڈ کو زانو میں داکے لو دو ہمال بن گئے حلقے رکاب کے</p>	<p>سبک گلو نہیں انکی غلامی کا طوق ہو یہ وہ ہشہ بہن جنکو ملاک بہ فوق ہو</p>
<p>۱۳۴ سایا کا وکسے دھوپ میں چمکے دشت میں جن کسب کی گئی ہو گھر میں بی بی کا جو صبر کی گئی ہو کہتے آریان مٹا عقاب کا پتہ</p>	<p>۱۳۵ بننے میں صرف نان جو کھینچ کر دشت غزال دشت قنچ سے نکلیں انقلہ کھینچ کر کھینچ کر جو جو خانہ کیم خانہ کھینچ کر</p>	<p>۱۳۶ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی چمکے جو زور میں بننا کا دشت میں رضائے کہ سورہ میں آتش کی دوق از بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>سایہ نہت ہمائے سعادت پہاڑ کا گو یا ہو کے زور میں شاہین بنا ہوا</p>	<p>طاؤس کیا کہ برق بھی شرنکے بگلی کھینچے شون کی گرد نظر کے بگلی</p>	<p>مولی کی آگے دامنوں کے کہا ہر وہ بھی سورہ تھارو کا وہ بیان گلو نہ بھی</p>
<p>۱۳۷ وہ شہنشاہ شرس کی دوشیزا کا بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی جب چاہو تو عالم اللہ کی دیکھا ہو تارسی ہون با قدم میں لطف کا</p>	<p>۱۳۸ کھڑا اور اب بگلی سرعت کران بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی چاہو تو بی بی بی بی بی بی بی بی بوڑھے سر فکے بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۳۹ وہ ہاتھ کا زینج کج کر زینج ساعدے صاف ساعدے صاف بازو دھو جنین قوت دست ساعدے صاف خانے جنہیں ان نشان نام ہر وہ</p>
<p>رفعت میں پست جو صلا بک در کھیا چھل مل بہن کی تھی تو جگر ہر کھیا</p>	<p>خوشید کی صنایع سمرقند نشان نخوت سے تھار میں کا دماغ آسمان</p>	<p>پہلو میں قلب وہ جو عیش کھرا نا سینہ وہ صدر خاجو فاس بہار نا</p>

یہ بھی ہر دو ہر دو
 اور شری خان کھینچ
 بی بی بی بی بی بی

<p>۱۳۱ شان مکتوبہ صورت عدل ازین رو باد اسلام و دین ملت ایران و اعتقاد خودت و جواد آرشاد و سطلب و ادب</p>	<p>۱۳۲ بزرگ کی دولت سے مجازت قبول سینہ پر آسمان کا اور سینے کی زبان ابرو و رخ و فطرت و عقلا کا قانون غلامانہ تو بھی جیسا کہ تم سے</p>	<p>۱۳۳ حیدر کا ذوالفقار کا کوئی سکہ جو نہیں ہے سب سے سینوں کے اندر لگا دیا خیر میں جو ہے سب سے خیر میں ہے یہ بیرون کے لئے بیخ و بن ہے</p>
<p>اندو و دور دور و مطیعان تو بھی سب غائب یا بدوش و فرس کی جا بھی ہے</p>	<p>و ہشت سے گوئید کہ گریبان شام ترکش کے سارے تیر اصل کے پیمانے</p>	<p>عزت کا حال عمر و دلاور سے پوچھیے حیدر کا زور مراد و عزت سے پوچھیے</p>
<p>۱۳۴ تیر کے کا قول تھا کہ مطیعان جلیں کہتی تھی فوج خاک در یوں تیر پون رفتن کا ادعا تھا کہ میں کا رہیں دعویٰ تھا کہ تیر کو شکی کا وقت ہے</p>	<p>۱۳۵ یہ زور میں میں گا کر کے یہ فرشتے رنگ اور گئے تیر کھلے تیر میں رنگ زبانی وہ نہ کھلے جواب میں فضیلت ہے جلیں</p>	<p>۱۳۶ چو چو کا ایچ بی ہونا اور تیر کا ہونا شکر ہے اہلیت سے رسول انہم ہونا تو تیر کی سپہ ہون کا ہی کی حساب تیر ہون کا شکر ہے ہونا تیر کا ہونا</p>
<p>قلی سے تھے یہ میر بھی سہم تو تیر ہر گام پر بیات قدم چھوڑتا نہ تیر</p>	<p>عقل تھا زبان ناطق لکن لال ہی لاریت فیرہ مصحف ناطق کالال ہی</p>	<p>سینے پہ تیر جاو گا تلو ارین جاو گا یہ سنگ آب نہر سے میں کیے جاو گا</p>
<p>۱۳۷ تلو زورہ ہلال کے سب کو کھلی تھی کشتان کھنڈہ قدر و نیر تیر منتاب آسمان طلع آبی سہ خود آفتاب تھا تو جبین میں تیر</p>	<p>۱۳۸ تیر تو تھا کہ تیر سہم تیر تیر زورہ ہلال کے سب کو کھلی تو سلسل جوشاہ ہوا سکہ خطف تیر اندو و تیر بن جاو اور طلع تیر</p>	<p>۱۳۹ بیون تو تیر بن اور تیر تیر لیکن تیر سہم تیر تیر تیر کیون ال کوستان تیر تیر تیر کیون خطف کا پس تیر تیر تیر</p>
<p>رخ کے عرق سے لوز کے قطر کھلتے تھے حلقے تھے ریزہ میں سار کھلتے تھے</p>	<p>زابت سے پیش او ہون خدا کی سپاہ پیر و ہون بادشاہ ہدایت پناہ کا</p>	<p>دو دن تو بکیو تیر جلش میں گذر گئے کسیر خون ہو گا جو مصدم مر گئے</p>

ان اکبر ہجرت کا
 تیر میں تیر ہی تیر ہو گیا

<p>۱۰۱ چہاں پائے سکتے ہو ماضی میں حال کو شیخوئی کی جگہ جس میں علی بن ابی طالب نے جو کچھ نبی کے ساتھ فرمایا تھا اس پر اس کے بعد جو کچھ فرمایا</p>	<p>۱۰۲ کہ جو کچھ نبی نے فرمایا تھا اس پر اس کے بعد جو کچھ فرمایا اس پر اس کے بعد جو کچھ فرمایا اس پر اس کے بعد جو کچھ فرمایا</p>	<p>۱۰۳ چنانچہ ان کا نام ہے شیخ شریفان اور وہی زمین کے کہ باجا فلان تعلق ہے اس لئے کہ باجی فلان و نسبت سے تفریق کیا گیا ہے</p>
--	--	---

<p>۱۰۴ گرم بخار سے زخم میں تقریر و اور میں پر اور گنا کیا تصور ہو جو غیر اور میں</p>	<p>۱۰۵ مقررہ کیا کہ اور گنا پاک دور ہو یہ کہ یا سخن ہو منہ میں سخن پاک و دور</p>	<p>۱۰۶ ثابت ہوا کہ چہرہ کا نور شدید رکنا گیا غل تھا کہ فوج شام کا فوج اولت گیا</p>
--	--	--

<p>۱۰۷ یہ جو منہ میں کہا گیا ہے کہ میں اور کیا یہ جو کہ میں نے کہا ہے</p>	<p>۱۰۸ تحقیق نام لے کر کی خاطر ہے حکام ظالم نہ لے کر اور کہا میں کہ اب ہم سو کچھ جو لے کر ان جو کہا ہے کہ ہم حاضر اور جو ہوں جو کہ میں نے کہا ہے</p>	<p>۱۰۹ چنانچہ کہ میں نے کہا ہے کہ میں پوچھا تھا عرض آیا کہ میں کو کیا زمین میں کہا ہے کہ میں کو کیا خود را حاضر و غائب وقت آیا</p>
---	--	--

<p>۱۱۰ گرمی سے مانتے پاؤں غریبوں کے سر میں نیک ہے ہر ہونٹ ہول سے رہتا رزق میں</p>	<p>۱۱۱ قدرت ہے سب طرح کی امام جلیل کو چاہیں تو وہ سبیل کریں سبیل کو</p>	<p>۱۱۲ غل تھا علی کی طرح کا سبیل و جنگ چیرل کاشتے تھے کہ نہیں کی جنگ ہر</p>
---	---	---

<p>۱۱۳ چنانچہ کہ میں نے کہا ہے کہ میں اور کیا یہ جو کہ میں نے کہا ہے</p>	<p>۱۱۴ کی جانب سے تشریح فاطمہ کا غزلت اور بار کو کار یک جو اور کلام خدا اور کلام جو</p>	<p>۱۱۵ اقبال مندرستی و اس باتش و قرار علم و سکون اور لبت و آرام و اختیار رعایت و شاد و سرستی و قرار و قرار</p>
--	--	---

<p>۱۱۶ مجھے سے کہیں تو اگر حضور ہی ہو گیا ہوا کہ ہر پائی کا فخر نہ پائے گیا</p>	<p>۱۱۷ جاری ہے فیض فاطمہ کے نور میں کا غاصب ہے تو یہ نہ رہی جو کہ میں نے کہا ہے</p>	<p>۱۱۸ انار فخر حق اور حقین معلوم ہو گئے سب نفع کے کہتے ہی معلوم ہو گئے</p>
---	---	---

قصہ
 عمل تھا چینی آقا تفریح اعلیٰ پہ
 فکرا کر امانت سے کہ قابل نصیب پہ
 دیکر بعد افرورنے دی اسے جیل پہ
 یہ اسلامتی کسلاست کھل پہ

قصہ
 ہر روز تھی کسک میں اعلیٰ کسک
 اگر تھا خود کھنے پر توجہ کسک
 وہ تھی اس طرح طرفہ تھی کسک
 کھینچے عزیز تیرے تیرے کسک

قصہ
 کو باغ تھی وہ تھی گرز و نمان و تیر
 دود و تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 دوسرے تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 آفت کا تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

دریا ہیگانہ دکا کنارے فرات کے
 دم بھر میں بزم ہوئی گے کوچ بنات کے

ہر دل پہ اوسکی شان و جلا کا لہر تھا
 تمغہ نہ کیے آئے نصرت کا لہر تھا

اوپر کبھی مرغ نوح کا بچنا حال تھا
 ہوشام میں تھے کہ لوہے کا حال تھا

قصہ
 دھالوئے شام تھی وہ تھی تھی تھی
 دریا پہ تھی وہ تھی تھی تھی تھی
 اسیا تھی وہ تھی تھی تھی تھی
 پاران تھی وہ تھی تھی تھی تھی

قصہ
 بس تھی وہ تھی نصرت تھی تھی تھی
 مانند ذوالفقار گریں قدر واد تھی
 ہوشام میں آہو میں تھی تھی تھی
 وہ تھی وہ تھی تھی تھی تھی تھی

قصہ
 کیوں تھی وہ تھی تھی تھی تھی
 کو تھی وہ تھی تھی تھی تھی
 کہ تھی وہ تھی تھی تھی تھی
 تھی وہ تھی تھی تھی تھی تھی

کشتہ کو اپنے فوج عدد درندہ لگی
 جنگل میں برق مہر خد اکوند لگی

اوترے جگرتے جگے اوسکیو تھی
 کاتے گل ہزار کے اوز تھی تھی

تلاوار میں سنہ چوپائے تھی
 دھالیں لپکتی تھی سوار و تھی

قصہ
 چپکائی تھی آند قدر تھی تھی
 اس تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی

قصہ
 پاپا تھا بھائی تھی تھی تھی
 دھالوئے تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی

قصہ
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی

باڑھ اس مخضب کی واردہ اش تھی
 دشمن کو اوسکا گھاٹ کنار تھا گویا

کو شہ نگو دھو تھی تھی تھی
 ریتی تھی تھی تھی تھی تھی

کشتہ تھی ایک ضرب میں دھول تھی
 شہر تھی سب کہ تھی تھی تھی

<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>	<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>	<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>
<p>پرسوں کو کہتے ہیں کہ ان کی سرنگ کے گھروں سے نکل کر یہ سبھی جگہ کے</p>	<p>کیا ہو رہا ہے کہ جب ایسی کوئی سرخون برس سے تھکے کہ جسے جبراً</p>	<p>اک شوہر تھا کہ نسبت کا عرصہ قلیل ہی پہنچا سو وہ کہ شیخ کا یا بی سبیل ہو</p>
<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>	<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>	<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>
<p>جاتا تھا چونکہ مختلف بین صف اب ان پر غیر شریان جھپٹتا ہر طرح صید پر</p>	<p>وہ سے تھا بھڑکا کا انرا لگا ہوا جانور کا گھاٹ پر تھا اور تار لگا ہوا</p>	<p>اب باقی دستا ہا مین نہ جھپٹے کو تان ہا تون رنگے ہن نہ جھپٹے کو</p>
<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>	<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>	<p>حکایت ایک شخص نے ایک اور شخص کو کہا کہ میں نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے جو میری طرح ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے۔</p>
<p>وہ سے حکم ہی کیا ہے کہ نہ ہی کہتے مومن نہیں ہیں وہ نہ پا کر سونے کے</p>	<p>اگر تانہ خود جری ہو جری ماہرا پتھا سبیل ہی لوٹے تھے یہاں ہر ماہرا پتھا</p>	<p>زیکہ کیا کہتے جو نہ تارکشن میں تہر سو جلتے تھے کہ جن کے کہیں کو نہ تہر سو</p>

معنی
 کبریا کی عظمت پرستش اور تعظیم
 اظہار اور تعظیم کے لیے ہر حال میں ہونا
 رہیں جب سے تو اس کی فوجوں کے پیر

معنی
 نیز کسی کو نواہوا اگر کوئی بل بھی
 دربارت موزن طرف سے بد فعل جو
 کچھ بھی ہو جو جس نام و درسی کا بھی ہو
 تو اس سے بڑی آئی کہ دست اجل بھی

معنی
 اسرار پر طرف تو نواہوا درسا اور
 مطلق کی طرح موزن موزن موزن

ہشتا بھی جو عباد میں حق کا ولی کہیں
 عباس بھی نہیں جو موعظوں میں بھی ہیں

و دیگر سے طول میں جو دم مٹھان ہو
 غل بھٹا کہ معنی یہ طویل اعیان ہو

کیا ابتری سپاہ فضلات افزہ میں ہو
 غل بھٹا چلو کہ فوج کی بھرتی سفر میں ہو

معنی
 کبریا کی عظمت پرستش اور تعظیم
 اظہار اور تعظیم کے لیے ہر حال میں ہونا
 رہیں جب سے تو اس کی فوجوں کے پیر

معنی
 نیز کسی کو نواہوا اگر کوئی بل بھی
 دربارت موزن طرف سے بد فعل جو
 کچھ بھی ہو جو جس نام و درسی کا بھی ہو
 تو اس سے بڑی آئی کہ دست اجل بھی

معنی
 اسرار پر طرف تو نواہوا درسا اور
 مطلق کی طرح موزن موزن موزن

محمود نیک بھارتی تھے چون کہ عمار کے
 اگر اہلی شیر لہتا ہو جیسے ڈکار کے

چشمک یہ دسیدم بھی کہ کشن لیل میں
 چلتے ہیں جھک کے وہ جو بجز و اعیان

آفتن پیا ہو پاؤں مٹھے کیا سپاہ کا
 سکہ پڑا ہو ضرب جلد ار شاہ کا

معنی
 کبریا کی عظمت پرستش اور تعظیم
 اظہار اور تعظیم کے لیے ہر حال میں ہونا
 رہیں جب سے تو اس کی فوجوں کے پیر

معنی
 نیز کسی کو نواہوا اگر کوئی بل بھی
 دربارت موزن طرف سے بد فعل جو
 کچھ بھی ہو جو جس نام و درسی کا بھی ہو
 تو اس سے بڑی آئی کہ دست اجل بھی

معنی
 اسرار پر طرف تو نواہوا درسا اور
 مطلق کی طرح موزن موزن موزن

سارے عقاب تیر غم نے بری میں ہے
 بیگانہ نہیں نہ سری تھی بیگانہ سری

تھی جو کسب ہو زمین آگن و غلہ تھا
 دغنی تھے منہ کو میں ایشہ ایشہ تھا

سیدی جلی کہ سپین صفا گارزار پر
 گھوڑے گریہ پیا وہ نہ پیدل سوار پر

۵۸۲
 کہ جس نے میرزا کو نہ مہربانی نہ کی
 نہ مہربانی نہ کی نہ مہربانی نہ کی
 نہ مہربانی نہ کی نہ مہربانی نہ کی
 نہ مہربانی نہ کی نہ مہربانی نہ کی

۵۸۳
 لفظ ہے اب نسبت بکار از حبیب
 مین نام و دھو کہ جان بیا بویا
 بیا بویا بیا بویا بیا بویا
 بیا بویا بیا بویا بیا بویا

۵۸۴
 کہ با با با با با با با با با با
 کہ با با با با با با با با با با
 کہ با با با با با با با با با با
 کہ با با با با با با با با با با

وہ ہر چہ بیان نہ کہ نہ وہ نور مصافح
 جس اور ہے ہر چیخ او عثمانی وہ مصافح

طرفا نکادہ بیان صاحب کشتی کو تیار
 چونکہ پہلے فکر ہستی کو چاہیے

بالی سے امیر فرس ہے جیسا مینا باہ
 مہربان کس طرح لہر دہر باہ

۵۸۵
 وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ

۵۸۶
 والاسیان نہ تو اسب سب سب سب
 اکھین قدم سے ملنے کے لئے
 مومین برہمن جیسا کہ وہ سب سب
 اوجھلین حکم جو ہے سب سب سب

۵۸۷
 وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 وہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ

خاک خاک اب چنگ نہ ہم اس لوئی ہیں
 بجاگو کہ شہ کوئی رہا ہو سرائی عین

لہر کی جلیان جو ہر اس جگہ ہستی
 کھلی تھیں اور ہا بویا کی انکھ تھیں

اک شہر خاک بڑھنے نہ واسن لیر کو
 کشتہ کرو سرائی میں چیلر کے شیر کو

۵۸۸
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ

۵۸۹
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ

۵۹۰
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ
 کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ

میرزا ہر کوئی شہ پاکو جو تو اسے
 دھو ماتھنم کہ نہر کی بھی آب و ہر ہے

حیوان تو ہوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 مین جی تو ہوں فاطمہ کا خانہ زاد ہوں

مشکیرہ لیکہ لاکھوتے کس تار خانان
 کیوں ایسہ بادرو کہو عیاں کس کس

<p>لعل دست خودت در کار کاغذت بگردان قویان مویکین عجب باش از حسین دار ایگار که جو بر است آن لعین بالست کس آنکه گریز از دست کین</p>	<p>لعل در کمر خود زلفیست قاتل بچاکند مار آن خنجر را در کمر چشم بد چو کبوتر آنگاه آه دل و آه کبک نیور جو بر است عجب است بچلاده نیر</p>	<p>لعل در کمر خودت سیلک است کسک مان مان منی منی درین منی منی جلیبی کسی که بچینی با شاد آب کعبه حسین</p>
<p>در گزگناه کی که آبی به کسب هموا اک با هم ر بهای سقا سووه بی جدا هموا</p>	<p>جوش غضب میں مالک پر مٹی ہے نہیں ہے کہ یا اور پکتن باخا چشم دلیر ہے</p>	<p>مر جا ونگی اگر او بخین جویانہ پاؤنگی کیو تگرچی کو ملے یہ صورت وکھاؤنگی</p>
<p>لعل خنجر جو گوگیا غم خنده دین عجب باش نامور نے بھیرا کویا دانتوں سے کوی مرگ ارضت تو رکھیں یہ پوجی بترنگا و اصیبناہ</p>	<p>لعل شے نوتے سائے کیم کیامو پتا بے خود تھر کے جلی آپ تبارو آواز و کار آیت ایشاہ کیکو سرن سے کان لپے کسے کسے کسے</p>	<p>لعل حضرتن آہ کار زنت کافا زین ناکاہ و انت شے کسے کسے کسے ارہو بے زین کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>
<p>ہو سے سے ڈنگا کے بعد یاس کر رہا پانی کے ساتھ صورت عجب باش کر رہا</p>	<p>خون میں تڑپ تڑپ کے ہم بچے اور ہوا اصد مہ یہ ہو کہ حسرت ویدارہ کجاستے</p>	<p>مر حشر و یا تم لہا شے کسے کسے کسے کیا کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>
<p>لعل کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>	<p>لعل کلا صوم است عمدا کباب کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>	<p>لعل کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>
<p>کھڑے ہو اجرا سا ڈو الخلال گھا سر باش باش ہو گیا چیدرے لال کا</p>	<p>شاید خبر نہیں ہوا نام غیور کو آقا پور پکار رہے ہیں نفسور کو</p>	<p>وینا سے آج ادٹھ کہا عمل نشان کا کسے کسے کسے کسے کسے کسے</p>

<p>مشعل نئے بجائیں صدیوں کے کھلے تھے نئی پانچ لکڑی سے بنی جالی کا جا کلچے جو باؤں کا خام لب باندھے جالی کے کوئی لکڑی کا پتہ نہ</p>	<p>مشعل غرت میں لکڑی لکڑی لکڑی سیدھی نونو کا ایسا کھلے تھے تازہ پر آج دانیوں سے لکڑی لکڑی پونجی سے لکڑی لکڑی</p>	<p>مشعل جالی کی لاش جالی نے دی جالی اندازہ دل کو کھلے تو سب آج پونجی لکڑی جالی کے لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی لکڑی</p>
<p>تو رشید کیوں چھپاویہ کیا وادان ہو کچھ نہ چھپا نہیں بہن دن ہو کہ لہن ہو</p>	<p>عباس کیا جانے کے ہم گذر گئے محسن ہوا شہید محسن آج مر گئے</p>	<p>صدقہ نزار جان امام عینور کے کھبو اوٹھاکے گرد پہرا کھنور کے</p>
<p>مشعل کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے</p>	<p>مشعل دل کو فضا سے جالیے یا شاہ جو بہر زندہ ابھی ہیں حسن جالیے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے</p>	<p>مشعل کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے</p>
<p>پہرے تودون بخت کی طرف کھلو سر پہنیا چاہے لگا کر سے ماتہ چھوڑ دو</p>	<p>ہادم اوٹھانے گا جس دیش ہاش کو چلیے حرم میں لیکے پرستی کی لاش کو</p>	<p>اگر امرا کی پیش رو و دل گئی آپ کے کیا کہ دولت کو نہیں مل گئی</p>
<p>مشعل کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے</p>	<p>مشعل کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے</p>	<p>مشعل کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے کھلے تھے</p>
<p>سلالم ہول کی جالی سے پوچھیے صدیوں جو ان جالی کا جالی سے پوچھیے</p>	<p>و کوہ غم کے دل پہ جو اک گر پڑے پہلو میں لاش کے شہر ارا گر پڑے</p>	<p>خدی عطار باندھے ہیں ناقہ بنہ ہوز کے آتے ہیں باغ خلد سے نانا حضور کے</p>

۴

۱۰۰

کیا بندہ پروردگاری پر توفیق فرماتا ہے
لاکھوں برس کی زینت پر اس کو کج رفتار
نہیں کہ جسے ہم جو کجی جو جان دار
دشمن اور دشمنانے شادماندار

۱۰۱

لوگوں کے منہ میں علی اللہ علیہ السلام
اسی شانزادہ دو جوانوں کے چہرے
میرا کونج کر طرف گامش باف
فرزند قاضی کے خیروار کر دیا

۱۰۲

یہ سب توفیق تیری غلامی کا ہے
تو تم اس غلامی میں توفیق فرمادو
تجسس سے تیری جھیل دین
تا خاصہ سلفے میں توفیق فرمادو

کیونکہ نہ ایسی مرگ پر نازان غلام ہو
ہر گام نزع جسک سرھلنے امام ہو

گر منہ بھی کر بن تو اکیلا نہ چھوڑیو
عمر نثار باب کو تنہا نہ چھوڑیو

۱۰۳

روئے لگے کہ تیرے جی تیرے جی
قربان بننے لگے تو کیوں تیرے پیچھے
کی عرض اب بولنے کجی جو جان دار
نہیں کہ آپ اکیلے بن بادشاہ غلام

۱۰۴

تیرے کجی تیرے شاہ کی جانب سے
کلیں ابو جیری ہو جا کجی کو کجی
تیرے نزع سے تیرے کجی کو کجی
کسے ہیں جسے تیرے کجی کو کجی

۱۰۵

اچھو کر کجی حضرت شہید غلام
میں اکیلا دہائی کی تیرے کجی کو کجی
تیرے کجی میں تیرے کجی کو کجی
تیرے کجی اور تیرے کجی کو کجی

تو وارین کجی کجی کے لک جو آئیگا
اب کون ہے جو قبیلہ دین کو پائیگا

مستاجر جی کا ڈھل گیا بجائی کی کو دین
بجائی کا دم کھل گیا بجائی کی کو دین

۱۰۶

کیا بندہ ہی ہوتے تھے غلام
بائیں کو جو بن بہت بہت غلام
گجو ابو دھم کی آمد و رفت کا غلام
کجی کو کجی کو کجی کو کجی

۱۰۷

جانب سے کجی کے سلطان جگمگ
تیرے کجی کو کجی کو کجی کو کجی
کجی کو کجی کو کجی کو کجی
کجی کو کجی کو کجی کو کجی

۱۰۸

باز کجی کو کجی کو کجی کو کجی
کجی کو کجی کو کجی کو کجی
کجی کو کجی کو کجی کو کجی
کجی کو کجی کو کجی کو کجی

پاؤنگا اب کمان میں امام خیر کو
جی جاہ تہا ہیو کہ چھوڑون دستور کو

فرزند خاتم راہ موقار غلام تھا
جو حال ہو گیا ہے کہ پیارا غلام تھا

کیون مجھے نہیں پتا اب القصر کیا ہے
سب جس سے کہتے تھے وہ تیرے کجی کو کجی

حلالہ
 تیرے ہر لمحے میں شہدائے اللہ کی دعا
 تو میری ہر سانس کی دعا
 میں نے تجھے دیکھا ہے کہ سب سے پہلے
 اللہ کی دعا کرتے ہوئے

حلالہ
 آج تو میری دعا کی دعا کی دعا
 تو جاگ رہی ہو تو سو رہی ہو
 وہ دن تو آئے گا کہ میں تجھے
 وہ دن تو آئے گا کہ میں تجھے

حلالہ
 میرے لئے دعا کی دعا کی دعا
 میرے لئے دعا کی دعا کی دعا
 میرے لئے دعا کی دعا کی دعا
 میرے لئے دعا کی دعا کی دعا

پتھر جو لگے کہ شہ شہ نہیں کو
 چلائی فاطمہ کہ سب سے پہلے

صدر سے جہانگیر نے پتھر کی دعا
 اک سو گوارا لائی اور وہ نہیں

پیدا انھی ہر قدم سے علامت نشانی
 یہ شکر اور کیا ہر حال میں

حلالہ
 جلدی صبا اور شکر اللہ کی دعا
 کتنے عرصے میں دعا کی دعا
 میرے لئے دعا کی دعا کی دعا
 میرے لئے دعا کی دعا کی دعا

حلالہ
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا

حلالہ
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا

آیا وہ گرتا سا کہ سب سے پہلے
 دیکھی چچا کی لاش تو جینی ہی

دل کی ہولی تھی تیغ و سپر بھی دلہ کی
 پر خون لہڑے سمندر رکھی تھی شہ کی

کوئل کی کیوں فرس سے کہاں ہر گز
 سر پہ گھر میں لگا کر گھر کے

حلالہ
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا

حلالہ
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا

حلالہ
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا
 دعا کی دعا کی دعا کی دعا

ہو ہی سہ شہ الفت کو توڑ دیا
 کسپہ میں لگی لاش کو بگل میں چھوڑ دیا

خادم پرہیزہ سر پہ آنا ہوا اس طرح
 دلہ ل کو لوگ لائے ہیں مجلس میں چھوڑ دیا

پانی کو جو سدھا سے تھے وہ نہیں
 اماں اوڑھا خاک کہ ہم نے بدر ہوا

<p>حاصل چار اولیٰ کے تیرے کا وقت دی صلہ اس کو دوا اور تیرے سے بچا کر زرا لائے ہیں گھر میں رکھ کر صلہ کر بلا ماسکے تیرے تیرے جی میں باو جا</p>	<p>حاصل بیاہ بیاہ جو تیرے پورے لال بکھرا دے تیرے کھانے کی اونچ نکھال مٹی پی چھاپے کھانے کے جو بیاہ نکھال تیرے پورے لال کے اطفال ضرور سال</p>	<p>حاصل چھوٹے چھوٹے بچے کے ان کے لال سوختا سوختا اوتھانے علم کی باج کہہ کرے چھوٹے بچے کی او دور صاحب شہین اس کے تیرے پورے لال</p>
<p>سوت آئی اونکو پاسوں کی تقدیر سو گئی برہم علی کی چھوٹی ہو اور اللہ ہو گئی</p>	<p>فق ہو گیا سسک نہ کا نہ ساں اور گئی پھیلا کے شمع ناقہ علم سے لپٹ گئی</p>	<p>جب کل بسا دوا شہ والا کو چھوڑ کے صاحب کہ ہر جگہ آکا کو چھوڑ کے</p>
<p>حاصل حق میں صفت گویا تیرے ہی نہ راتوں کے دل لائے تیرے ہی نہ نامہ کا صفت پڑھ گئی کوئی تو گھر افش کھانے کے تیرے ہی کوئی تو گھر</p>	<p>حاصل نوحہ اسن علم سے چھاپے لے لید بجا چارنی تھی کہ وہ تیرے ہی نہ اس خون بہت علم سے تیرے ہی نہ تیرے ہی کوئی دبا تھا یہ سب چھوڑ جا</p>	<p>حاصل صاحب سسک نہ جان بکلی تیرے ہی نہ کھانے تیرے ہی دیکھے آستو بول بے صدقے تیرے ہی تیرے ہی کوئی نہ تیرے ہی کوئی تیرے ہی کوئی نہ</p>
<p>ہر کافر کا سسک نہ اوچھل پڑی جیلے سے بال کھولے دولہن بھی کھل پڑی</p>	<p>بایا اکیلے ہو گئے آفت گذر گئی ہر کفر پانی مانگنے والی نہ مر گئی</p>	<p>الفت کے دلہی کے سنا فی بچا ہے صادق ہیں آپ وعدہ خلافی بچا ہے</p>
<p>حاصل اکلے اکلے کا زوریا جین بچا ہے کھولے سرو کھولے جین بچا ہے حضرت بچا ہے بچا کے زوریا بچا ہے زوریا بچا ہے بچا کے زوریا بچا ہے</p>	<p>حاصل اندازت دلہن اش کی بچا ہے قلطان آسمان تیرے ہی بچا ہے چادر تیرے ہی تیرے ہی بچا ہے تھلے تھلے تھلے تھلے تھلے تھلے</p>	<p>حاصل کل تیرے ہی گمان تیرے ہی بچا ہے بیوہ ہوں جان تیرے ہی بچا ہے جان تیرے ہی تیرے ہی بچا ہے بان تیرے ہی تیرے ہی بچا ہے</p>
<p>جیتے رہتے تھے اس الم وہ پاس کے لیے رتہ سالہ لاؤ زوریا بچا ہے کے لیے</p>	<p>نگرہ سے تھے تیغ غم سے دل سو گوار کے حکم جیا یہ تھا کہ نہ رونا بچار کے</p>	<p>جب کل میں چھوڑے نہ تھے ناقہ تھام کے بیٹے ہیں آپ امام کے بھائی امام کے</p>

<p>سوال والا کمان سے لڑنے کو کیوں کہتا ہے اس کو بلانے کو بلانے کا جواب ہے اس کے لئے کہ کیا جو خدا کو بلانے سے پہلے ہوئی ہے اور بلانے سے</p>	<p>سوال کتنے تھے نبی کو بلانے کے وہم و گم تم کو بلانے سے پہلے نبی کی حالت ہے نہو سے خدا کو بلانے سے پہلے سے پہلے نبی کی حالت ہے</p>	<p>سوال کہا راہ و رسم سے پہلے نبی کی حالت لوٹنے والی تھی اور نبی کی حالت والی تھی اور نبی کی حالت</p>
<p>کہا اس کی زندگی جیسے وارثہ پاس ہے میرے ہی بھی قبر انبی تربت کے پاس ہے</p>	<p>کل ہم ہیں اور خیر و شہرہ و بزم اس کا بھی عزم ہے اور کچھ نہیں</p>	<p>کہا راہ و رسم سے پہلے نبی کی حالت لوٹنے والی تھی اور نبی کی حالت</p>
<p>سوال کہا کہ علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے بہتر ہے اس کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے</p>	<p>سوال کہا کہ علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے بہتر ہے اس کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے</p>	<p>سوال کہا کہ علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے بہتر ہے اس کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے</p>
<p>صدقہ سے تمہارے جو طیارہ ہم ہوتے صاحب نہیں خبر ہے عمار ہم ہوتے</p>	<p>اب وصل کے ندون نہ نہیں اشتراق کیونکہ کہ رنگی دشت میں راہن خلق</p>	<p>یہ جو خبر خواہ سے منہ مڑتے نہیں ساتھی ہر اچھے ہو تو اسے چھوڑتے نہیں</p>
<p>سوال بہتر ہے اس کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے بہتر ہے اس کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے</p>	<p>سوال کہا کہ علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے بہتر ہے اس کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے</p>	<p>سوال کہا کہ علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے بہتر ہے اس کی شادی کو کیوں کہتا ہے خود کو علقہ کی شادی کو کیوں کہتا ہے</p>
<p>کہا کیا نہ از میں ہیں امام غیور کی لے آؤ تم بھی جا کے بلا میں حضور کی</p>	<p>ترشپون نہ کس طرح کہ کئی واردات ہے صدقہ لگی فراف کی پہ پہلی رات ہے</p>	<p>دیتی ہوں واسطہ میں تہہ شرفین کا والی مجھے بنا ہے صدو حسین کا</p>

میں

حکم
 سوار می وفادار غلام ہو کر
 غمخیز اور غمخیز کو کویں ستا
 غمخیز اور غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز اور غمخیز کی بیگمخیز را

حکم
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را

حکم
 رولر سدا غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را

آقا ہوشمند شاہ ہو کر
 مالک ہو کر غمخیز اور غمخیز کی بیگمخیز را

گوئی غمخیز کی بیگمخیز را
 پر غمخیز کی بیگمخیز را

طاقت نری غمخیز کی بیگمخیز را
 نزدیک غمخیز کی بیگمخیز را

حکم
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را

حکم
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را

حکم
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را

ہر شہر بدو گاری شہر گریگا
 اندر اسے صاحب توفیق کر پیگا

مخادہ بن ادا کر لے گا اسکے سر پر
 آپ اسکو خدا کیجے زور کر کے سر پر

ماتم تر ام تر غمخیز کی بیگمخیز را
 شہر تری الفت کا زمانے میں گریگا

حکم
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را

حکم
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را

حکم
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را
 غمخیز ہو کر غمخیز کی بیگمخیز را

حق الفت زور کا ادا کر لی ہوں بیٹا
 جو عہد کہا اسکو وفا کر لی ہوں بیٹا

میں عاشق فرزند رسول ہوں
 سو بار جو زندہ ہوں تو سو بار خدا ہوں

ہاں جو ابید دل و جان ہی پر
 اوس روز کھلا حال وہ عباس علی

<p>عجیب روشنی شب جانشور سوزی جگمگ سوسو ہے لگے صبر شملوں کے لگے روشنی جو در لاش جو جاگ رہا ہے نہ کہ دل عجیب اس پہل جان ہی تلو</p>	<p>عجیب کہہ سکتی تھی جو دنیا بندت عالم نوشہ کے نام میں ہو اور یہ عالم کہہ کر کے لگی پیسے کس مرتبہ نزدیک یہ نظر دو جو عجیب</p>	<p>عجیب کہہ کر کے لگی وارث کس کا نوشہ کے نام میں ہو اور یہ عالم کہہ کر کے لگی پیسے کس مرتبہ نزدیک یہ نظر دو جو عجیب</p>
<p>کہتے تھے کہ رخصت کا بہانہ مہین ملتا سب جاتے ہیں مرنے ہمیں جانا نہیں ملتا</p>	<p>دل ہل گیا سینے میں رٹا لپے کی جیسے گھبرائے جو ادھی تو ردا اگر گئی سر سے</p>	<p>شہنشاہ گلے پر سے دھرتے ہوئے جاؤ جاتے ہو تو جو ہر شے کرتے ہوئے جاؤ</p>
<p>عجیب تیب نقل ہوا سید سیم کا کہا ہے کھلے صبر میر کا شہنشاہ لاش کے کھڑے ہوئے عجیب کمر اور تھوڑے تھوڑے</p>	<p>عجیب عجیب اس کے کھلے صبر میر کا رونی کجا اور خوش کس کے نہ کہ کجا کجا اور خوش کس کے</p>	<p>عجیب عجیب اس کے کھلے صبر میر کا رونی کجا اور خوش کس کے نہ کہ کجا کجا اور خوش کس کے</p>
<p>کھا سوچ کے بیان ہو افزاد حسن کا سر شہنشاہ کیجا نہیں جا لگا دو طسن کا</p>	<p>بر یاد میں ہوتی ہوں سب کجا لپے لپا دند رٹا لپے سے کجا لپے لپا</p>	<p>کرتا ہوں ادھی میں شہنشاہ گلے کا دوسرا تو ہر اسوف میں شہنشاہ گلے کا</p>
<p>عجیب روشنی شب جانشور سوزی جگمگ سوسو ہے لگے صبر شملوں کے لگے روشنی جو در لاش جو جاگ رہا ہے نہ کہ دل عجیب اس پہل جان ہی تلو</p>	<p>عجیب کہہ سکتی تھی جو دنیا بندت عالم نوشہ کے نام میں ہو اور یہ عالم کہہ کر کے لگی پیسے کس مرتبہ نزدیک یہ نظر دو جو عجیب</p>	<p>عجیب کہہ کر کے لگی وارث کس کا نوشہ کے نام میں ہو اور یہ عالم کہہ کر کے لگی پیسے کس مرتبہ نزدیک یہ نظر دو جو عجیب</p>
<p>لو صاحبو شرف لے جا رہے ہیں عجیب اس نے تیغ ہیں دھج کے جا رہے ہیں عجیب اس</p>	<p>چلتی تھی منہ بوندی سے نہ کہ ان قدموں کے منہ بوندی سے نہ کہ</p>	<p>گھوڑے میں وہ شفقت سے غریبوں کے لیے تہا ہر قدر اپنی کینزوں کے برابر</p>

۱۲۱
 جاوید وطن و جویانان ایسے جہان
 جو بے غم و باخدا و مہربان ہے
 کائنات جو اوٹا یا اعلیٰ شکر اسلام
 سقائے سیرت کی پوری کجاہوں اور

۱۲۲
 شہ شہ نے بیچا کہ کوئی نہ سچا
 و دیو کا داس حال کوس کیا کون
 میں جا شقی عیاشی بھلی
 نیکو اور سو روئے کسے کسے کسے

۱۲۳
 پوجا لیا جی کسے عینت سارا
 اے عیاش کہ ماہیہ تو سب سے بچ
 اے عیاش کہ ماہیہ تو سب سے بچ
 مانا غازیور سے پوری کجاہوں اور

مشہور میں غمناک رہتا تھا وہ زمانہ
 پر دو دو کو بکھڑا کہ ابھی رشید و سیرت

کہتے تھے شقی ابھی میری بہن میں
 پھر جہاں سے لگ جاؤ کہ سیرت میں

گر قتل کیا بازو سے فرزند ہی کو
 جیتا ہی بکڑا لینگے حسین ابن علی کو

۱۲۴
 ایک کسے سے باوید و فرزند
 تاکی جو سواری تو کیا ہے نہ بار
 اس وقت دل راحت جان باوید قار
 جیاتی کہ کسے سے کسے جاوید کجاہوں اور

۱۲۵
 کیا تو ہی کسے کسے عیاشی
 کسے کسے کسے کسے کسے
 صوفی سنی کسے میں کسے کسے
 جاوید و ناکاویہ کسے کسے کسے

۱۲۶
 جہت سے صوفی کسے کسے کسے
 مرصوف میں نفا تو کسے کسے کسے
 خانہ کسے کسے کسے کسے کسے
 پیچا م قضایا کسے کسے کسے

متمم بہتیں مافوق سے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے

وقت کا یہ جوش کہ کسے کسے کسے
 ہر مرتبہ قدموں سے کسے کسے کسے

دریا یہ عیاشی کسے کسے کسے
 ڈھکا لوگی کسے کسے کسے کسے

۱۲۷
 وہی کسے کسے کسے کسے
 مانا کسے کسے کسے کسے کسے
 سارا کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے

۱۲۸
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے

۱۲۹
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے

کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے

جو پوری قسمت میں کسے کسے کسے
 بابا کو رولاؤ نہ میں پسیا ہی ہوگی

کسے کسے کسے کسے کسے کسے
 کسے کسے کسے کسے کسے کسے

مشیر الہی

<p>۱۰۱</p> <p>اس ستم زید پونش سوار کیلئے تو کہ تھی تھی کوئی گرز سنبھلے اور تیس ہزار لیلیق جو جیون نام</p>	<p>۱۰۲</p> <p>ابو کی کاما تو تھی عیب طرح کی تھی پوس تھی برار لیکر گونو نونین بونچا اکھا لہی کا عین زندہ ابو صر تھا ہر سو سے نونہا کول کر تھی بونچا</p>	<p>۱۰۳</p> <p>موز زید بین غوغو تھا کہ یہ تھی سنگ کی زمین مونی تھی غوغو تھی جب کچھ وہ کچھ تو عبادت ہوئے کہ گر دئے سرور جو بہت جان لگی تھی</p>
<p>کوسوں ہی دوز سپہ شام ہوا تھا اک پیاسے کی خاطر یہ سرخ جام ہوا تھا</p>	<p>دل سم گیا سینے میں ہر دشمن جا کا تھر بہ تھی سر سے کی جذبہ تھا کمان کا</p>	<p>وہ قابض روح صبد اہل صفت تھی عباس کی شمشیر قبضے میں فضا تھی</p>
<p>۱۰۴</p> <p>زیب چہن خاوند سرفراز تھی عامر جو سر شہر تھی کہ کس دوش سٹن اسبار نظر سے لکھو تھی اور تھی موسی اد سے دیکھتے تھی ہر طرف تھی</p>	<p>۱۰۵</p> <p>خود تھی کمان ابو سپہ شام خوار عباس دلدادہ ہر نام خوار ہر قدر الی مری مصلح خوار نیزہ ہر مرسو کا بیچ نام خوار</p>	<p>۱۰۶</p> <p>لڑتا ہوا ہوا کچھ اسرا تھی تھی تیغ عالم ظہیر اور تک سوز تھی مدیا خوند آتا اور فک کا ہوا تھی باد آئی کس تھی تھی ہر ایک تھی</p>
<p>خود سٹن لے منہ آن کے قدر سٹن طاقت ہر عھو پلان نور کے ساچھے میں ڈھلا تھا</p>	<p>لوت جگر صاحب شمشیر دوسر سون ہر شیار کہ میں شمشیر الہی کا پس سون</p>	<p>تھی خشک زبان پیاس کی گرمی تھی اکی جو ہو اسر و نوجان اگی تن میں</p>
<p>۱۰۷</p> <p>تھی غبت ازید وہ پشانی انور ہوا وہ دوزخ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی رو بطور دریا تھی تھی تھی</p>	<p>۱۰۸</p> <p>فرقے تھی تھی تھی تھی تھی گھوڑے کو چھو پورا تھی تھی ہر واپس سگر تھی تھی تھی چلے میں زیادہ تھی تھی تھی</p>	<p>۱۰۹</p> <p>چیکار کے تھی تھی تھی تھی لہر لہا جی تھی تھی تھی تھی پہا تھی تھی تھی تھی تھی دیکھتے تھی تھی تھی تھی</p>
<p>بچپن سے جو سرگرم عبادت وہ جوں سجد سے کاشان صاف سا راس تھا</p>	<p>جیسے پڑھی نائل ہوا قہر اور سوز کا تھی تیغ کی ضرب کہ طہا پتھا تھا</p>	<p>اسوار جو پل پیاس پھانے ہوتے نکلا سنبھالنے سے گھوڑا بھی اٹھانے سے نکلا</p>

۱۰۰
 سب سے پہلے اس کو کھینچ کر باقی
 رہنے پر چھوڑ دے پھر سے کچھ کھینچ کر
 لٹکے سے لٹکے ایک ایک کا تھوڑا تھوڑا
 باقی بچاؤ کر کے کھینچ کر رہی ہو

۱۰۱
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ

۱۰۲
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ

دل سینے میں بویا بویا ہر بویا ہر بویا
 مشکبہ ہر بویا ہر بویا ہر بویا ہر بویا

پانچویں گیارہ کے اگر فوج ستم سے
 چار آٹھ دس نہونگی ہر شاہ اہم سے

سب صورت عذرا ل بدن چھن گیا اپنا
 چار آٹھ تیر و نسی زہ بن گیا اوسکا

۱۰۳
 گھونٹے کے ساتھ اس کو کھینچ کر
 پانچویں گیارہ کے اگر فوج ستم سے
 چار آٹھ دس نہونگی ہر شاہ اہم سے

۱۰۴
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ

۱۰۵
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ

سب سے پہلے اس کو کھینچ کر باقی
 رہنے پر چھوڑ دے پھر سے کچھ کھینچ کر

پانچویں گیارہ کے اگر فوج ستم سے
 چار آٹھ دس نہونگی ہر شاہ اہم سے

سب صورت عذرا ل بدن چھن گیا اپنا
 چار آٹھ تیر و نسی زہ بن گیا اوسکا

۱۰۶
 گھونٹے کے ساتھ اس کو کھینچ کر
 پانچویں گیارہ کے اگر فوج ستم سے
 چار آٹھ دس نہونگی ہر شاہ اہم سے

۱۰۷
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ

۱۰۸
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ
 ہر تھوڑے کے ساتھ اس کے ساتھ

تو پلے اگر نہرت منقہ مہر ہی ہر
 اب ہم ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

پانچویں گیارہ کے اگر فوج ستم سے
 چار آٹھ دس نہونگی ہر شاہ اہم سے

سب صورت عذرا ل بدن چھن گیا اپنا
 چار آٹھ تیر و نسی زہ بن گیا اوسکا

قصہ
 پہاڑی بیابان خستہ محل آئی بن باہر
 و دریا کی کھلی و دریا و دریا کی کھلی
 چلائی جو عجیب کراہیل چھوٹی کی کھلی
 لب بنگلہ بن بن بن بن بن بن بن بن بن بن

قصہ
 خستہ خستہ خستہ خستہ خستہ
 اکبر کی تو فریب فریب فریب فریب
 نہ بولے حفاظت کو کہہ کر کراہیل
 نہ بولے سونے کی کلبہ کلبہ کلبہ کلبہ

قصہ
 پہاڑی بیابان خستہ محل آئی بن باہر
 و دریا کی کھلی و دریا و دریا کی کھلی
 چلائی جو عجیب کراہیل چھوٹی کی کھلی
 لب بنگلہ بن بن بن بن بن بن بن بن بن بن

کہی ہو چمک کرنے کو اتنا نہیں کوئی
 ہی ہو دس بابا کو جب تا نہیں کوئی

سجدے ہی میں دنیا سے ہرگز نہیں
 مشکیزہ لپے جاتی تلے مرے نو پاس

سجدے ہی میں دنیا سے ہرگز نہیں
 مشکیزہ لپے جاتی تلے مرے نو پاس

قصہ
 پہاڑی بیابان خستہ محل آئی بن باہر
 و دریا کی کھلی و دریا و دریا کی کھلی
 چلائی جو عجیب کراہیل چھوٹی کی کھلی
 لب بنگلہ بن بن بن بن بن بن بن بن بن بن

قصہ
 خستہ خستہ خستہ خستہ خستہ
 اکبر کی تو فریب فریب فریب فریب
 نہ بولے حفاظت کو کہہ کر کراہیل
 نہ بولے سونے کی کلبہ کلبہ کلبہ کلبہ

سجدے ہی میں دنیا سے ہرگز نہیں
 مشکیزہ لپے جاتی تلے مرے نو پاس

اور کھڑکھڑاں راس نہ نظر کی کہ یہ کیا ہے
 تمہارا سے بان دوسرا باز و پھر چاہو

فیاض و عالم میں انیس غزباہر
 سب سنگھین آسان میں کوئی کوئی

سجدے ہی میں دنیا سے ہرگز نہیں
 مشکیزہ لپے جاتی تلے مرے نو پاس

قصہ
 پہاڑی بیابان خستہ محل آئی بن باہر
 و دریا کی کھلی و دریا و دریا کی کھلی
 چلائی جو عجیب کراہیل چھوٹی کی کھلی
 لب بنگلہ بن بن بن بن بن بن بن بن بن بن

قصہ
 خستہ خستہ خستہ خستہ خستہ
 اکبر کی تو فریب فریب فریب فریب
 نہ بولے حفاظت کو کہہ کر کراہیل
 نہ بولے سونے کی کلبہ کلبہ کلبہ کلبہ

سجدے ہی میں دنیا سے ہرگز نہیں
 مشکیزہ لپے جاتی تلے مرے نو پاس

منہ پاؤں پہر مل کے فدا ہے جو کمال
 شہد و گریہ جاتی تھی جہاں تھی عیاش

سجدے ہی میں دنیا سے ہرگز نہیں
 مشکیزہ لپے جاتی تلے مرے نو پاس

سجدے ہی میں دنیا سے ہرگز نہیں
 مشکیزہ لپے جاتی تلے مرے نو پاس

<p>۱۱</p> <p>تعمیر عالم تعمیر عالمی قیلا رباب و قفا تعمیر عالمی سیر کرم و طوف عطا تعمیر عالمی قدم جاوہر و سیم و زنا تعمیر عالمی خفا و عطف شریفیہ</p>	<p>۱۲</p> <p>کجا حسن کی کیا عیب کجا زور کی کیا دیکھ مناحق اور کے لایسے عیان مخفی کی خوبی باجہ لطافت قرآن</p>	<p>۱۳</p> <p>شیرت جہان افکے مومست زینت جہان ایسا کہ افکے مومست زور ایسا کہ کو گران مثل بیجاہ زینت ایسا کہ بو تالی بطن اس اوس</p>
<p>۱۴</p> <p>کس شوق سے صدقے ہو فرزندنی کہ قربان علم الہدین ابن علی کہ</p>	<p>۱۵</p> <p>شیدوں پر پاتھریہ دارہ کلے کا فین ذکر فدو قامت سے قیامت جہانین</p>	<p>۱۶</p> <p>حسن ایسا کہ جو گمانجہ زرد و سیاہ پوست کاجی کا بیجا از بیان سر و سیاہ</p>
<p>۱۷</p> <p>سقاے صنم جوں شکر دل غم سے بھرانے کیوں جو بول پہا چھو شکر کی تیشاقی غائبان کا ظاہر نہ شکر نے سیاہ اب روان کا</p>	<p>۱۸</p> <p>اندلس نے شکر کی عیب نام تو تیار فدو جوں نہاد اور صد کے لیے تیار وہ بھکل لعل جو تیل کو بھی تیار بانتھرت عجب اس کجا بھونچو تیار</p>	<p>۱۹</p> <p>ساقی اور شکر لای کا پتہ جزا کی ہو گلگم فقاہد پور تخیل اور ساجی کلید دریا قبل فطرت اور آئینہ دین کی صفت کا پتہ</p>
<p>۲۰</p> <p>تھے پیاس سے لب بھگ پر دریا کا پتہ وہ گر گیا دنیا میں ہو کچھ حق و فاقہ</p>	<p>۲۱</p> <p>اعجاز و کرامت سے کہیں تو سیاہی بیدست ہو اویشل علی لہذا کتاب</p>	<p>۲۲</p> <p>پاؤں ہوتے ایسا ہو جو صفد ہو تو ایسا عاشق ہو تو ایسا ہو پورا ہو تو ایسا</p>
<p>۲۳</p> <p>اندلس اقبال نے ہفت روزہ ارشا و کربین قوت باز و جب سزا جو قوت کرا کر کی رفتاریہ زینت نام و فاقہ نامی جوین صاحب شکر</p>	<p>۲۴</p> <p>عین کا خوشبو کی خوشبو میں تہ گلگم آٹھان جو اور شکر کا کباب پا سے برکت اور الف اول اسلام جو سین سعادت پا چا نام کا نام</p>	<p>۲۵</p> <p>تھیں گلگم فقاہد سے تھیں حیدر انکو جی اور ای طرح سے تھیں حیدر حضرت کو جی پائے تھیں یہ تھیں حیدر جون سانیہ فقاہد تھیں جہاں حیدر</p>
<p>۲۶</p> <p>پیدا ہو شجاعت رخ گلگام سے اوسکے شیر و نلکے جگر کا پتہ ہیں نام سے اوسکے</p>	<p>۲۷</p> <p>یہ اسم مقدس تو سعید انبی ہو اعلیٰ انہو کیونکہ شکر شکر کے علی ہو</p>	<p>۲۸</p> <p>فرمانے تھے جان و دن شکر سے عیان قوت ای مری اور مری شکر سے عیان</p>

حکایت
 اور کئی دفعہ حضرت شاہ غلام شہید فرمایا کہ
 جس کو اللہ تعالیٰ سے سزا ہو وہ سزا سے بچتا ہے
 جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شاہ غلام شہید کو سزا دی تھی

حکایت
 اور کئی دفعہ یہ بار بار فرمایا کہ
 اس کو اللہ تعالیٰ نے سزا دی تھی
 اور وہ سزا سے بچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شاہ غلام شہید کو سزا دی تھی

حکایت
 سیدان شہادت میں جو بڑے بڑے
 وان کھانچا اور لوگوں کا کھانا کھاندا
 پانی پانی دن ہو اور اپنا کھانا کھاتا

کے تھے لسانی جو ہر اچھڑ کے وحی کا
 یہ بہت مرقع میں سے حضور چلی کی

ہر اچھڑ کے پیارو کا مکان ہو
 نہ نہیں جہاں کے شاہو کا مکان ہو

عجائب کو بانی کے نہ ملنے کا الم
 بجالی کی بھی نہیں فکر کرنے کا بھی

حکایت
 اور کئی دفعہ فرمایا کہ
 اللہ تعالیٰ نے سزا دی تھی
 اور وہ سزا سے بچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شاہ غلام شہید کو سزا دی تھی

حکایت
 اور کئی دفعہ فرمایا کہ
 اس کو اللہ تعالیٰ نے سزا دی تھی
 اور وہ سزا سے بچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شاہ غلام شہید کو سزا دی تھی

حکایت
 سیدان شہادت میں جو بڑے بڑے
 وان کھانچا اور لوگوں کا کھانا کھاندا
 پانی پانی دن ہو اور اپنا کھانا کھاتا

پہرہ اور شمع شیخ شاہ شہید
 بیل کی طرح سے گل زور ہے

پہرہ کسی کو نہ وہاں لاؤنگا میں بھی
 کچھ کہنا ہو نہ ہاں سے پاس آؤنگا میں بھی

پہرہ کسی کو نہ وہاں لاؤنگا میں بھی
 کچھ کہنا ہو نہ ہاں سے پاس آؤنگا میں بھی

حکایت
 اور کئی دفعہ فرمایا کہ
 اس کو اللہ تعالیٰ نے سزا دی تھی
 اور وہ سزا سے بچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شاہ غلام شہید کو سزا دی تھی

حکایت
 اور کئی دفعہ فرمایا کہ
 اس کو اللہ تعالیٰ نے سزا دی تھی
 اور وہ سزا سے بچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شاہ غلام شہید کو سزا دی تھی

حکایت
 سیدان شہادت میں جو بڑے بڑے
 وان کھانچا اور لوگوں کا کھانا کھاندا
 پانی پانی دن ہو اور اپنا کھانا کھاتا

عاشق تھے زبیر دو شاہ شہید کے مکہ میں
 اس پر وہ میں تھے نقدی شہید

آج کل ان کے بارے میں جہوش نبوی ہو
 ان کو نہ جہاں میں مجھے ملنے کی خوشی ہو

پہرہ بھالی کی نہاں سے کبریاں
 سایہ کی طرح جہاں جاتے تھے عجائب

۱۷۱
 اگر کسی نے تیری عمر اور نیتنا اور نیتنا
 دیکھا تو کہہ دے کہ کیوں ان کے ہوتے
 تیرے ہوتے تو تیرے لیے کیا ہے
 اس کا بھی بس تیرا ہی وقت ہے

۱۷۲
 فرار کے وقت میں غم سے گئے شاہ
 سچا باہت اور سکوت پہنچا غم گراہ
 جنت ہوئی امام ہے سیدنا
 تیرے ان فکر قاتل کا گراہ

۱۷۳
 اگر کسی نے تیری عمر دیکھی
 لیکن یہ نہ ہو تو تیرے لیے کیا ہے
 اندر ہی مسواں وہ ہوا
 وہ دیکھنے اور دیکھ کر بھی

ہم ساتھ کہہ لیو مگر ہوں کہ حضرت کے ہوتے
 باطل کی طرف وہ ہوتے تیری حق کی طرف ہوں

روکین سپرین چہرہ و نہ انصار جری نے
 اور سینہ سپر کر دیا عباس علی نے

تھا شہ کا یہ مطلب کہ نہ بجالی سے ہا ہوں
 اور انکو تیرا تھی کہ اتھا یہ فندا ہوں

۱۷۴
 عجب اس وقت کے سب سے
 تم کو وہ دین میں بھی وہ ہوں بلو
 کی عین عداوت ہے تیرے ہوتے ہرگز
 اور سچا بھی تو ہے غلام اور ہوتے ہرگز

۱۷۵
 بازار اجل گرم غم اپنے نگلی تلوار
 مارنے کے سواکے رقیقان و قادر
 چہرہ نہ کر گیا نے موت سے تیار
 تیرے گناہوں سے تیرا گناہ گار

۱۷۶
 کیا ہے تیرے تیرے تیرے تیرے
 یہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

کس طرح جلو میں یہ ہوا خواہ ہونے
 حضرت کا غلام آپ کے ہمراہ ہونے

بیجان ہوا او وہ بھی جو میدان سمین
 اک شہر تھا کبر کے رٹا اچھا ہون

قاسم کی طرح داغ تیرا راجھی ہونے
 اب منہ کے پیر شکر خدا کی نہ کہینے

۱۷۷
 انصاف عداوت کے تیرے تیرے
 تیرا کہ تیرا ہی تیری تیرے تیرے
 اونوقت کہ ان ہونے تیرے تیرے
 جب تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

۱۷۸
 روتے تیرے تیرے تیرے تیرے
 اور تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

۱۷۹
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
 فرما تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

پہرے مظلوم کے تیرے تیرے
 تلوارین چینی تیرے تیرے تیرے

سب فوج تیرے تیرے تیرے تیرے
 اب دیکھنے فادم کے تیرے تیرے تیرے

مشکو انہو تیرے تیرے تیرے تیرے
 یہ غل ہو کہ تیرے تیرے تیرے تیرے

حصہ
 کیا دوش سیرا کب بتا دینا
 جنت کا پورا کس پر کس کی ہوا
 خلیفہ نے جیل چھوڑا شہر دینا
 اندر کا نظر اس سے بیان ہو گیا

حصہ
 شب بھر سے بولا تم سعید اختر
 عیاش کسے نور سے تھکا کر
 نزدیک ہوا فقہ جاہلین فہم
 اس غارتگر کو طرح تو جی گئی

حصہ
 اور غیب سے بیان سوخ ہو
 غیب سے کھڑے تھے سبھی
 لگا لگا کر لگا لگا ہو گیا

دیکھو تو مشہور بازو سے شاہ شہد اکا
 سیاہ سر پر نور ہے ہر دست خدا کا

ملواری چلی کر تو خدا جیے کیا ہو
 کچھ فکر کیا سی کہ یہ بھائی سے بھابھ

ایر وہ تو بل گیا شہر کی صورت
 دیکھا طرف نظر لعین شہر کی صورت

حصہ
 نور سے نور سے جو نور و منور
 چار آئینوں کو دیکھتے ہیں
 کیا ہاتھ نہیں رہتا ہر جا
 گردیاں ہیں زردہ کی کہ پتوں کی

حصہ
 اور سن نہیں کی سوسے تھیں
 حاکم تو تھیں کہ تو جو نہیں
 غا سیر کر غا و سیر عیاش
 بیات نہ مانا لگا نہ مانا لگا

حصہ
 شعاع کی طرح کا نپا گیا
 چھپ چھپ میں سے نور
 چھپ چھپ میں سے نور
 چھپ چھپ میں سے نور

قبضے میں قضا جسے کمان و تن پرسی
 شہر کا دم ہر جہ جس سے سپر پرسی

خون او سکا پسین پتہ دین گریگا
 ہو جا بیگا نگر سے یہ نہ بھائی سے پریگا

غصے کی نہ بائیں نہ درائی کے سخن میں
 سن لیجے کہ نصرت کی بھلائی کے سخن میں

حصہ
 بڑھ کر آئینہ لادکا لادکا
 اچھلے عدو کی جان میں جو پوری
 وہ تھکا کہ دینے کی جی
 کیڑے اہل او سکویہ سکتے

حصہ
 ہن اہل و عاقل دل سے اور
 دیکھا دلچسپی اور سخن نہ طبع زر
 آگے نہڑے کہیں باؤں آگے سے
 یہ سن آتی ہیں وہاں جا جو ہو

حصہ
 فوٹا بلاطہ لے کر گیا پورہ
 تیب دوست ادب جو کہے بولا پورہ
 کرتے ہیں عیبت آپ راوی کا کلام
 حضرت کے تو پوری کا حق پورہ

گھوٹا وہ کہ بھلی کی شہر گروہ کی ہو
 یہ گرم روی ہی کہ ہو اسروہ کی ہو

سادت میں نور نظر شاہ جہن میں
 یہ جسکے طرف دار ہیں بس اسکی

مشنای طاقات کے سب جہ کے پورہ
 وہاں ہاتھ نہیں نذر میں یہ

<p>۱۰۰ سلازمی جوان کا کہ جو اتنی مضر پانچ برس کا فطرتی علم سدا رہی افسوس کلام ہو کر کشتیوں میں غلٹت پیریز</p>	<p>۱۰۱ اور دل کی سیکھنے کی انویس ایچ نیشیہ کی بعد اور کجا اور دیکھتے ہیں میرا کبھی زود کا تجا دیکھتے تھے اور اب</p>	<p>۱۰۲ تو کیا ہے جانا تیرا فوج کی دیوان کون اب جو شوہر سے کی تو دولت کی چھ کہ جان دو وقاب میں تیرا فوج کا حال آگاہ سے جراتی ہیں مراد ہی تو نکال</p>
<p>۱۰۳ جاگیر بھی باقی رہی رات بھی ملے گی دولت بھی مدینے کی حکومت بھی ملے گی</p>	<p>۱۰۴ رستی سے نہ جا جا نگہ بہا چلی گیا صورت کا بس گھوٹے پہ اسوا چلی گیا</p>	<p>۱۰۵ مرکز بھی شہر دین میں مری جان رہی گی بجائی پہ مری روح بھی قربان رہی گی</p>
<p>۱۰۶ کیوں آپ اور مخالف ہیں پیریز افسوس کہ ہے اس کا پورا پورا دان کی بھی موجود ہے اس کا پورا پورا کامر بیچن لشکر کے بیچن ملک کیا</p>	<p>۱۰۷ عجیب نہیں نہیں ہم یہی تو تھی معذرت تو ہے کہ کچھ ہے یہ کجا شہر باقیہم کلنت کیا جانے کچھ فریاد بان سب کو اور افسانہ ہے</p>	<p>۱۰۸ روشن ہو اور ہونے والی میسر ہونے والی اور ہونے والی مویا نہ نہیں یہ وہی کجا کی شہادت بندہ تجا بیچنے شہر میں ہے کی حکومت</p>
<p>۱۰۹ نہ نہ کہ نہیں بغض و حسد کو کسی سے بہ کو تو خداوت جو حسین ابن علی سے</p>	<p>۱۱۰ میں عاشق تھا پیریز میں اب افسوس سرتن سے جدا ہو یہ نہ جانی سے پہلو</p>	<p>۱۱۱ تجھے سو پہ منہ دیا جاگیر نہیں ہے پھر خاک ہو و پنا میں جو پیریز نہیں ہے</p>
<p>۱۱۲ فخر نہ ہو اگر کہ ہے پیریز دانی لے آیت اور کو وہ ذہن بیوقوف باقی شہر کی اس منگولوں میں بیس چھلنے حلق اور کجا کو فخر نہ ہو دانی</p>	<p>۱۱۳ اس نظر فرسائی کا اور کجا کہ شہر کے شہر کے شہر سے جلا دے تیرا شہر حلقہ ذوق عالم سے شہر ہے کہ حلقہ میں کہوں شہر کے شہر کے شہر</p>	<p>۱۱۴ طاعت تیرا کیا خیر ہے اور کیا خیر ہے بان حلقہ فرود میں ہو اور داریں پیریز مختار ہیں کہ شہر کے جگہ کی تو تیرے نہ سب کو غلامی نہ اور نہ جگہ کی</p>
<p>۱۱۵ اجمل سے نہ چیکار سے نہ زہم کر آؤ گی پیاسا پسیر فاطمہ کو فوج کرے گی</p>	<p>۱۱۶ واقعہ میں کیا رتبے سے اولاد علی سے ظالم مرے منہ پر یہ سخن نے اونی کے</p>	<p>۱۱۷ کچھ شہرت ظاہر تیری کو میں چاہ نہیں ہے وان دولت دنیا ہو تو میان دولت دین ہے</p>

۱۱۸

<p>۵۱ جانی گوہر پیکار فضیلت چو جانی پیکار عاشق کی سبھی مستشوق سے کہیں پیکار بہنگ عکس کو جو پیکار گوارا مستعدی اولت سے جانتے تو اسکا پیکار</p>	<p>۵۲ آؤ بے شک سے کہ وار جی ادا ہو باندھو کہو درویشک سے پستیا رنگاؤ نہ تو جو فرزند بوبو میران جانے پیتیا ب مولا او لال فریب کیا پاناؤ</p>	<p>۵۳ بیتہ بیٹے تو فزادہ عجباشش اور خج سے عجا نہیں سلیمان سے بیٹے پیکار مان کہتی جی جی جی جی جی جی جھانک کر یہ کہتی جی جی جی جی</p>
<p>لیکن فلک اسطرح سے کرتے نہیں دکھیا جہالی کو کہ بھی جہالی سے پھر نہیں دکھیا</p>	<p>تھے یا لئی کو دریا کے مار گئے تھا لئی دیکھ آؤ تو لڑتے ہیں کہ مار گئے عجا لئی</p>	<p>عجائیل کی ہونے عجب رولی ہوئی پیسے کہ عجا لائی تم سے کیوں کوئی ہوئی</p>
<p>۵۴ اس سے چھ مہینہ جانی پیکار اسکا عجا تو تھا بھونک کر گری پیکار میں نہ تو دل کا تھا سب سے پیکار دھڑکا تھا کہ اب کیا کرتے پیکار</p>	<p>۵۵ پون سے مولا جانی پیکار کرم سے عجا دیکھ کر جانی سے عجا مستعدی جی جی جی جی جی جی کیا تو جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۵۶ تھاؤ سے جی جی جی جی جی جی عفو سے جی جی جی جی جی جی کستا تھا وہ مستعدی سے جی جی جی کیوں رکھا جی جی جی جی جی جی</p>
<p>یار یہ نہ سونین کہ جدا ہو گئی اس یہ مثل ہو کہ جہالی پہ فدا ہو گئی اس</p>	<p>وہ تفرقہ انداز ہو مرد و فدا ہو شہید ہے کہ دشمن سے علاتہ پختین کیا ہو</p>	<p>باہا تو مرے ہو نیکے مسور بہ صدق ہو جاؤنگا میں جی جی جی جی جی جی</p>
<p>۵۷ چو جی جی جی جی جی جی جی کیا وہ جو جی جی جی جی جی جی نہ تو آرا کی نہ امید بیا آپ جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۵۸ چو جی جی جی جی جی جی جی فالت ہو کہ جی جی جی جی جی جی کہو اس سے جی جی جی جی جی جی کیا مستعدی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۵۹ کے جی جی جی جی جی جی جی اس جی جی جی جی جی جی جی دکھلاؤنگا او کو جی جی جی جی جی پون سے جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>اجل جانے کہ عاشق تھا تم مرد و لکا شہر ہو جہانین مروالی کی وفا کا</p>	<p>تم صاحب شہر ہو فزاد علی ہو وہ کام کرو فاطمہ علی کی جی جی جی</p>	<p>ہم اہل مروت ہیں وفا خیزی ہم سرکات کے رکھتے ہیں انکے قدم ہم</p>

عاشقین

۱۹۵
 چون مرغ گزرنان ہوئی فوج کج
 اعدان کیا کجارت سے دریا کے کنارے
 وہ ڈوب پست تکبوتی تھا کج پرا
 سزاوار کو جو چاہے کجا کجارت لارا

۱۹۶
 چھوڑ گئے تھے بیانی کج پرا
 تو دیات سے اور کجارت کج پرا
 دریا سے چلا گیا کج پرا
 سزاوار کو جو چاہے کجا کجارت لارا

۱۹۷
 نہ کج پرا کجارت کج پرا
 کجارت کج پرا کج پرا
 کجارت کج پرا کج پرا
 کجارت کج پرا کج پرا

اکدم میں نہ پیدل نہ سوار و کجا پرا
 خالی تھیں صفیں دشت ستم کج پرا

نہ تیر نہ تیر کے پھل کے اوست و کجا
 اعدا سے نہ رکنا پرا اہل کج پرا

بہت کے سبب ہو گیا کج پرا
 جب مشک چھدی گری پرا کج پرا

۱۹۸
 نکلتے سکھتے کو جو دریا کج پرا
 چون شیراز کج و دریا کج پرا
 سچھی کج پرا کج پرا
 پائش کج پرا کج پرا

۱۹۹
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا

۲۰۰
 پانی جو با کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا

ہوئی تھی چکا چون نہ بہر و نہیں کج پرا
 دریا کے کجا پرا کج پرا

پانی کے لیے خون میں تیر کج پرا
 تلو اور جب آئی تو سپر ہو گے کج پرا

کجا کج پرا کج پرا
 غش کجا کج پرا کج پرا

۲۰۱
 اندر سے کج پرا
 دریا میں کج پرا
 کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا

۲۰۲
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا

۲۰۳
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا

پہر کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا

مجرور کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا

کج پرا کج پرا کج پرا
 کج پرا کج پرا کج پرا

<p>مشعل دریا کا طوق نہ میت سے تے چلے سور غلام دندان لائے تے چلے تے بولد جانے تے کو پو پو پو پو پو پو پو پو زنجار سے عیب جال سے پو پو پو پو پو</p>	<p>مشعل آہستہ آہستہ گنگا و شکارانی تیرا سیکھو تو زمین تیکے آئی لور دوسرے شرح کو چھو جانی تیرے تیرے باتوں کے کدو تیرے جانے</p>	<p>مشعل سونے کے تے کنگے تے تیرے پو پو پو جو آئی تے آواز تیرے کو پو پو پو کیا کہتی تے میں پو پو پو پو پو سر تے جو آئی تے عیب تے کلا تیرے</p>
--	--	--

<p>مہر گام پہ گرو پڑے سجیم زور گنا تھا عمارت تھکا سر پہ گریبان پھٹا تھا</p>	<p>شہم پو لے کو کو لو میں ان گھو نہ پور نہ ساتھ سیکھ نہ نہ میں تیرے نظر ان</p>	<p>سہ شگ ہیں بیخ گرد مٹی سے آگاہی در پلٹا ہی کرتے کا گریبان پھٹا ہی</p>
--	---	--

<p>مشعل ماکاہ علیہ اراکاشہ زلف آئی اس بجالی کو اس بجالی زلف آئی آلودہ خون چوہہ دیشب نظر آئی چلتے کہ پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>مشعل بیٹھے ہی عیاشی کو کو پو پو پو سو تے کسیر فاطمہ تے میں پو پو پو جو پو پو پو پو پو پو پو پو اس آجا انا تے کو اوٹھا پو پو پو</p>	<p>مشعل اوس میں تے کو کو پو پو پو پو کچھ تے پو پو پو پو پو پو پو عیاشی تے عرض کھنڈے تے پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>
---	--	---

<p>عاشق ہر تے تو ہو گیا شکر کے صدر تے شہین شری خون بھری اندر پو پو پو</p>	<p>رضعت ہو ہماری کو کوئی دم میں پو پو اب چشم کرے دن پھل سی کا نہ پو پو</p>	<p>رو تا کھایا چہا گو وہ میں ماور کو پو پو چلتے ہوتے میں نے اس کم ہاں کیا تھا</p>
--	---	--

<p>مشعل پو پو پو پو پو پو پو پو پو چو پو پو پو پو پو پو پو پو عیاشی تے کو کو پو پو پو پو سر زلف تے نیکی کے پو پو پو</p>	<p>مشعل آئی تے کو کو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو عیاشی تے کو کو پو پو پو پو اب تیرے علم پو پو پو پو پو</p>	<p>مشعل سر تے پو پو پو پو پو پو پو عیاشی تے کو کو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو کی تے نہ پو پو پو پو پو پو</p>
--	--	---

<p>کیا شرم ہو کیوں انکھیں میں کو پو پو ہم روئے ہیں تم سے نہیں پو پو پو</p>	<p>سر کے سر زلف علم ہو تیکے عیاشی دنیا میں علم ہو گا نہ ہم ہو تیکے عیاشی</p>	<p>کنا تھا پس صرف پکیا حال ہی پایا گھر میں چلو اما کجا بر حال ہی پایا</p>
---	---	--

پو پو پو

مشرقیہ میر انیس

سب لفظ خدا کا ہے جسے تم کو
اس قدر کفایت دے دینے کے لئے تم کو
سقت المہیبی کی غرق خون ہوا
سید نبویان اور اطہم فرزند ہوا

تفکر دنیا و دنیا داروں کو
سازان خلقین کا نام خدا اس کے
امید اور مہر ہی بس کا عالم اس کے
اعادین عیبی کی تو کفر و کفر اس کے

سب لفظ خدا کا ہے جسے تم کو
اس قدر کفایت دے دینے کے لئے تم کو
سقت المہیبی کی غرق خون ہوا
سید نبویان اور اطہم فرزند ہوا

و وبالہر مین چاند شہ مشرقین کا
خالی کیا اجل نے بجز اٹھ حسنین کا

کمرین کے ہو کہ زمانہ مبادل پر
کیا وقت پر گناہ گار کے لال پر

کسی چھپنے کے روز عدالت ہر دور پر
ہم دور میں جہنم نہ قیامت ہی دور پر

یار سیکو چھپنا میں اس بچہ کو
جنگل میں گھر لے کر کے لے لے لے لے
مان پاس سے آ کر لے گل پر ہر بیچہ کو
پھولا بھلا دیا رگ کی کا تھپ چہ تو

مرا جوان بھلی کا اولاد کو پر ہر
پر نہ نہ دل سے نہ تو تھی نہ دور و غم
لہذا صدفین جلتے ہو گئے پر ہر
سینے سے سو گار کے دن کے پر ہر

سب لفظ خدا کا ہے جسے تم کو
اس قدر کفایت دے دینے کے لئے تم کو
سقت المہیبی کی غرق خون ہوا
سید نبویان اور اطہم فرزند ہوا

بھائی بچہ پر دیکھا شہ مشرقین سے
اب لہو جوان پسر کی ہر نصرت حسین سے

ترشہ میں اوکے سب سلسلے پناہ تھا
مشرقیہ میں جکے پانی کا دینا گناہ تھا

دشمن پہ ہے نہ ایک شہ مشرقین کا
اوس دن غلام سوگ اور ابن حسنین کا

حافظ تھی جس کو سرفرازی کی
سب سے نہ اجان کا خاک لکیر کی
پاسا سجان سے لب خون کی ہر
سقا کی کر کے خون میں بوجی بوجی

پس انھیں ہی کا دل لکیر کی
قرآن سے بوجی بوجی ہر
باتو خدین نور و دل میں بوجی بوجی
بیکار و بیضال بد افعال بد ابر

اعلام دولیہ دین کی اس کی
ہو کر کسی ہی لافت میں ہو سچا
پیشا و نور و جان سے اور خار و ان پیل
سب بوجی بوجی ہر شمول خدا کامل

حرم گیا کمرین شہ خوش خصال کی
تقدیر سنگی اسد و الجبال کی

پیدا تھا کمر شہ و حیا ناپید تھی
سادات فتح ہوئے تھے اور اور گویا

مان پاپ کے لیے تو اجل کا پیرام ہو
دشمن بھی روئے لیک ہیں نہ ہر مقام

<p>شکل اگر کوئی شخص چاروں طرف سے بے پناہ مسرت و شادمانی سے دیکھتا ہے تو اس کا دل بے اختیار ہلکا ہوتا ہے اور اس کی طبیعت نرم و لطیف ہوتی ہے۔</p>	<p>شکل اگر کوئی شخص ایک طرف سے بے پناہ مسرت و شادمانی سے دیکھتا ہے تو اس کا دل بے اختیار ہلکا ہوتا ہے اور اس کی طبیعت نرم و لطیف ہوتی ہے۔</p>	<p>شکل اگر کوئی شخص کسی طرف سے بے پناہ مسرت و شادمانی سے دیکھتا ہے تو اس کا دل بے اختیار ہلکا ہوتا ہے اور اس کی طبیعت نرم و لطیف ہوتی ہے۔</p>
<p>اگر کوئی شخص دیکھتے دیکھتے بغیر جان کو اکسیر پائے اس میں قدم رکھنے کا کوئی خوف نہیں ہے۔</p>	<p>اس امر سے فرود نہ آئی شہد کی این آفتاب کے بعد موت ہم بہرہ انداز کی ہمیں</p>	<p>چونکہ پاپ سے باب کے پیار گمان ہیں چہرہ آسمان ہر وہ تو ستار گمان ہیں</p>
<p>شکل جب تک کہ ایک شخص اپنے دل میں کوئی شے رکھتا ہے تو اس کی طبیعت سخت و کڑی ہوتی ہے۔</p>	<p>شکل دنیا سے بے رغبتی اور ہر طرف سے روشن ہو جانے سے دل بے اختیار ہلکا ہوتا ہے۔</p>	<p>شکل دنیا سے بے رغبتی اور ہر طرف سے روشن ہو جانے سے دل بے اختیار ہلکا ہوتا ہے۔</p>
<p>دو طرفہ ہونے کے شان شماری بھی دیکھتے طفلی تو دیکھی حسن جوانی بھی دیکھتے</p>	<p>ظلمت زدوں نے خلق شہدین کی زبان کو دنیا میں آفتاب چہرہ ہوتی ہے</p>	<p>سب شہد ہر طرف سے طلب گار ہوں سب لہجہ عرق ہوں ہر طرف سے گار ہوں</p>
<p>شکل اگر کوئی شخص اپنے دل میں کوئی شے رکھتا ہے تو اس کی طبیعت سخت و کڑی ہوتی ہے۔</p>	<p>شکل دنیا سے بے رغبتی اور ہر طرف سے روشن ہو جانے سے دل بے اختیار ہلکا ہوتا ہے۔</p>	<p>شکل دنیا سے بے رغبتی اور ہر طرف سے روشن ہو جانے سے دل بے اختیار ہلکا ہوتا ہے۔</p>
<p>گر ہم نہیں تو فائدہ نہ ہرگز ہمیں تم ہو اب زندگی بھی ہو کہ دنیا میں تم رہو</p>	<p>فرود کی ابتری ہو جو وقت کشا ہوں کیونکہ تمہیں جہاز اگر ناخدا ہوں</p>	<p>اب بچپن کا فائدہ ہو کوئی آن میں پھر کبھی یہ عمر کہ کبھی ہو گا جان میں</p>

<p>مطلب سیدنا بقرہ کے لئے جو کہتے ہیں کہ ان کے لئے مقام ہے جس کے لئے ان کے لئے جو کہتے ہیں کہ ان کے لئے مقام ہے جس کے لئے ان کے لئے جو کہتے ہیں کہ ان کے لئے</p>	<p>مطلب اس سے کہوں اگر کروں اور عرض ہے پیش کی آبرو متعلق ہی باپ سے</p>	<p>مطلب میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم</p>
<p>مطلب میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم</p>	<p>مطلب اس سے کہوں اگر کروں اور عرض ہے پیش کی آبرو متعلق ہی باپ سے</p>	<p>مطلب میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم</p>
<p>مطلب میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم</p>	<p>مطلب اس سے کہوں اگر کروں اور عرض ہے پیش کی آبرو متعلق ہی باپ سے</p>	<p>مطلب میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم</p>
<p>وہ آل مصطفیٰ کا مدار اللہ عام ہو جو وہ بپ امام کا خود بھی اسم ہو</p>	<p>میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم</p>	<p>میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم میں نے اپنے لئے سب کو مبرا ہی اب ظلم</p>

حاصل
بولایے ہاتھ جوڑتے فرزند کی گلام
خیمے میں بن چلے ساتھ اس کے ساتھ ہاتھ لادام
تہا ایمان چھوڑ گیا حضرت کوئی غلام
اسنو بول کر کہتے تھے شاہ کا شہ کا نام

حاصل
فقہ کی تہذیب سے یاد ہو کر
آئینہ دیکھ کر بے ہوش ہو گیا
سختی ہوئی ان کے ساتھ اس کے ساتھ
جو چھین کر کوئی ہو تو نہیں بچتا

حاصل
جو کوئی نہ سمجھ سکے چلو کر دو گار
اچھا ہو گیا نظر نہیں آتا مال کار
پروردہ اور شاہ کے ہاتھ پودا لادو دیو جا
چلے تو اس کی خیمے میں بدشاہ نامدار

کرتے ہو روح حال پر مظلوم باب کے
کچھ کون ساتھ دیکھا مر بعد آپ کے

چلے ہمیں بچھو چھی کو نہ بچھو پائے گا آپ
جب دم بکل چلے تو چلے آپے گا آپ

دوران ابن فاطمہ پر ہاتھ چا پیسے
مشکل ہو جب تو عقدہ کٹا ساتھ چا پیسے

حاصل
تو کہتے ہیں ان خیر نہ ہوں
گردن چھلکے ساتھ نظر فرزندوں
ہو جو ناخوش ہو جو جملہ کار زمین
تو کہتے تھے کہ تہی میں اب تو خیر

حاصل
کیوں گھنٹا جو چھو چھی کی
فانکس ہو کر تو نکال اور پیسے
پانچ اچھا زمانہ نہیں اور پیسے

حاصل
زینت جو چھو چھی اس کھڑی
اکہ کار سے پاک اونچیاں آگیا
عبدی بلدیہ کی کار کا راجہ کو
مدت چھو چھی اس کے لئے

اور کو ملاؤ اکثر کو سرف جمال کو
کیوں رہیں اتنی دیر لگی ہیرال کو

اونکو ہی اور کار زمین کچھ چال ہو
رضت وہ دیکھی مرنے کی جگہ چال ہو

تو نہ ہو مکہ ہی ہر رسالت مات کی
ڈیو رہی میں روشنی ہو کر آفتاب کی

حاصل
تو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ
شہ میں جان بچا کر چلے جاویں
تو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ
تو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ

حاصل
اس کے ساتھ تھے مومن
انکس دانتے سونے کی حضرت کا لانا
تہذیب کے ساتھ چھو چھی کا
کیوں چھو چھی کی

حاصل
تو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ
حضرت کو لے آیا ہوں اس کے ساتھ
تو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ
تو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ

کوئی میں چھوچھی اس مجھے دم ہوش آگیا
کھلو گی خود اگر غلطی اکثر نہ آئیگا

تم زندگی ہو دفتر شہیرا کی
کسی رضاؤ ان تو دعایاں ہیں کہ کی

روفا مرانا تھا تو کعبہ کے آئے ہو
صدہ کہوں کہ تم مرے بجالی تو لاہو

قصہ
چنانچہ مگر میں غنیمت کا نشان
بگھڑی میں گئے بس ہر ذریعہ ہونا
پوچھا چاہی کہ یہی وقار ہے یا
بیاہن

قصہ
کانپا بیٹے با توے نشا و نگار
کی نسبت فالگتیر کی طرف میں تکر
بایک کے اشک اکھٹے ہوئی تو
گر بڑا کیا کرتا کہ بھینت میں

قصہ
نکلے یہ بیٹے کو کھلے پکے غنیمت
انام کی تھی تھی تھی تھی تھی
بولی میں باقم جوڑے تھی تھی
انوار اجی تو زندہ ہر اکھٹے

گھر میں فاطمہ کی ہونے ڈوبو یا
فرزند کو بچا لیا وارث کو کھو یا

بچا ہلاک کوئی بھی کرتا ہوا کیو
کس طرح چھوڑے نرغہ اعدا میں کیو

دکھ درد میں ہر کے ہر کام کے ہیں
آپ انکے ہونے کیلئے پیدا نہیں

قصہ
چھائی پر کھینچے کھلے ہر
یہ بچا بچا بچا بچا بچا بچا
کیسے کہ آپ کے ہیں کیوں جو
خاطر ہر عدت ہونے کے ہر

قصہ
یہ کہر خا اصر کہ کیا ہے ادا میں
والودع ای حرم ختم ہر
آپ جو خچہ مشغل و خچے کے اس میں
تہ و جہتہ کہ کسی اور میں

قصہ
میں آپ پر نثار میں آپ پر نثار
میں عدت جاؤں کیوں کیوں
غصن نہ تھی جب وہی گیا ہر
کنے کو کھلے ہر

کام اوس سے کیا زبان جو باتیں لکھیں
لیکن یہ شرط ہو کہ چھ بھی بھی شریک ہوں

رضعت کو آئیں جو نہ گانہ کے ہاں ہیں
بہر گو رو کیو یہ تمہارے حوالے ہیں

بہر مان کہاں چھلے جو یہ قدموں ہاں کے
بیا اہمیں ہری ہر جو کام ائے آپ کے

قصہ
ماں تو کہ کے بعد فاطمہ لالہ میں
ماں تو کہ کے بعد فاطمہ لالہ میں
کنے کو سب میں ہر غنیمت میں
ماں میں ہی چھو چھی غنیمت میں

قصہ
نواخت آئی گھر چلے شادانہ میں
دور دور کو کھولے ہر المیہ میں
بالوئی تو سب کہ قدم ہر بعد توبہ

قصہ
ہر نے کہا میں خچہ اسکا میں
ہر نے کہا میں خچہ اسکا میں
نور و جہتہ میں غنیمت میں
نور و جہتہ میں غنیمت میں

ارشاد کریں تو نثار امام ہوں
بیٹا ہوں آپ کا گراں کا غلام ہوں

بیٹے نے تمہارے ہاتھ شہہ کر بلا کر کے
زیر میں نے سر جھکا دیا سینے پہ چھائی

شادی کے دن میں اس غم پہ لعل کے
خندہ مہ چھے یہ ہر کہ رہا نشت ہوں کی ہر

<p>قصہ ہوا وہ صد بے چین پر توجیل کھوئی پر سب پر سب پر توجیل اچھلے تکی فنیٹیں گل گل گل راج گل ایشیں شہنشاہیں قبول</p>	<p>قصہ کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے</p>	<p>قصہ کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے</p>
<p>شادی سد انہیں چین رو گزین وہ کسے خرا انہیں وہ جو ہنسا ہو ہا ہا ہا</p>	<p>بس قطع ہو گئی جو توقع تھی آپسے اٹھارہ بین برس بین کچھ تو تھے وہاں</p>	<p>ہوا اب کہہ عظیم ہوا اب رزم گاہ کا اماں کفن بچھاؤ یہ خلعت ہی سیاہ کا</p>
<p>قصہ کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے</p>	<p>قصہ کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے</p>	<p>قصہ کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے</p>
<p>خان دل تو جا ہر شاہ کہ دم بھجوا تونوں کلم آئیں بچے تونے کو یہ کفر ادا تونوں</p>	<p>کہنے کی جان آنکھ دکھانا راہی تو تھا ہا ہا کی زندگی کا سہارا یہی تو تھا</p>	<p>بڑھ کر جھکے جو قبیلہ دین کے سلام کو تڑپا دل اس طرح کہ غمش آیا امام کو</p>
<p>قصہ کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے</p>	<p>قصہ کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے</p>	<p>قصہ کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے کھنکھناتے ہو گئے</p>
<p>خون کھٹ گیا امام زمان زرد ہو گئے اچھا کہا مگر ہمہ تن ورد ہو گئے</p>	<p>یہ آفتاب اب کوئی دم میں خروپ ہو دو لہا بنا کے سنے کو بچھو تو خوب ہو</p>	<p>اسی کہ پلاہین کو شہی کرب و بلا انہیں آئندہ یہ وہ مدال جو پھولا پھلا انہیں</p>

قصہ

<p>شع ملق سے بنا ہونے کو بکھار دینا کھولنے کا کھولنے کا کھولنے کا</p>	<p>شع آگے پہنچنا پہنچنا پہنچنا</p>	<p>شع کس سے کس کو کس سے کس کو کس سے کس کو</p>
<p>تو پا جو دل تو ناخو نکو مر نہ کھانم کے سر سر کہ رہا پسر نے قدم پر انا م کے</p>	<p>الکجا رہت بہ غوفہ خاطر کجلے ہینن مدت گذر گئی کنگلے طے ہینن</p>	<p>قدسی دو در شہتے تھے بہر کے نوز پر لگو ٹہٹے بہ آب تھے کہ جلی تھی طور پر</p>
<p>شع کھولنے کا کھولنے کا کھولنے کا</p>	<p>شع کھولنے کا کھولنے کا کھولنے کا</p>	<p>شع کھولنے کا کھولنے کا کھولنے کا</p>
<p>الفٹ ہینن یہ پاس رسالت مآب ہو ایسی سجد لال کی ندرت ثواب ہو</p>	<p>گو نہ زخمی فریب مگر دست رس نہ کھا تم خوب جانتے ہو کہ بابا کا میں تھا</p>	<p>بیلی کا لڑق برف غنی سازد مبراق ہو غل تھاپڑھے بن احمد مسل برق ہو</p>
<p>شع کھولنے کا کھولنے کا کھولنے کا</p>	<p>شع کھولنے کا کھولنے کا کھولنے کا</p>	<p>شع کھولنے کا کھولنے کا کھولنے کا</p>
<p>طاقت تھی جس کول کو وہ دعوت کھا ہین تو بہ جانتے ہوں کہ دہرا اوپر لگئی</p>	<p>انکے قدم چھین جو کوئی دستگیر ہو ایسا نہ ہو کہ دختر نہ مٹا اس ہو</p>	<p>حلقے ہینن یہ کہہ سکو کھنہ نہشت کے دیکھو کھلے ہوت ہیں دیکھو نہشت کے</p>

<p>۵۷۳ طافری جو وہ ہاؤس کے ساتھ سنبل کا اسے لانتے کیا لانتا ہے</p>	<p>۵۷۴ افریقہ کی طرف سے زبیر کو کر کے تیرے جیسے جو وہ اور</p>	<p>۵۷۵ ماہی کے پتھر کی طرف سے پاپا بھلا کجا گیا تیری تکیب سے کیا منتقل کرے گوشت سے</p>
<p>۵۷۶ ہر نہین جو گیسو ونگے بیچ و تاب سے طغنی پر کج تک شب قداس جی ہے</p>	<p>۵۷۷ اہو تو نظر پر یہ سب معراج ہو گئی حیرت ہون تو کم ہزارات پر ہم گئی</p>	<p>۵۷۸ مدت کھینے تو بہ کشتی الکی بیان ہنو قرآن ہوا لاکھ بار تو خاطر نشان ہنو</p>
<p>۵۷۹ پورا ہر زلف اور کوسو ہر زلف نکلا ہی آفتاب سب بیان ہو گیا یہ بطن حیدر شب قدر میں کر گیا یہ وسط تو نہیں چھٹا چھٹا ہے</p>	<p>۵۸۰ کیوں زلف کی نشانیوں کو تھپتھپا ہوا بیان ہو تو صفا ہو گیا تھپتھپا ہوا بیان ہو تو صفا ہو گیا یہ ایک اس فن کی ہے اور یہ</p>	<p>۵۸۱ خمار وہ بھون و جین تو مال تابذہ ایک چاند کے چھپے ہیں وہ مال مطلع ہے صحت توڑ سے کیا کرین خیال نظر ہی توڑ سن کا ابرو پر ہے چو خیال</p>
<p>۵۸۲ دستہ نہ مہول جائے مسافر صحیح ہیں اک شب کا قافلہ ہو فقط شام و مہر</p>	<p>۵۸۳ فکرین رسا ہیں جبگی ہر گویا صحیح ہیں دستہ تو بال ہر کار اور لاکھ بیچ ہیں</p>	<p>۵۸۴ خوشی میں یہ تو یہ ہر نہ تن لاجواب ہی دیوان حسن میں ہی بیت انتخاب ہی</p>
<p>۵۸۵ معراج و مصطفیٰ کی طرف سے نیب ہی اس کی ہے از دھرم کا جاندار یہ زلف شرح متفرد اللہ ہی ہے اور خضران ظفر کو دیکھیں یہ</p>	<p>۵۸۶ وہ ذوق آکر پوچھا نہ ہی چین یہ تو ہے جسے خیرت ہوتا ہے چین قرآن کی لوح مطلع نور آفرین اور یہ مطلب ہو پتھیا ہم چین</p>	<p>۵۸۷ ہی آسمان حسن و شرف نہ آفتاب ابرو میں وہ ہلال تو پتھیا آفتاب منظور شمس و قمر کی کام و حساب تان کر چلیں رخ خلیق ابن یوسف</p>
<p>۵۸۸ دن جس کا ہے سعید مبارک وہ دن ہی ظلمت کوٹے کیا تو پھر آب حیات ہی</p>	<p>۵۸۹ اس کو جو اس چین کے برابر دیکھتا پھر اپنے آئینہ کو سکندر دیکھتا</p>	<p>۵۹۰ ہا ہیک میں سچا مطلب ایسیس کا اونٹنیس کا وہ چاند ہی پھانٹنیس کا</p>

۳۳۷

لطف
 لطف شکر ہے کہ تیرے نام سے جو کوئی نیک
 توئی شکر کا جو صفت میری مومنوں میں
 قربان کرے غرض غرضتوں میں جس جان
 پر لیا ہے جس پر لیا ہے جس پر لیا ہے

سود
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 دارالافتاء ہے جو کہتے ہیں شکر ہے
 وہی ہے جو کہتے ہیں شکر ہے

حکومت
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 دولت ہے جو کہتے ہیں شکر ہے
 سزا ہے جو کہتے ہیں شکر ہے
 اس سزا ہے جو کہتے ہیں شکر ہے

موت لگین اور تیرے بچنے سے
 انکو نہ چھوڑے کہ رکھتے ہیں مرد و فریق

چشمک ہے انکو عیبی گردوں پر نام سے
 مرثیہ جلا ہے یہ ہے کہ مرثیہ کی جگہ سے

روٹی ہیں فرق شہ عالمی ہمارے
 زنگس کے پھول شیرت میں گلاب میں

سود
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں

سود
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں

سود
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں

اس نوز کے سکا تے کھنکھن اور
 گھر بچے انکو سیر دو عالم جھولے

حق ہیں ہیں جو تیرے ہیں دل سے
 یہ یاد کیوں نہوں اور غائب سے

دینا میں کوئی شے نہیں اس آج نام کی
 رنگت ہے سیوئی کی نہ خوشبو گلاب کی

سود
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں

سود
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں

سود
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں
 جو کہتے ہیں شکر ہے جو کہتے ہیں

وہی ہیں جو عرب ہے پستان غوال
 دینا ہو غرق خان جو یہ غنٹے بکال

پلی نہیں یہ ہے سیر سے کہ باہر
 بنام ہے کہ رو سے حضرت یونس کا

شیرت سے عطر نہیں ہیں مرد و ماں کے
 ہونے سے ہونے سے ہونے سے ہونے

<p>صلح کیا لطف آرزو آید از او پیش بکن سخن خود هر سخن سے اے فضا صفت کی بیخبر</p>	<p>صلح پرتو کی مانج کا چو پرتو از دھرو چرتی کر جان بانی کی طرح کو از دھرو گر کے ہیں کاتب کا نپ کے سونو از دھرو لشکر میں لے لے فضا جو بار از دھرو</p>	<p>صلح تلواریں تو بیابانوں سے بلیجی چکے جاو نیت با ہلاکت سوار اور دھرو کو آو بان امری مکان کن تو قدر از ان زبان کو فرزند خاکی کے کسب کا تو سب کو</p>
<p>اعجاز و زبان باغت نظم میں قرآن کی ساری شان پر اے کلام میں</p>	<p>خل تھا عمر کا سہرا بھی لائیں جو زور ہو اسکی نگاہ بدست جو دیکھیں لنگور ہو</p>	<p>گر نور احمدی کی تمباکوی دنیا سنو انعام پھر وہ دون جو کسی دے پاسنو</p>
<p>صلح مشکل پر صفت گو تو پرتو از دھرو خواہل تجھ کو کھا اپنی کچھ کمال اس میں میں ملنے سے بولے کچھ خیال جو دیکھا تو ہوتے ہیں فضا صفت کمال</p>	<p>صلح دیکھو تو منصف ہو ملک پر نشین جو ہر صفت سے ہے کہ جان نظر نہیں سب جو ہیں کچھ کچھ کچھ نہیں چھو کون پر چھو پر چھو نہیں</p>	<p>صلح لایعین آج کی تکیے بائیں سے تیرے صحیح کر اس طرف نظر تو نہیں دریا پر چھو پر امبو ایلی سے بناویت چھوے بیان فتح نہ شکر بیانی</p>
<p>فیض میں آسمان کے ذرا نہیں کے گنج سنس ہنس کے بدشاہ ہیں در شاہ کے گنج</p>	<p>وقت ادب پر پانچ سے نچ و سیر ہو اے رسول دور کے غم کو نہ پیر ہو</p>	<p>جنگل تھا سب سب سب سب سب سب سب کو سون چھی ہوئی تھی نرائی گاہ سے</p>
<p>صلح اعجاز و ذوق و سخن و حکمت کا ہو زور ان کا جو نہیں بہ لفظ کا ہو گھبراؤ زمین تو سب خبر العرا کا ہو سیر نہ جانو پرتو پرتو از دھرو</p>	<p>صلح کمال لگا سے ہر زبانی میں شکر بولے کہ کیا اس میں نہیں کیا جو ہم شکر دہا کہ جو ان سے اور فتح کا جو کھوے ہو آرزو زبان غلاموں</p>	<p>صلح اس طرح پرتو کے شکر سے وہاں جاو او وقتا پر سب کس سے زور ہو پکارتے پارتے ترو دھرو سے جالند فیضے جو باقی رکھے کہا باقی ہو</p>
<p>کیوں شہر ہو نہ اے قدم کے ثبات کا ہیں سے فضا ہو اری سفید ثبات کا</p>	<p>پیارا ہی بسیر سے شہر مشرف ہیں کا خوش ہو کہ فضا تم ہو افح حشکین کا</p>	<p>دیکھا نگاہ قدرت ہر نا بکار کو گو یا صفا کا شیر پڑھیں کارزار کو</p>

اس میں میں ملنے سے بولے کچھ خیال

مثنوی

<p>علاقہ اندازتہ بنیب ایضوانی مترجم جھجھک کو جیتا ہو نیتان بن جیتے مچالی ہو تھی فوج مغالت مثال بہ جو نیچے تھے مین پوجھا تھا انور</p>	<p>علاقہ بیزونے روکتے لگتے ڈرتے سب کو صفدارے پڑھو کے سیکان کی تیغ تبار سب کی نظر میں کو تری برق ڈانڈھا توڑے حکم سے جو ارف سب کو لیا</p>	<p>علاقہ کا کہ جی میان دو صنف تیغ نکلے دو مہر میں گر مہر گویا سنگ لکھ لکھ اکا جیکے جیکے کے سوسے تیرے تیرے اویں سے ایک کی تیرے تیرے تیرے</p>
<p>غل تھا کہ سب علی کا جلال آٹھ کا ہے فقرہ مراک رجز کا مین ذوالفقار ہے</p>	<p>غل تھا کہ سر بلیدہ ہر جو وہ جی پست ہے اکیر نے دی صدا یہ نشان ٹھکانے</p>	<p>سالم تھے محل قدیم نشان گھر نہ تھا دونوں مضمونیں ایک کا گھر نہ تھا</p>
<p>علاقہ نفر کی جو بونٹ علی آسمان ہے نہرانی یوں زمین کے گلے کرکے سینو مین دل سے تھوڑے تھوڑے نشان کیا مینہ کی کاٹھا دین بن بنان ہے</p>	<p>علاقہ فرمانکے یہ کہ میں کہی سب کی پیکر چہرے نہ لگا لکے انسا سے جو جگمگ سرخن وہ خوش کا وہ خوشی مین کے صدف کو تیری تھی مہا کی پیکر</p>	<p>علاقہ بہتر تھے مین کہ نہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے دل کے تیرے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تیرے تیرے تیرے بہتر تھے مین کہ نہ تیرے تیرے تیرے</p>
<p>گردن نہ اونکی اوجھتی تھی جو سر بلند تھے انداز سے رعب اٹھنے کی تھی</p>	<p>دل دل کی چال ہو وہ چلن باہر کا تھا بجلی کی تھی جو تیغ تو گھوڑا ہوا کا تھا</p>	<p>جو اونچی دو چار ہوا اصاف چار تھا فولاد ہوم مہر مہر سکہ جبار تھا</p>
<p>علاقہ معدن نش اب وہ تیرے تیرے پتھی ہوئی گھٹا کی طرف چون تیرے لاکون تھے پڑا ایک اور گھر اور تیرے تیرا تیغ تو لٹنے سے سب کو لیا</p>	<p>علاقہ کہتی تھی تیرے چاروں کی تھی تیرے اس زور لگا تھا تیرے تیرے تیرے رکے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے میں نہیں تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>علاقہ تو تھی اس تیرے تیرے تیرے تیرے دائیرہ تیرے تیرے تیرے تیرے سورہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>یوں خضہ رو گیا وہ جرمی زور کا لہر جاتا ہر صطرح کوئی اپنی سپاہ مین</p>	<p>افزون تھی اون گلیوں کی مینا مین جھجھکی مین روشنی تھی کھلائی کے دوست</p>	<p>اکت کا کاٹ قر کا تم منہ ملا کا تھا سب رنگ ڈھنگ مین جھجھکی کا تھا</p>

۱۲

<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>	<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>	<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>
<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>	<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>	<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>
<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>	<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>	<p>علاقہ ایک چوڑی نالی ہے جس کا پانی بہتا ہے اور اس کے کنارے پر کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔</p>
<p>سالم رکھیں نہ جسم کی نہ استخوان اس سے ڈھلے نقص میں طار و سمجھ کر ان سے</p>	<p>اگر وہ لہ کا بند تو وہ آگنی زمین سے زمین سے گئی فرس میں و سر پہ</p>	<p>شستہ نہ کشت لاشوں پر لڑا کجا برتھا ہر کجا ہر پو پو نہ سبہ ہنشا کجا</p>

۱۰۰

سوان
بل لقا تا سطر کس کمالی معیار
پہنچا سندا خاکے لبر بد پیر
آجی جو تیغ بون کی زندی ادھر
آں اوسن پیر کے وہ باہی نظف

سوان
پتھر مٹی کا وہ گادٹ وہ کاجی
آتش کی جاگین کی کین صاحب
پین تھی اک پیر کے کھر کھر
پتیری پانین آرزو نون کے پیر

سوان
پیر اقلان کو فوشام و عرق دلی
پلا تھے پیر کی کاش تھاپو
قادو پورن کرم قند خب تیر
پیر کے آتھے پیر کے اسطر

چند راہ اور کونہ فرس کونہ تنگ کو
اک تورا تھا کہ کھ گئی پھلی تنگ کو

جو ہرے اسکا جسم جو اہر گانھا
گو یا گلے میں جو رکے پیرے کا پانھا

پیر سے علم تیر میں برسوں گنار کے
بس پھیکو و چڑھے ہوئے چلے مار کے

سوان
تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر

سوان
پیر پیر پیر پیر پیر پیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر

سوان
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر

ہر اک کندہ ام بلا میں اسیر تھی
واغ امان کی طرح کان کو شکر تھی

پانی نے اسکے آگ گادی چکامین
آگ آفت جہان تھی لگے بچسارین

سالم تھا پیش آئینہ تیغ جو نہ تھی
شکر میں کون سا تھا وہ کیا جو نہ تھا

سوان
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر

سوان
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر

سوان
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر
تیر تیر تیر تیر تیر تیر

پامال کر کے یون اچھین یہ میرا پیر
خس طرح جنگ بد سے شیر خد پیر

سکے پڑے تھے اکبر غازی کی چوکی
ہو باہی دس گاتھ پیر میں خد پیر

دیر یا بھی آسین تیر سے بے ابرو ہوا
ظاہر تھا کہ تو غوا کا ہاڑا ہوا

<p>۱۲۵ وہ خود سیکو دیکھ کر میں نے گنگون کیفیت نہ لکھنے کیلئے لکھنے میں جان بوجھ کر فقال و درواج و سیر و درون تلاش میں تیار نہیں ہوں میں نے</p>	<p>۱۲۴ یوں لڑنے کے بیچ کارک سے در حال تو نے میں جو ہے صفت لکھ کر یہ حال شعبہ ناکارہ کہہ دینے کے لئے کمال مفروض جان جو ہے میں نے کب بتیال</p>	<p>۱۲۳ آیا اور کہ خشن و مسرور تو نہیں نہ میں کل مصلحتی نہ کہا یا اعلیٰ مرد بیتابی جو ہے کبھی آئی ساجب کا جد مقنا ہی کیا ہے کبھی کیا لاکھو دہ</p>
<p>تبع و سنا میں شک نہ میان و گہو تھا کئے کو آدمی پر حقیقت میں دیو تھا</p>	<p>سر پر ہو کون تم خرابی و فغان میں اس پر کہ تین روز سے پانی ملا نہیں</p>	<p>دریا سے موج خیر پہ تھے وہ جاب تھا زہر و شقی کا آنکھ ملاتے ہی آب تھا</p>
<p>۱۲۶ عجز و سلام نہ کر کے نہ کیا بیان آپ نے کیا کیا ان ہی سے ہو تو جان بڑے بڑے ہیں یہاں کہ بوز و دیوان گر وہ بار بار تیرے کو نہ لڑا جان</p>	<p>۱۲۷ یہ ہی نام لگائی ہے علی کا نام یوں لکھ کر ہے وہ کہہ سے نہ تھی یہ کام سچو کی اگر علی کو نہ ملے تو نہ کام کرتی تو تیرے پیر کا ستیہ نہ ہی نام</p>	<p>۱۲۸ بھکر نہ جا کر جو ہے سزا وہ پتلا جو ہے یہ سکر کے علی البغیہ آدمی نہ وہ نہ تھو وہ تھلی وہ کراؤ گر جا تھا اس قدر تو نہ سنا تھا جیو</p>
<p>عجائز کہ فاطمہ کا بوز میں ہی کی عرض اس سے بھی نہ کہیں سیرت ہی</p>	<p>سید کیا ہی نام ہزار و کو مار کے اتر و گلاب فرس سر او کا آگاہی</p>	<p>سرتن میں یہ کہہ کر کہ سب جانا نہیں کہ نخل زور بھولہ بھولہ آ نہیں کہی</p>
<p>۱۲۹ کا میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں</p>	<p>۱۳۰ یوں لکھ کر ہے کہ تیرے کو تیرے میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں</p>	<p>۱۳۱ میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں</p>
<p>اشعار ان یہاں ہی سرتن و سب میں سبہ را ہی خود ہی یا نہ تباہ میں</p>	<p>یوں لکھ کر ہے کہ تیرے کو تیرے میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں میں نے سیکو بہ جملہ میں</p>	<p>دیکھ نہ راستی کا مزاج ادائی میں ہفت کسی پہ ہم نہیں کرتے لڑائی میں</p>

محلہ
 سب جانتے ہیں تہمت علی کی صفائی
 اس میں کسی کے سلسلے کی اگر کوئی
 علم کے سرسوں سے ٹھیکسٹین
 مدد واد میں زمان کی نوبت میں

محلہ
 جہاز نبیوں اور خدا کی طرف
 نیز سب کے چاہنے والے کے لئے
 پہلے ہی کسی بھی جگہ قائم کر کے
 وقتاً فوقتاً جو نون اور ان کے

محلہ
 سب جانتے ہیں تہمت علی کی صفائی
 اس میں کسی کے سلسلے کی اگر کوئی
 علم کے سرسوں سے ٹھیکسٹین
 مدد واد میں زمان کی نوبت میں

مرح علی رسول خدا کی زبان پر
 لاسیف و لافنی کی صدا آسمان پر

کم تھے شہر بھی زور میں گروہ نیا دھما
 نیز سے کے ہند نہ کا توں کو یاد تھا

قرآن زہر و صحت تہمت نشان کے
 کھل کر تقاضے تہمت گئے باز و کان کے

محلہ
 تہمت علی رسول خدا کی زبان پر
 لاسیف و لافنی کی صدا آسمان پر

محلہ
 کم تھے شہر بھی زور میں گروہ نیا دھما
 نیز سے کے ہند نہ کا توں کو یاد تھا

محلہ
 قرآن زہر و صحت تہمت نشان کے
 کھل کر تقاضے تہمت گئے باز و کان کے

ساتھ ہی ہم آتش فرقت میں جلتے ہیں
 تہمت علی رسول خدا کی زبان پر

جا تاکہ ہم یہ تیغ سے جاے امان تھی
 دیکھا جو غور سے تو شان کی بان تھی

سما یہ دل کہ نگہی ہو ذی کی جان پر
 تارک زمین پہ تھا تو کان آسمان پر

محلہ
 تہمت علی رسول خدا کی زبان پر
 لاسیف و لافنی کی صدا آسمان پر

محلہ
 کم تھے شہر بھی زور میں گروہ نیا دھما
 نیز سے کے ہند نہ کا توں کو یاد تھا

محلہ
 قرآن زہر و صحت تہمت نشان کے
 کھل کر تقاضے تہمت گئے باز و کان کے

گروہ میں بھی ہاتھ کی زبرد سے کھٹکتے
 جلتے کھٹکتے تھے جو وہ اشارے میں کھٹکتے

گروہ میں بھی ہاتھ کی زبرد سے کھٹکتے
 جلتے کھٹکتے تھے جو وہ اشارے میں کھٹکتے

گروہ میں بھی ہاتھ کی زبرد سے کھٹکتے
 جلتے کھٹکتے تھے جو وہ اشارے میں کھٹکتے

تہمت علی رسول خدا کی زبان پر

<p>سوال اتونج بادشاہ بخت شعلہ بارہو اسی سوار دستا کا زار اسی برق کج کوئٹے گردون کے بارہو اسی بیخ قلمہ روزبان ذوالفقار</p>	<p>جواب عاری ہیں بتیغزن شرم و کشت گل ہیں چرخ قمر و شمشاد کشت کیا سحر ساری بن ہے ان کے پیش کیا نور کی بسبب اس کی کشت</p>	<p>سوال کت قلع وار کرتا ہی ہم وہ سید پاراچی تیغ سے کبین ملتی تین تیاہ روباہ وہ پخت دل ضعیف آہ خلی غلام کلب نجابت کی یاد تیاہ</p>
<p>مان معرکہ ہرین کے لوالی بگڑ نہ جا چوٹین ٹی ہون سب کوئی ہرمن درنگ</p>	<p>آہو کا اور تیرہ کا انداز اور ہی حقاہ اور ہی اعجاز اور ہی</p>	<p>زیبا ہی سرق شعلہ فشان تیغ کے تیرے تیغ لٹے واسطے ہی ہم ہین تیغ کے لیے</p>
<p>سوال مان خان زب کو خان ہون تھی تیری غل ہو دور و کا عوض شور و آواز تو لے تیغ ادھر پہ شاہ دین تیاہ آواز نہ اور ادھر ہی وہ رو بساہ</p>	<p>جواب دو جلیان کی کوئٹے کرتی تیرے دھالو تے پر تیرے اور تیرے ہین طاووس ہیں ہرین چھیلو لیلو ہار لشکر کی کر زبان کہ یہ جوت ہے ہار</p>	<p>سوال اس دوہر کی دھوپ تیرے تھی دو جلیان سی کوئٹے تیرے تھی صبر سہن تھے زمین شکر ہرین شعلی جھپک تھی تیرے تھی</p>
<p>وہ نو تکو مہر کہ میں تمنا ہو جنگ کی باگین اوچھی ہوئی ہین کہیت رنگ کی</p>	<p>مخالب ہی ہین گو وہ قوی تر ہو گیا ہے غل ہے کہ اور ہے ہین یاد اشد دیو ہے</p>	<p>رخ پر ہر اس کچھ دم جنگ و جدان تھا تلوار چل رہی تھی پہا رو پہ بل رشا</p>
<p>سوال دتیغ اور دھر ہی غلہ ہین کا چینی کلت اور دھر ہین لالہ تیغ و گلہ ہین کا قرا اور دھر شہید رستول نسیم رجب ہی اوسط شہید ہین شہید</p>	<p>جواب بڑھتا ہے مثل تیغ ادھر ہے پانڈو دیب و دب کے چھے شہید ہی وہ صوفی ہون افزون ہی غلہ ہین کا چینی یہ اضطراب جنگ ہین کا لالہ شہید</p>	<p>سوال کھاتین بزرگ ناخاوا لاکھ کوزہ کبیرا کمان چرخ کمان دھون کا نوزہ اور چھو سہر کی ہی جو اچھلتے ہوئے نور بولے تو نور کا بھی طعنا تیرے ہی نور</p>
<p>باطل چلا جب اسے کہ ترقی کا نظریہ ہی چونار ہی وہ نار ہی پھر نور نور ہی</p>	<p>محلے تو دیکھ رخ سے چھلم کو اوتار کر اور وسیاہ انگہ تو شیردن سے چاکر</p>	<p>سچ کہتے ہین ہر اس میں کیا نور ہین بیٹے ہین شیر کے ہو تو کیوں نہ کھل سکے</p>

۱۷

حکام
 شاندار کا سپہ سالار اور اپنے
 کدو سے اور سے بھلے کھلم کھلم
 جا رہا تھی جس سے تو خوف و ڈر تھا مگر
 سارا جو بنا ہوا تھا زبرد کی طرح

حکام
 تم کو اور کوک کر کے پکا اور لا لہو
 قوت سے سناؤ دیکھو گا کہ تم بھی پتلی کا
 تم کو اور کوک کا وہ تھا جو یہ یہ رقم
 پتلی پتلی سے پتلی پتلی کا بھجیے گا

حکام
 میرا سپہ سالار چلو جو وہ سنان پتلی
 کا عرض کیجیے یہ پتلی پتلی کا
 فرمایا انا شہد لب بدین شہنشاہ کیجیے
 آج یہ جانت ہو تو یہ پتلی پتلی

تاب و تو آنکو حرب میں مارا سو تھا وہ
 تیغ زبانی سے نہر کا مارا ابو اعقاب وہ

قیاض میں کرم میں ابن کرم میں
 دشمن پہ تم کرتے ہیں ہم وہ پتلی

دوسرے بے ہوش ہیں چشمہ کو شہ کی چھین
 یہ اب نہر خاک ہے اپنی نگاہ میں

حکام
 عالی زمین بنی ہوئی پتلی پتلی
 منہ کو پتلی پتلی کے تیغ کا
 تلوار کو اور ٹھکے لیکار یہ پتلی
 شہنشاہ اور زمین اجل آئی کرم

حکام
 شہنشاہ کی پتلی پتلی پتلی
 پتلی کرم زبانی پتلی پتلی
 آواز کی کمان سے زبانی پتلی
 سو فار سے صدار کی کرم

حکام
 وہ پتلی پتلی جو دوسرے دیکھا یہ ماجرا
 اور صبار رسول کے پتلی پتلی
 سب سب سب پتلی پتلی

مہلت ابھی ہو تیغ و سپر کو سہا لے
 باقی ہو کچھ ہوس تو اوست بھی کالے

ہو خون ضرب تیغ سے طالب پناہ کا
 بولی سپر کہ پتلی پتلی رو سیاہ کا

کیونکر نہ صبر و شکر میں ایسا کمال ہو
 کیونکر نہ ہو کہ ساقی کو شہ لال ہو

حکام
 ہونے کو پتلی پتلی پتلی
 چلتا ہوں یہ ہو پتلی پتلی
 میدان کو پتلی پتلی پتلی
 پتلی پتلی پتلی پتلی

حکام
 سے آیا اب سانس تمام پتلی
 پتلی پتلی پتلی پتلی
 عالم نے سانس سے پتلی پتلی
 پتلی پتلی پتلی پتلی

حکام
 شہنشاہ کے شہ کو صبر و شکر
 مثل اس شہنشاہ آباوہ شہنشاہ
 لغو کیا کہ اور گ بڑول شہنشاہ
 مات اتنا تازہ دم ہوا پتلی پتلی

مہر چند پتلی دھوئے ہوں اپنی ہر پاس
 مہلت ملے تو پتلی پتلی پتلی

تڑپا جو قلب شہنشاہ کے سانس پتلی
 اوٹھا دھو ان جگر سے کما پتلی

ہنشاہ کی پتلی پتلی پتلی
 پتلی تو پتلی پتلی پتلی

<p>احاد لکھنوی میں پڑھو جتنا کہ دیکھو رو کے سارے وار پر جھانسا کا لپہ لہرا رہی تھی فرق ہو مابھی فرق مارا جو تاج برون کی کوئی قوسیم</p>	<p>احاد قوما یا شہ نہ لے اور اس کی عین کی روں نہیں مل پالی پر اختیار کو تیرے پیر ترق کو تھارا بری مٹھا نظر وہ ہم پخت نہایت بری مٹھا</p>	<p>احاد آئے تھے چوتھ سے لڑنے کے بار بار مابینا راہ تو بنوئے تن کو کیا تھا اب اوسط میں تپا پ اوھو قوج کا نکل جو دھرا ب آئے نہایت تپا</p>
<p>احاد چوڑے اسوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو اس شور تھا کہ کمالی چھلی ہنگ کو</p>	<p>احاد لائے کمانے دل کہ یہ صدر لڑنے کے تم مانگو اور حسین نہ پالی بلائے</p>	<p>احاد نیزے ملا دو سینے سے گور ونگو پیر کے کشتہ کرو وہیں علی اکبر کو گیر کے</p>
<p>احاد دو مہر کے پیر اجو پیر وہ پیلو چربلی پر اوٹھ کے چارے کہ لالان کھلی زمین میں ڈوب کے تیرے کبیرا کبیرا میں جو جودو پیر</p>	<p>احاد دیو مہر سے روئی بیت علی اکبر روئی مہر کی نکل پیرین سیرینا رائدو کے روئے تو بڑھے سولہ گھوڑا اور کے قوج میں دو پوج</p>	<p>احاد روئی نام قوج ناک تندرک کی گھوڑا اور کے قوج میں آ اور دھا لوتے دشت کینا کی کوس تم اور چلی ہی تھی کہ اور کی پوج</p>
<p>احاد افلاک سے گدگدی ساونت کی صدا آئی خدا کے عرش سے ہمت کی صدا</p>	<p>احاد سب طور تھا وغاے جناب تیرے حملہ نہ تھے غضب تھا خدا سے قدر کا</p>	<p>احاد لاکھو تھے مہر کہ جن کوئی یوں لڑا نہیں غل تھا کبھی عرب ملین رن ایس پڑ نہیں</p>
<p>احاد کچھ پیر حسین کی عبادت کی دیکھا زمین پہ بجاری میں پیر کا پوج قیاد کی کہ اور خلف سید البشر نزدیک کر پائیں سے قوج پوج</p>	<p>احاد قلب و جانج کے وہ لاکھو تھے گہرا کے سینہ پر گری پیر کی ہمت یہ قول اوسط تو وہ قوج میں تھا اوسط تو کہ لڑ رہے تھے غضب میں تیرے</p>	<p>احاد کہ روئی تھی صلے چکا کہ قوج دو با تھا خونین سب تیرے پیر فرات سے قوج جو کھاتا اسپ خلیسہ اب ہم بھی ہیں عام اور الی قوج</p>
<p>احاد موت آئے اب تو روح کو اڑھیں کیجے دعا کہ جلد شہادت نصیب ہو</p>	<p>احاد یوں حملہ ور تھے تیغ لوتلی طیار جانا تیرے چسپ غز لوئی ڈار پور</p>	<p>احاد رخصت ہونے تو بھی جو پیر اوھو پیر افسوس بس ہی ہو کہ بابا سے تو نہیں</p>

دوسرے پیر کی قوج

<p>قولہ کھلا پیکر سے شیدا رہی جی جھانکنا ہر طرف سے کی خاطر انداز میں ہزار تیرا کھلا ہنجر میں گیا پالتے پالنے کرب جا کر جو کھو گئے کہے کہیں جو کھو گیا</p>	<p>قولہ سید تو تیرا پیر تو میرا عیاض میری چھوٹی مٹی کے ساتھ تھوکتے منہ جھکا کر ایک دو ایسا ایسا پیلو کیستے ہیں بلکہ رختی جیسے مجھ سے تھے کہوں کہوں کھو گیا</p>	<p>قولہ پوچھا میرا بنگلہ اجودہ آؤں غلے میں نیاسیاہ ہو گئی شہ کی گلکان میں دوڑتے گئے اسے ڈھکتے کی جاؤ گی لہ میں آئے کب کو تھکتے پوچھتے گل گاہ میں</p>
<p>اوڑا اوڑکے طے جو کرتا بخارا لہ تو اب کے غل تھا کہ پر خدانے دیے ہیں عقار کو</p>	<p>تڑپاتا تھا جو کھو گیا وہ سہ مہکان کا مثل رہا کہ دم نکلتا ہے ہریل جوان کا</p>	<p>چاروں طرف جلال میں بچھتے طرح بچھے کو کھو گئے شیر تڑپتا ہے ج طرح</p>
<p>قولہ کھلے خانہ کو کھلے کھلے کھلے مٹی ہو کر جو کھو گیا کی گراؤں ڈونے لہو میں لہے لہے لہے لہے روسے تھے تھے لہے لہے لہے لہے</p>	<p>قولہ جارا نا تھا بون پیر سحر سیاہ ابن زکریا تیرا تیرا جلا ہوا تم میں کسی سے قتل تو نہیں جلا ہوا کب جس میں کسی سے قتل تو نہیں جلا ہوا</p>	<p>قولہ دوڑتے گئے اوڑھ کر کھجی جلا ہوا بنا میں کھجی تھے نہیں کھجی کھجی خاکی کہ کھجی تو مس بخالی کھجی کہہ کر تھے شیر کاہ کا جانب نظر کھجی</p>
<p>بجروں شیر میں بھنا اوس جو بوم کے نیز سے بہ نیزت کھا ہے تھے جو بوم کے</p>	<p>کر سے خیر کوئی کھلی اگر کہہ کر گئے دیکھو تڑپ رہا ہیں کہہ نہیں در گئے</p>	<p>تشویش مٹی کہ ماور الہر کھل نہ گئے بیسے بنت قاطن باہر کھل آئے</p>
<p>قولہ طے کے سحر کے کھلے کھلے جھانکنا پھانکنا سے لگی کھلے دل توڑ کر لگی جو ہو گی تیرے کھلے نہ جو بوم کے کھلے کھلے کھلے</p>	<p>قولہ بیو کر کارا نہ تیرا کھلے کھلے ای ابن قاطن کھلے کھلے کھلے عبد اس کے کھلے کھلے کھلے لاشہ سوئے لاشہ سوئے لاشہ سوئے</p>	<p>قولہ جلا تھے کہ لگی کھلے کھلے رہا ہے اب پیر کھلے کھلے کھلے کہ پوچھتا نہیں کھلے کھلے کھلے دن کو رات کو کھلے کھلے کھلے</p>
<p>کھلے کبد کے خون کے ڈر ڈر و خچین پیر گھوڑا پیر یا علی ولی کیسے رہ گئے</p>	<p>جو حملہ اور تھا شیخ دوم تو ان کے دم توڑتا ہے اب وہی ایسے کھلے کھلے</p>	<p>آباد گھر حسین کا تاراج ہو گیا خورشید وہ بہر سے غروب آج ہو گیا</p>

پیشانی

<p>بیا صیفت با یکا که در صورتی چو چهرت پدیدت صیون جوئی ایوان دوسرا که چو خندان فراق بود چو بیایان کنی بکار دو تو صیون</p>	<p>دیگانه کیم در صیون دم بر ما که صیاب مین بود منظر کنی منظر کنی کنی کیون با با جان که در صیون</p>	<p>صیون تجلیت که بکار است شاه که غشای که بکار است شاه که باین صیون که بکار است شاه که</p>
<p>مرنے کی جسکے فصل ہی اہل صفائی و احسن کہ عمر نے تھے وفانہ کی</p>	<p>یوں تو نہ تھی کہ میں بکس نام سو کھی زبان دکھاکے کہ تھی نام</p>	<p>یوں خاند سے جو شے کہ تھی سب نوجوان تھے کہ یہ پیر رکیا</p>
<p>کا کہ صیاب آئی کہ با اہل صفائی ایں صیون کا کہ با اہل صفائی عاقبت سے کہ با اہل صفائی جلد آئی کہ با اہل صفائی</p>	<p>صیون میں کہ با اہل صفائی جان ایچا کہ با اہل صفائی ایں صیون کا کہ با اہل صفائی</p>	<p>صیون تجلیت کہ با اہل صفائی غشای کہ با اہل صفائی باین صیون کہ با اہل صفائی</p>
<p>در دگر کہ میں نہ اجل کا بہانہ ہو عیدار دیکھنے تو سا فروانہ ہو</p>	<p>سیدت یعنی ہو سپہ بد صفائی کہ چہرے ہوتے ہیں خون کے پیکار</p>	<p>خبر لگے آگے جانے ہونہ اسرار تو گو ہم شگستہ پاہن پہ سر سردا تو</p>
<p>صیون داسن و حساب نہیں تو فرد تو نظر آتا ہے تو بہا کہ تو ہے تو ہے تو</p>	<p>صیون کہ تو ہے تو ہے تو ہے تو کہ تو ہے تو ہے تو ہے تو کہ تو ہے تو ہے تو ہے تو</p>	<p>صیون کہ تو ہے تو ہے تو ہے تو کہ تو ہے تو ہے تو ہے تو کہ تو ہے تو ہے تو ہے تو</p>
<p>تو پاجو دل تو سخن بگرتے لینگے روحی فدا کیے کہ سے لینگے</p>	<p>ایں صیون زبان تو ہونہ ہی تھی گیدو زمین گرم پہل کھلے لینگے</p>	<p>گھر جسکے دم سے ہو وہ سعادت خان قدرت خدا کی پیر ہے نوجوان</p>

<p>۱۱۱۱ اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے</p>	<p>۱۱۱۱ اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے</p>	<p>۱۱۱۱ اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے</p>
<p>اقت میں ایک کو خبر دست و پانہ تھی سر پر کسی کے تھی تو کسی کے ردا تھی</p>	<p>پیشوگی میں کہ سن پاش پاش بچھلا دونا تم تمام کے لیکر لاش تھی</p>	<p>دنیا سب اہ ہو گئی رستہ پناہ تھی جنگل پناہ ہو اہی مر اگھر اوجا تھی</p>
<p>۱۱۱۱ سب ایک کو خبر دست و پانہ تھی سر پر کسی کے تھی تو کسی کے ردا تھی</p>	<p>۱۱۱۱ پاش پاش میں کہ سن پاش پاش بچھلا دونا تم تمام کے لیکر لاش تھی</p>	<p>۱۱۱۱ دنیا سب اہ ہو گئی رستہ پناہ تھی جنگل پناہ ہو اہی مر اگھر اوجا تھی</p>
<p>و تھی ہون واسطہ میں رسالت پناہ رستہ کوئی بنا سے مجھے قتل گاہ کا</p>	<p>اس عمر میں یہ نکل جو ابی کا جیل ملا بسنی سر ہی لہی تھی کب اہی اجل ملا</p>	<p>لاکھوں سے سو کر پیش آفتاب میں دو دو کی پیاس لے تھے مارا شاہ پناہ</p>
<p>۱۱۱۱ اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے</p>	<p>۱۱۱۱ اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے</p>	<p>۱۱۱۱ اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے اس سزا کی بوجھ سے کہ جو چاہے</p>
<p>عاشق کے دل کو خبر کہاں ہے فراق پر گھر سے نکل پڑی ہوں تڑپا تڑپا</p>	<p>عاشق کے دل کو خبر کہاں ہے فراق پر گھر سے نکل پڑی ہوں تڑپا تڑپا</p>	<p>عزبت میں شوق سے شہ لاکھاس تڑپا جگر تھکا کے برسوں میں بابا کا ساتھ تڑپا</p>

کے

حاصل
 کچھ لکے ایک شخص اور ایک کچھ
 بنیادی کوئی جو چھٹی کر کے
 مہر پر یا خاص کچھ برائیں طبع
 بولادہ کا پ کر کر تباہت مہر

مطلوب
 اب لوگ کہتے ہیں کہ
 پڑھو تو ابن سیرین سے پڑھو
 پوری اور سطر کا ہے جو جان لیا
 کہ جانی اور اندوہ کر کے بدوان لیا

جو تھوڑے میں اور جو مٹانے
 قریب قریب اور قریب قریب
 کہ اس میں سے اس سے اس سے
 کہ اس میں سے اس سے اس سے

خواہر حسین کا ہوا مہر کی
 مہر پھرے اسے یہ بھی مہر کی

خیر مسافر ان عدم کے نکلے
 جس قافلے میں تم ہو وہ چلے

کہ اس میں سے اس سے اس سے
 کہ اس میں سے اس سے اس سے

مطلوب
 کھوٹا کر آیا اور کھوٹا کر
 مہر پھرے اسے یہ بھی مہر کی
 مہر پھرے اسے یہ بھی مہر کی

سلام کا اقا اور سلام
 کہ جو اول سے اول سے
 کہ جو اول سے اول سے

کہ اس میں سے اس سے اس سے
 کہ اس میں سے اس سے اس سے

گر کر کے امشب انونے طالع
 چنگو لائے مہر مہر

کہ جو اول سے اول سے
 کہ جو اول سے اول سے

کہ اس میں سے اس سے اس سے
 کہ اس میں سے اس سے اس سے

مطلوب
 اوس شہر میں جو شہر میں
 جلدی اور کھلے لائے
 دیکھا کہ دوڑی تالی تالی
 رو کر کیا ہے اور اس کا

دو عالم دو ورق میں
 کہ جو اول سے اول سے
 کہ جو اول سے اول سے

کہ اس میں سے اس سے اس سے
 کہ اس میں سے اس سے اس سے

سر ڈھانپ لو داسے قیامت بہا
 گھر میں چلو ہنس مٹھی اگر خرف

کہ جو اول سے اول سے
 کہ جو اول سے اول سے

کہ اس میں سے اس سے اس سے
 کہ اس میں سے اس سے اس سے

میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔

میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔

میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔

یہ حال ابن فاطمہ کے دل سے چھپے
زخم جگر کے درد کو گھائل سے چھپے

ای میرت شیر کی کسی جھگڑا
ای میرت جاہ کو نئے بادل میں

بولو پدیر سے نشہ دانی کا وسطہ
صورت دکھا دینی جوانی کا وسطہ

سب جہی کھانے کا امون کھانے کا
فرزند فاطمہ کا امون کھانے کا

میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔

صلہ سے پدیر سے کھانے کا
یا غیبی نمین آؤ پتھر سے پتھر سے

تھامے ہوسے کلجے کو کھیر چہ نے تھے
اک اک قدم پہ ٹھوکرین کھا کھا کرتے

اکتہر سبغال کو کہ نہایت ضعیف ہیں
مدینا ابھی جو ان ہو تو ہم شریف ہیں

اک داغ تیرے فلق سے جلنے کا لگیا
ارمان مانگو بیابانہ جلنے کا لگیا

میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔

میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔

میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔
میراث میں سے جو حصہ ان کے اولاد کے لئے ہے وہ میراث ہے۔

دیکھی جو کوئی لاش تو کھانے کے گریہ
صلہ می کبھی چلے بھی غش کھانے کے گریہ

فرزند فاطمہ کی کھینچی پر ہم
ای نوجوان بدبکری ضعیفی پر ہم

طاقت جو بھی بد نمین وہ میراثی لگے
اب تم سہاری اکتھو کی بدینائی لگے

حک
 جی جا رہا ہے جو بیخبر ہے کہ کیا ہوگا
 غم جو ہے اس کا اتنی دیر اور کچھ دن
 نہ کہہ سکتے ہیں کہ کیا ہوگا
 ہونے لگے اور میں جاننے سے نہ رہا ہوگا

حک
 غم نہیں کہوں صدارت لڑا نہیں
 درود اس کے لئے ہے کیا کیا نہیں
 حال ہے کہ اس کو ہونے کو چھوڑ دیا نہیں

حک
 آواز نہیں کہیں اور جی صفا غم ہے
 گویا وہیں ہے جہنم سے اور ترسنا ہوتا ہے
 پیاسا تھا میں روزِ خداداد آج صبح
 غیرت ہے نہ جی کہ اپنے کو مرنے لگا ہے

اکہ پر گل سے لپٹو تو با با کو گل پڑے
 اب ہر یقین کہ منہ سے کچھ نکل پڑے

اکہ جو بلکے تو ٹھہر جائیگا سین
 ورنہ ترپ کے خاک ہو جائیگا سین

سو کہے تھے ہونہ پیاس کی کتنی تھی
 لیکن طلبتہ اس کی زبان آفتاب تھی

حک
 اسی کی طرف سے الٹے کی طرف
 امداد کو تیار کرنے سے منہ منشا کر لیا
 سہیل جی کے حال ہے اب حکم کو چاہا
 تیار اور طرف کی مرال سے لیا

حک
 کہتے تھے اہل حکم کی تباہی
 حضرت کے توڑنے سے تو غم نہیں ہوا
 اس کو جان لو تو آج شب بیاہی
 چھاتی ہو اس جبری سے لگنے کو چھوڑ

حک
 بوجھتی تھی وہی گئی سینے کے لیے
 دیوار سے جدا ہوا بوند سے سوسا
 گلیہ سے تھی ہر طرح کی کوئی تھی
 پر بار سے تھی تیرا کاندہ اور کاندہ

پر چھیستی تھی کھلے وہ پیار کدھو گیا
 اس وقت شام چاند ہمارا کدھو گیا

دوبارہ کے گرنے وہ غازی ہو گیا
 گھوڑا کسی طرف سے لیکر نکل گیا

مانند شہر جو ہوتا تھا فاش زمین پر
 بوندیں ہنک بسی تھیں اہو کی بوندیں

حک
 اسی کا کہنا ہے اور انہوں نے
 اوس کی ناشی میں بنیں اور لیکر
 اسے غلطی سے ہونے لگتا نہیں
 یہ صرف سزا ہے نہیں جی جی

حک
 سچ کو جی نہیں تھا وہ غم
 سنبیل سے کیوں چھوڑ لیا
 تھم رہا ہے زبان اقلیت سزا
 کہ کیا ہوا ہے اس کو کتنی تھم رہا ہے

حک
 بوجھتی تھی اسے اس وقت کے کھل لیا
 ماتر گل تھی تین کتا تو بوندیں تیرے
 گوارا ایک لٹھ میں اس کا تھم رہا ہے
 گھر سے بوجھتی تھی کبھی نہ تھم رہا ہے

کیا قتل کر کے جاہ میں لاشہ کر دیا
 کیا زہر خاک میں سے قمر کو چھپا دیا

چمچے اوس کے خون کے لشکر میں جو
 پان کے بھی لوگ اوسکی جوائی پڑے

پیشہ گلے پہ تیرے نوم اوس کا رک گیا
 ہاتھوں سے دل کو تمام کے گھر چھپ گیا

<p>۱۰۱ جلتے شاہ دین کو دیو بال بل تھا وہ یوں شیفتہ تین عظیم الشان تھا آباد وال او سپہ بدر کس ال تھا بیخ مخدای کا وہ فائدہ ست ال تھا</p>	<p>۱۰۲ سکھو اچھارت شہنشاہ فائدہ مہنگل مصلحت سے ہی آواز تیار دوڑے گئے جو راش جو بالان بنیاد دیکھا کہ غش بڑی بڑی ہوئے بوزار</p>	<p>۱۰۳ اگر تیرے بیگمیش میں خدای کا دیکھا او بھری سبھی آگ کو کھول ترجم کرم کھلے کہ کما بون جیج اب کوئی دم میں گلشن میں ہی</p>
<p>یہ داغ دل حسرتوں کو پہلے پہل ملا برجمی سے او سکومار کے کیا ٹکڑے بچل ملا</p>	<p>دیکھا ابو بکر کا نودول تھر تھر گیا اتکھوتے تھے شہ کی اندھیر سا گیا</p>	<p>اب والدہ سے تابہ قیامت فراق ہو مادر کے دیکھنے کا بہت اہمیتا ہو</p>
<p>۱۰۴ سورس ال سے گلے میں پوریا میں لٹ گیا تباہ ہو اہرا و بھریا کیا بوجان ضعیف بی بی سے کھڑکیا سہا جی کا زیت کا نقشہ لکھو لکھیا</p>	<p>۱۰۵ راش سے دوڑے لٹ پئے امام علیا کا بنی زمین تشریب کے جو کا آہ درد جلتے تھے کہ غم سے کچھ ہی کھلیا ادال سے بھر بھریا سن لڑنے لکھیا</p>	<p>۱۰۶ شہ کے کما کھریا بڑی بڑی بھریا آؤ زمین کے جلون بیخین اور بھریا فرزند کو جو کچھ خلا کا طوق مال سے ہی میں پہنچا لکھیا لکھیا</p>
<p>صدقے کرو پدر کو اب اوس نو بھریا ٹلو ار لاکے پھر دو خلق تپین پیرا</p>	<p>میں دیکھتا ہوں باؤں میں گڑھے اٹھارو میں برس میں پکڑ پکڑے</p>	<p>جلتے شاہ دین کہ جہانے گذر گئے مادر کو دیکھنے بھی نہ پائے کہ مر گئے</p>
<p>۱۰۷ گیل سے آجاتے میں آگے پیرا اب جان بلیہ ہوں آگے پیرا جو غنیمت سے سونے گلشن کا حسرت ہے کہ وہ پھولوں ویدار پیرا</p>	<p>۱۰۸ تقدیر کچھ تپے جو آگے پیرا جو بڑی ضعیف باب بھلا پیرا دیکھ میں کہ کو ہوں نہ فکرت عمار اب جلدیوں تپے ہماری خدایا</p>	<p>۱۰۹ دیو تیری بلاش کا کچھ پیرا بہر بھل کے بی بیان سرسے پیرا نور تپے کو ہوں بجا روادہ قران دوسروں کو قتل ہوا اور پیرا</p>
<p>آلو وہ خون بھر ابو اجہرہ ہو گرسے کسمل سالوٹا ہوں کچھ کے ورسے</p>	<p>بدلے عھا کے مانگ میں تپے کا پیرا ہر آرزو جہانے سفر ہو تو سا پیرا</p>	<p>دو لہانے میں خون کی تھندی لگا پیرا سہرا تھو میں دکھ کے کہ قتل آتے پیرا</p>

<p>مشق ہاتھ میں تارے لے گا کہ تلخ ہو گیا چھائی ہی تارے سے کہے کہ جو کبھی</p>	<p>مشق بھر جی اس بچہ نہ بڑا نہ تر جھپٹا تیرے دو دو کون تو کچھ دکھائی نہ جھپٹا چھائی ہی چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ باہنی کی ایک بندہ نہ بڑی نہ جھپٹا</p>	<p>مشق درگاہ تیرا بہا نہ جاننا تو انصیب آرزو تو نہ تیرا بہا نہ جاننا تو انصیب تیرے کو تو وہ دین نہ کھلا با انصیب شادی کے بہتے نہ نکال دو انصیب</p>
<p>کس کا جو ان پسہ تھا جو پایا سے چیر گیا یہ کسکی کہ بھو او چہ لگی گھر گھر کا لہر</p>	<p>با پایہ صدف ہوئے ایذا قبول کی ایک لپے ہوئے ہمیں انکوئی زول کی</p>	<p>ندری لہو کی چاند سے چینی سے پر گئی بہنو نہو نیک لینے کی حسرت کی لگی</p>
<p>مشق چھینے میں لائے نہ لٹائی نہ لٹائی گل پر گیا کہ اگر کفر غازی کی لٹائی اوس نوجوان کیسے کہی ہے جلدی کا لٹائی چھیندے ہاتھ چھینے کی لٹائی</p>	<p>مشق باہن کے سامنے چھینے کی لٹائی نہ کچھ چھو چھی کا زور تھا اور نہ لٹائی دیوانہ لٹائی کی خاطر میں لٹائی جی رہا کہ سب آبا بھائی لٹائی</p>	<p>مشق باہن تھکا رہا یہ جی جی لٹائی بینین لٹائی تھکین تو نہ لٹائی شکر دو کھن کا کون نہ لٹائی کیا سدا کے نہ لٹائی</p>
<p>کہتی تھی ماں تارہ لہو آنکھ میں توہ آہرہ ان جو چین ڈھولی زلف تو نہ چکھو فد کرو</p>	<p>پیمان کئے کر رہا پانہو کی جان کو کسکی نظر لگی مر کر دیل جو ان کو</p>	<p>بن بیات او کھ گئے مرے پیا جہاں ناشاد و نامراد سدھا کر جہاں سے</p>
<p>مشق امان تھاکر کس کی نظر چکھو گئی اٹھا رو بن برس میں تھکے گئی قریب کی بوستان کی فضا چکھو گئی بیان سے پاری جانب سدا چکھو گئی</p>	<p>مشق اس کو لالہ کیسے پیر صہبت گذری وہ چہ چہ نہ کیا بلو وہ جانی کہ کھری اور آواز کے ریت ریت سر کی کھری اگر تیرے سخیاری بالے والی نہ کھری</p>	<p>مشق سنس سنس کہ اب یہ ماں کے دل چکھو گئی واری جو اب دو دو کھن اب کی کھری اب سائی کے ہاتھ میں بخدی لکھو گئی امان پیا ہے کو دو مو سے اب کھری</p>
<p>واری کے نہ قبر میں امان کو گانگ جنت میں جائے مری مری او جاہکے</p>	<p>چہن آئینگانہ دکھ نہ را تو تکہ سوز لگی جب تلک نہ ہو لگی تیری جو الہی کورہ لگی</p>	<p>تو پیری او جزو لگی وہ را نہ ہو لگی شاہ و افس کی گاہ نہ عدا زمانہ ہو گیا</p>

کیا خبر ہے وہ جو کجاں ہے
کیا خبر ہے وہ جو کجاں ہے
کیا خبر ہے وہ جو کجاں ہے
کیا خبر ہے وہ جو کجاں ہے

موت اور کسی کی خبر
موت اور کسی کی خبر
موت اور کسی کی خبر
موت اور کسی کی خبر

فوزندہ و عزیزندہ
فوزندہ و عزیزندہ
فوزندہ و عزیزندہ
فوزندہ و عزیزندہ

صدا برچی تڑپتے ہیں وہ کیا رنج و الم ہے
اک داغ ہے اولاد کا اکالی کا غم ہے

سب دکھ ہوں پہ خالق بے جہاں کی بھلائی
داغ اپنا کسی بجائی کو بجائی نہ دکھائی

اک گھونٹے نمان چاہنے والے ہے ہر خون
محبوب جو ان گود کے ہائے ہے ہر خون

جان ناسے کا جاں ناسے
جان ناسے کا جاں ناسے
جان ناسے کا جاں ناسے
جان ناسے کا جاں ناسے

جو تیرا ہے سب کچھ
جو تیرا ہے سب کچھ
جو تیرا ہے سب کچھ
جو تیرا ہے سب کچھ

توڑا جو جلا کر اسے
توڑا جو جلا کر اسے
توڑا جو جلا کر اسے
توڑا جو جلا کر اسے

دولت ہے مٹی بننے کا اور بجائی گل بننا
انسان کی لیے موت ہے تمنائی کا ہینا

میر جلتے پیر تو ہے پھر امید کسیر کی
بجائی نہ جدا ہو کہ لستانی ہی پیر کی

فوج غم و اندوہ میں طیر گھر سے ہیں
اک جان پود کو وہ المہ ساقی گھر سے ہیں

کون اور کون ہے
کون اور کون ہے
کون اور کون ہے
کون اور کون ہے

میں غم سے
میں غم سے
میں غم سے
میں غم سے

دو آفتاب مالک سے
دو آفتاب مالک سے
دو آفتاب مالک سے
دو آفتاب مالک سے

ہر صوفی نزان گلشن اولاد کو دیکھ
ہر چھی اوسے لکھی ہے پر شمشاد کو دیکھ

مظلوم سے باون نفس سر دکا پوچھو
گر پوچھو تو بسیل سے مراد رو کا پوچھو

جین غم جاں کا دہن مشکل ہے بشر کا
پتھر کا کیچڑ تو نہیں دل ہے بشر کا

<p>۱۰</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۱۱</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۱۲</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۱۳</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۱۴</p> <p>مذہب نبوی</p>
<p>۱۵</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۱۶</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۱۷</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۱۸</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۱۹</p> <p>مذہب نبوی</p>
<p>۲۰</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۲۱</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۲۲</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۲۳</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۲۴</p> <p>مذہب نبوی</p>
<p>۲۵</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۲۶</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۲۷</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۲۸</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۲۹</p> <p>مذہب نبوی</p>
<p>۳۰</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۳۱</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۳۲</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۳۳</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۳۴</p> <p>مذہب نبوی</p>
<p>۳۵</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۳۶</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۳۷</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۳۸</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۳۹</p> <p>مذہب نبوی</p>
<p>۴۰</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۴۱</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۴۲</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۴۳</p> <p>مذہب نبوی</p>	<p>۴۴</p> <p>مذہب نبوی</p>

۵۱۱
 خوش بین اور افسانہ جو ان کی باجوہ
 جو چوڑی نظر کرمان شہ کے باجوہ
 اب تک ان شہ کے باجوہ
 بہانہ خری حضرت پرستان کے باجوہ

۵۱۲
 تکتے ہی حضرت پرستوں کے باجوہ
 منہ کو چھوڑ کر باجوہ کی باجوہ
 فرزند کا منہ کو باجوہ کی باجوہ
 اڑھتے نہیں غم باب کے باجوہ

۵۱۳
 صدے کی اس سے نہیں شاید اروا
 بازو میں امان ہوں نقاب سے نہ تھا
 اوچھوڑ کر چھوڑ کر مان کو چھوڑ کر
 اب جو چھوڑ کر چھوڑ کر

کس پیاس میں تمہا یہ مزاروں کے
 کس شان کچھانی پہ شان کچھ پرستوں

روئے بھی نہ دیتے سوچی جوانی
 حد تک کی تم سو ہو اور سو میں

ہو فرش کی جا خاک تن زار کے پیے
 تکیہ تو دھرو چاند سے فضا کو چھوئے

۵۱۴
 کس کوں کہ رو کر اور اور
 بابو نوحین اس صبح کا الم
 نظر مگر کلام پر کیس کا الم
 ہم ہجرا نوحین اور یونین کے مگر

۵۱۵
 کس کوں کہ رو کر اور اور
 آواز کے کس کوں کہ رو کر اور اور
 کیا ہو گیا تلو کس کوں کہ رو کر اور اور
 کیا ہو گیا تلو کس کوں کہ رو کر اور اور

۵۱۶
 کس کوں کہ رو کر اور اور
 گردن کا کھوئی تو تو کس کوں کہ رو کر اور اور
 اب سوئے اور اور کس کوں کہ رو کر اور اور
 کس کوں کہ رو کر اور اور کس کوں کہ رو کر اور اور

کیونکر انہیں یہ نشہ و مان باپا روئے
 داوی سے کسنگے نہیں مان باپا روئے

غفلت نوحین ایسی کہ کوں نہیں لیتے
 نیند آج یہ کیسی ہو کہ کوں نہیں لیتے

پر دیس میں برباد مجھے کس گاہین
 معلوم نہ ہو تا ہو کہ تم مگر گئے بیٹا

۵۱۷
 دو روز کے پانچ روز کے
 بیچا کون مان لاشہ نہ کھل
 سامان کھن کا پوزی قریب

۵۱۸
 واری میں پانچ روز کے
 واری میں پانچ روز کے
 واری میں پانچ روز کے

۵۱۹
 کس کوں کہ رو کر اور اور
 مان باجوہ چھوڑ کر کس کوں کہ رو کر اور اور
 تصور سے اب کس کوں کہ رو کر اور اور
 کس کوں کہ رو کر اور اور کس کوں کہ رو کر اور اور

تالوت بھی اوچھوڑا نہیں کھنڈر کا
 کس عالم غربت میں ہو اسے مضر کھا

دن تو محل گیا اب کوں اس کا محل
 یہ نیند جوانی کی ہی پا خواب اجل کا

معلوم نہ تھا یہ کہ جوان ہو کس روئے
 چھوڑا نہیں اب مگر کو آباد کرو گے

<p>حصہ کیا نکلے اور جو خیر داران کا کوئی مال کھلی ہوئی ہو تو جو خیر داران کا کوئی مال نمونے سے دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا حصہ ان کے</p>	<p>حصہ جان و مندرجات کا ایک حصہ میں دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا حصہ ان کے</p>	<p>حصہ بیانیہ یا کاروبار اور کسی اور غایت سے جو اس کے ہمدردوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا حصہ ان کے</p>
<p>دوسری کی ملاقات کے ساتھ موت آگے جب سب سے پہلے لایا گیا ہو</p>	<p>گروہ کوئی نہیں بی بی ہان ہم آگے وہیں کا لینے چاہیے کہ</p>	<p>گودھی سے رکھا خاکہ پر سرنگے اور مٹی جو پورے فرزند کا لاشہ</p>
<p>حصہ ان کے ہمدردوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا حصہ ان کے</p>	<p>حصہ ان کے ہمدردوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا حصہ ان کے</p>	<p>حصہ ان کے ہمدردوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا حصہ ان کے</p>
<p>برجی لگی یہ نکلے خط بھی نہ بھرا اہل آیا</p>	<p>اب دیکھو کام ناختم اگر تو</p>	<p>وارث شہد والا میں غیر اس</p>
<p>حصہ اس دار فانی سے تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا</p>	<p>حصہ ان کے ہمدردوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا</p>	<p>حصہ ان کے ہمدردوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ان کے ہمدردوں میں اور دوسرا</p>
<p>ساتھ اپنے مزار رکھ دینے کے</p>	<p>ساتھ اپنے مزار رکھ دینے کے</p>	<p>ان قدموں سے رکھ دینے کے</p>

کتابت پر مشتمل

مہر پر ہونے

۱۱۱

چھوٹا چھوٹا سنا پورا سنا پورا
اسرار سے پورا پورا
فرقت میں سکھ سکھ سے
اسے پوری چھوٹی چھوٹی چھوٹی

۱۱۲

نہیں سنا سنا سنا سنا
زیرم کو دیو سنا
میرا ہے میں جو چھوٹے
ماتے ہندیاں کبھی

۱۱۳

جینا جو ہندیاں سنا
میرا ہے میں جو چھوٹے
ماتے ہندیاں کبھی

تادان پر چھٹی تو سب نے کی
صفت گئی لوٹ گئی تو پتے کی

کر دیتا آسان مہر کبھی
کچھ دور میں دیکھ لو اولاد حسن کو

مہر نام کو دس ہیں جہاں
مہر صبح کو دس آئے ہیں اور

۱۱۴

میرا ہے میں جو چھوٹے
ماتے ہندیاں کبھی

۱۱۵

نہیں سنا سنا سنا سنا
زیرم کو دیو سنا
میرا ہے میں جو چھوٹے
ماتے ہندیاں کبھی

۱۱۶

جینا جو ہندیاں سنا
میرا ہے میں جو چھوٹے
ماتے ہندیاں کبھی

اولاد علی عقدہ کشائی کے لیے
یہ قید نواہت کی رہائی کے لیے

شادی میں رہتی ہو سدا
دینا کا کبھی ایک سا عالم میں رہتا

اباد کوئی ہوتا ہوا
چھوٹا کوئی قید میں رہتا

۱۱۷

میرا ہے میں جو چھوٹے
ماتے ہندیاں کبھی

۱۱۸

نہیں سنا سنا سنا سنا
زیرم کو دیو سنا
میرا ہے میں جو چھوٹے
ماتے ہندیاں کبھی

۱۱۹

جینا جو ہندیاں سنا
میرا ہے میں جو چھوٹے
ماتے ہندیاں کبھی

عورت کا رٹا یا بھی گدز جانا
شوہر کے لیے کیا کوئی مرانا

جلدی میں وحییت کے
فرزند جو ان گر گیا ہم رو نہیں

اشکو نے رخ گل کو ہوا
عینے نہ سننے دہن اور رونی

<p>۵۳۰ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی خلعت کوئی پتلی پتلی پتلی آبا پتلی پتلی کوئی اور جلی کوئی کوئی اور کوئی پتلی پتلی پتلی</p>	<p>۵۳۱ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی</p>	<p>۵۳۲ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی</p>
<p>گر عورت سے دیکھا تو بھر وسائین کم دینا بھی مرقع پر عین شلوی و عمر کا</p>	<p>عفتی اور اوسوت کا دھڑکا ہونے کو دریش ہی وہ راہ کہ دیکھا ہونے کو</p>	<p>سجود کے مہر انڈ کو اٹھا نکل آئے لاشہ لیے باہر شہر والا نکل آئے</p>
<p>۵۳۳ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی</p>	<p>۵۳۴ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی</p>	<p>۵۳۵ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی</p>
<p>سلطان بھی کھنکھن کیے جن اج پتلی لاکھوں گھر اسی طرح سے تاریخ ہونے</p>	<p>سرد درجہ کیسی ویاس ہونے کو سوئی گئے گردین تو کوئی پاس ہونے کو</p>	<p>عادی ہین رملک سے اس رخ ہونے کو مار سے تھے بوہن تیرن اسے چہن کو</p>
<p>۵۳۶ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی</p>	<p>۵۳۷ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی</p>	<p>۵۳۸ غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی غلجی کی شمشیر کو غلجی کوئی</p>
<p>زندہ ہی اگر کج بھروسہ ہین کل کا چکھیا گامراک ڈالنے پتلی اہل کا</p>	<p>کیا قبرین ہوئی گا خبرہ نہیں ہی زندہ ہین ابھی اور کوئی ہر نہیں ہی</p>	<p>فرمایا کہ لایا ہون چھوڑا کر اسے ہانک اسی خاک خبردار مرے راحت جانک</p>

۳۶۴

<p>محلہ حضرت کے ایک بیکر پر فضل الہی سب حکم میں ہیں ہاقتے تانے کاجی سب کی تفریق ہی بہ کسی اولیٰ شاہی بیان مان مجھے منظورین کاجی ہی</p>	<p>محلہ پر کئے ہوئے جلوہ نما خانہ نشین خانم بکلیں جسے سواورش نہیں جو پرتوئے شہیچہ چادر مناب زمین پر پوسہ دیا نہ تیرے لکاب شہیچہ</p>	<p>محلہ محلے میں کہ کوئی نہ ہو نہ تو کوشش جو عرش کی آفتاب سے بھیجیوں گے کلام نما اور نور سے وہ دانہ نہ فرقت دے جو سب دل عالم کی اسیر کاجی</p>
<p>سہلنا بھی ہو کہو کہیں گونے اولیٰ کی وہ رخ کی امت بھی یہ امت ہر پستی کی</p>	<p>جبریل و سرفیل سپرداری کو آئے اقبال و چشم خاشیہ برداری کو ہئے</p>	<p>بہنی کو تو دیکھو کہ جو بیٹوں کے نشان ہو شہیچہ کے یہ حسن کے لشکر کائنات ہو</p>
<p>محلہ تو کئے</p>	<p>محلہ تنت یہ کجا ہی کہ نہ ہے عزم سے بن خایہ اقدار سے ماتم کر ویدیا تو کئے تو کئے تو کئے تو کئے تو کئے تو کئے تو کئے تو کئے تو کئے تو کئے</p>	<p>محلہ بچا جو نہا نہ تھے وہ وہ سب صانع نے ارادہ تھی جو عیب تو کئے دیوا آں شاخ سے یاد گل بادام میں نظر بیرا الف ما وہ وہ مضمر ہر تنووا</p>
<p>تن روح سے خالی ہوں ہر کسے بھلاؤں آندھی ابھی یوں آگے گھر کے یہ ملہوں</p>	<p>گور سے یہ شہادت کی ہوتے تو کئے تو کئے محبوب خدا ساتھ ہیں سرتنگ جلوں</p>	<p>تو شہوت گلستان ارم میں ہر پستی گویا ورق زر پہ گلی گل کی دہری</p>
<p>محلہ کچھ نفس سر پہ جو کئے نہ چاہا پانی پہ زمین میں تو یوں ان کا پوزہ ان کا رویہ کجا کہ کیا کہہ سکو آہ جواب دیا است بہ گوارا زمین لعل</p>	<p>محلہ پیشانی کی بیورت سے خار نہیں اوجا رخ اور قطر افسار میں تھے جلال ابو دین کہ ستر تیرے ہی کا سوا کچھین نہیں چھکینا ہے پر لشکر تو کئے</p>	<p>محلہ آئی تیرے لئے قزندانت جو زبان تقریر کے نشے سے جا پڑا تو کئے جو کچھ کہے گئے ہیں اس کے جو کچھ کہے گئے ہیں اس کے</p>
<p>سنگل نہیں کچھ سہل ہوتے لو خدا میں کھاٹے نہیں ہر چھپان اس گروہ ہوں</p>	<p>دیکھے سے کہ کیوں ہوش اور نہیں اس کے انکھیں نہیں انہو کی پیہ تو دین اس کے</p>	<p>ہنستے میں جو پڑ جاتا ہر غسل کھاؤں بیلی بھی تڑپ جاتی ہوا تو کئی چکے پر</p>

دل کو

صحنہ
 دل کو آگ لگانے کی صفات نہیں بلکہ
 مہتاب کو جو جیسے گلے ملنے کا ارمان
 گو کہ جلالِ شبِ اول پر گریبان
 شانِ توتے نشانِ اسدق پر نمایان

صحنہ
 جہنم تک لگتی مسکارتی
 مہابی جو جوتن پہنچو انصارِ نبوی
 خالی انقاسے ہوا دیا ربِ نبوی
 مارا گیا دریا پہ ملکِ اربِ نبوی

صحنہ
 افروز سے متاخر چہرہ نورانی
 روشن چرخِ مہر سے شانی
 زلفِ نغمے نمایان چرخِ نبوی
 توتارے سے سب سے نیکو اور عالی

حیران ہو نظر و دوش مبارک پہ کمان ہو
 یا قوس میں خورشید جہا تباب نہان ہو

نہ مونس باور نہ مددگار تھا کوئی
 ہمراہ نہ پیدل تھا نہ اسوار تھا کوئی

نعرہ تھا کہ مین تلم و نشان اب جبرون
 رو باہ میں سب میں اسدق کالہ پھون

صحنہ
 ہر جا یاد زونے سے کہ نہ خراجِ نبوی
 پوری کر سدا تو پہنچے نظرِ نبوی
 گم حیرت کا سینہ پر تونے کے پتوں
 جالچ کر کھنڈہ دست سے ہم کھنڈہ

صحنہ
 اور وقت بھی مولا ہے جب نہ کوئی نشان
 نظروں پر غم و درد سرِ اہل بیتِ نبوی
 سنخند و خانیلے سے لے لے لے لے لے
 توتارے سے توتارے سے توتارے سے

صحنہ
 توتارے سے دریا جلائی ہو کیا
 پیر کیا اقدار نے خیا و شہسوار
 وہ شہسوار فوجِ شہسوار کے
 ہر جا جی غیب سے مہر خور مطلع انوار

ان باتھوئے ہمدست کن جو زمین ہو
 خورشید کے پنجے میں بھی یہ نور زمین ہو

عسبت ہو مہ نوسے قدراست کے حرم کو
 باتھوئے رکاوٹوں سے پنجالا ہو قدم کو

روشن ہو شرفِ خلق پہ چن دو لوگوں کو
 میں اختر تابندہ ہوں اون شمس کو

صحنہ
 شرفِ دستے بالا قد بالائے مبارک
 و پیش بر لب و ہفت قدم مبارک
 تعویذِ خفا نقشِ کعبت مبارک
 سجا کر از انکا ہوا وہ چہ کجا مبارک

صحنہ
 خونِ شہید سے لاشے سے لاشے سے لاشے
 خونِ شہید سے لاشے سے لاشے سے لاشے
 خونِ شہید سے لاشے سے لاشے سے لاشے
 خونِ شہید سے لاشے سے لاشے سے لاشے

صحنہ
 وہ نخل کہ جس نخل کی اصل توتارے
 وہ نخل کہ جس نخل کی اصل توتارے
 وہ نخل کہ جس نخل کی اصل توتارے
 وہ نخل کہ جس نخل کی اصل توتارے

وان آئے ہیں سچا گو ملکِ عرشِ ربیب
 احسان یہ محضین باو کے ہیں سرِ ربیب

معلوم یہ بہو تا تھا کہ جو کون کون
 آجاتی تھی بچو لو کئی ملکِ شہدائے

میدوہ ہی اوسی کا ہوں اوسی کا گل تر
 شہید ہو گیا کہ اوسکے ہیں سرِ ربیب

<p>۵۸۲</p> <p>میں عمل میں آئے ہیں اور ان کو بانی ہوں ملک وہ عجمانیان کو کازب نہیں ہیں فیصلہ کی زبان میں کوئی توخا میں برتے وہاں</p>	<p>۵۸۳</p> <p>تو فتح شراب کھانے کو نہ نہ فرما گئے کہ وہ تو فتح کی زبان میں</p>	<p>۵۸۴</p> <p>عجمانیان میں اور ان میں میں شہر سے ہر گز نہیں فخر ہے جو اور نہیں گن گن صدر کے قدم پر تھی اور</p>
<p>۵۸۵</p> <p>بیکے لیے دست ہوں جنایت ہوں کوئی نہ ہے تم میں اعانت ہوں</p>	<p>۵۸۶</p> <p>بخشا نہ افروسی کسی بات کے سہنلو کہ لیا مرگ سنا ہوتے</p>	<p>۵۸۷</p> <p>آمد میں بہا و رک سبھی ہوتے نہ خیر ترانی میں نہ جنگل میں</p>
<p>۵۸۸</p> <p>زور ارسی اور سب لیا اکمل کا بھی وہ ہوتے</p>	<p>۵۸۹</p> <p>اور آریا میں ہوتے اور وہ نہ تھے</p>	<p>۵۹۰</p> <p>تھا وہ بیان میں کی بوق روکا سب کو ہوتے</p>
<p>۵۹۱</p> <p>کہا نہ ہم جو وار سا کار کے چیر لکے پر جاتے میں اس</p>	<p>۵۹۲</p> <p>کا تا ہے پھر کب اور اس دیکھو کہ زبانیں تو ہیں</p>	<p>۵۹۳</p> <p>بڑے لگی اعداد جو ضربت خم ہو گی ضربت سے کراؤ</p>
<p>۵۹۴</p> <p>میں ہوتے تھے تیرا پور میں ہوتے تھے تیرا پور</p>	<p>۵۹۵</p> <p>تیرا پور کے تھے تیرا پور تیرا پور کے تھے تیرا پور</p>	<p>۵۹۶</p> <p>تیرا پور کے تھے تیرا پور تیرا پور کے تھے تیرا پور</p>
<p>۵۹۷</p> <p>گرد و نہ تھے تیرا پور تیرا پور کے تھے تیرا پور</p>	<p>۵۹۸</p> <p>زور اس کسی کا نہ کرو تیرا پور کے تھے تیرا پور</p>	<p>۵۹۹</p> <p>تیرا پور کے تھے تیرا پور تیرا پور کے تھے تیرا پور</p>

سید علی ہجویری
مولانا
پتہ

تیرا پور

<p>۱۰۷ کچھ صفت برق جو شیشہ سے نکلتا اندازاً اسی طرح جو کب سے قدرت اور گویا کہ صفت برق کے ساتھ ساتھ برق چھوڑے گا اس کے صفت نیز دریا</p>	<p>۱۰۸ سب سے پہلے تو وہ زمین اور پھر آسمان گویا کہ پھر ایک اور زمین اور پھر تلوار کے جھلکے ہوئے تلوار کے صفات سے درخشاں نظر آئے گا</p>	<p>۱۰۹ جو صفت حکمتی تھی وہ پکارا کرتی ہوا جہاں تھے جا رہے تھے اس کے اور پھر اس میں گویا کہ کچھ اس کے زمین پر تھا تو وہ بھی</p>
<p>گویا کہ جسے کہہ اور تیر کہاں کے خود اہل خطا چھوڑنے کے لئے</p>	<p>خون میں اعداد نہیں لال ہوئی تھی تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی</p>	<p>ہر شہا صد ایتھے تھے جاگو اہل آلی ہر صفت میں یہ تھا شور کہ جاگو اہل آلی</p>
<p>۱۱۰ تھے سوکھتے تھے کھانے میں تیرے دکھاوے عالم بخار کے تیرے لگا کوئی بانہوں سے وارنا تھا میں نہ کوئی کار کا</p>	<p>۱۱۱ کیا تاب جو کھٹے کا کوئی لاش پر زب سے ہو وہ جو وہیں کیا سمجھتا جو کوئی سمجھتا کہ صفت نظر سے تھی</p>	<p>۱۱۲ تیرا تیرے کو تیرے کو تیرے کو تیرے تیرے کو اور کوئی تیرے تیرے کو اور کوئی تیرے تیرے کو اور کوئی</p>
<p>سب بند کھلے تھے شمشیر باقی کوئی تیرے پر گرا</p>	<p>آنکھوں میں چکا چوند تھی منہ ڈھانپنا تھا ہر ایک</p>	<p>آفاق میں ثانی نہیں اس برق شمشیر تو یہ ماتم بہ اندک</p>
<p>۱۱۳ جانو کھا بھی تیرے تیرے سب سے تھے سوکھتے تھے ہر تیرے صفت سے سوکھتا تھا دروازہ اہل جانے کھاتا تھا</p>	<p>۱۱۴ پتھان تھے تیرے میں صاف اور صاف تھے پتھان تھے تیرے میں صاف اور صاف تھے</p>	<p>۱۱۵ تیرے تیرے کو تیرے کو تیرے تیرے کو تیرے کو تیرے تیرے کو تیرے کو تیرے تیرے کو تیرے کو</p>
<p>تیرے اوکو تیرے میں تیرے تیری کسبھی رستہ پر تیرے</p>	<p>وہ تیرے زہ پو تیرے دریا پر گرتے تیرے</p>	<p>بہت سے تیرے تیرے ہر تیرے میں تیرے</p>

درازا ہوا اور تیرے
 تیرے تیرے کو تیرے کو
 تیرے تیرے کو تیرے کو

حصہ
 صاحبِ طہارت نام کے لکھنے سے
 زہری سے لکھنے سے سونڈ میں لکھ کر
 بہا پختا عجیب فوج سونڈ میں نام لکھ کر
 وان کو میں بل چل تھی اور کھڑے ہو کر

حصہ
 حضرت نے یہ ایشیا کا پارہ لکھ کر
 اصفاف اور انصاف کر کے اور انصاف
 تہذیب کا لکھ کر تہذیب کا نام لکھ کر
 اسنے لکھے ہیں کسی اور سے

حصہ
 حضرت نے یہ لکھ کر
 جو کچھ لکھا سو باور لکھ کر
 ان لکھ کر تہذیب کا نام لکھ کر
 ورنہ کسی اور سے لکھ کر

تھا شور کہ لشکر کی بھی کفرت میں کی ہے
 ٹوٹی ہوئی کشتی کہیں پانی میں تھی ہے

مان ظلم سو لو نہ پھی ہر چند ہوا ہے
 پانی تو کسی پر نہیں یوں بہ ہوا ہے

چرچا ہے اسکا بھی کہ ظلم جان کی
 طالب جو امان کا ہے تو لے لگا امان کی

حصہ
 اب جو کچھ لکھا ہے
 انہا میں لکھ کر
 اب جو کچھ لکھا ہے
 انہا میں لکھ کر

حصہ
 یہاں لکھا ہے
 کہ کون سے لکھ کر
 کہ کون سے لکھ کر

حصہ
 کہ کون سے لکھ کر
 کہ کون سے لکھ کر

پروا نہ کہی فاش کیا امت بد کا
 مشہور ہے عالم میں کرم آپ کے جا کا

یوں باج کا خیر و شرف ہے کسا
 شش ماہ کس فتن ہو امت ہے کسا

جرات کہ تو دیکھنا ہے شرف خدائی
 مظلومی بھی اب دیکھ غریب خدائی

حصہ
 سو یاد رکھو کہ
 روس و صفت کے
 لکھ کر
 لکھ کر

حصہ
 اس کا کچھ لکھ کر
 اس کا کچھ لکھ کر

حصہ
 اس کا کچھ لکھ کر
 اس کا کچھ لکھ کر

حضرت میں بھی خوب سے شہنشاہ مرکا
 اٹھنا نہیں اس خینکا کا کیا آج سب کے

ہو تا اچھی نازل غضب اس لکھ کر
 ہو تا یہ زمین مرغ ہوا درجہ زمین لکھ کر

کبڑے جو سب سے تہ نشہ لکھ کر
 ہر تہ سے چھٹے لگے فوارے لکھ کر

کبڑے جو سب سے تہ نشہ لکھ کر

قوله
 بیرون کس جہان فرختم طاعت
 علو اسے فرختمو بیکے برپوشی کے دار
 تھے جو جو بیوی تھے کہ فرخ سے بیکان تھے
 باہر تھے بیرون برب زخم اور بے بکار

قوله
 تیرا تھی برمان کر کے در کس بیکار
 تیرا جاکرین جا اور میری دہر
 تھے سے اٹھا نا تھو یہ کہ تھی وہ تھی
 نہ کہ جو تھی نہ کہ نہ تھی نہ تھی

قوله
 مان کہ تھی جان نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 سادات کے تھے تھے تھے تھے تھے
 کہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 جانے تھے تھے تھے تھے تھے تھے

دھاریں پھین لو کی ارض پاک نہیں ہے
 پیوست ہو سکتے کئی تیرا کس نہیں ہے

کیوں روکتی ہو تیرے وہ تیرا تھی
 رہو اسے کہ تے ہیں بدر جانے تھی

اس وقت اگر رو کو کے ہو جسے تھی
 اچھا میں تمہیں لوگوں سے بھر لو تھی

قوله
 عین او گلکے بننے کی تھی تھی تھی
 کت کہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 گلہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی

قوله
 اس غونب بھری تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

قوله
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

تھی بازوون بر زخم جو نہیں تھی
 ڈوبی ہو میں تھی تھی تھی تھی

نہ تھی نہ تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

قوله
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

قوله
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

قوله
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی
 تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

گھر کے ہر اک کام پر گئی تھی
 بسیل کی طرح تو تھی بھری تھی

رہو اسے گر کہ شہ والا نہ تھی
 جیتے ہیں ابھی بھر کے بیانہ تھی

یہ قافلہ میدان میں جانے نہیں تھی
 بابا کوئی تم تک نہیں آنے نہیں تھی

حلال
 روئے صدا یعنی کھانے پینے کی چیزیں
 نہ کرے کہ بیک خاصیت یا خالی کی راہ
 کہ تیرم سے جو کچھ لگا سیتے ہیں لگا ہ
 گھنٹے سے لگا کر آگے پوزو پوزو

حلال
 بان ریکی سمنٹی وہ سبکین نظر
 وان اگلی نتر سمنٹی سے کہ اور
 خاموشی میں کہ جو کچھ ہو
 یا شتر کہ کچھ لگا سیتے ہیں

ریاجی
 دل عام شمشیر میں صدا ہو
 یہ صدف فغان نہ صدف لیا جا
 مہر کہ مہر جوش اول ہو اور
 مہر کو نگر اور مہر مہر مہر

تھا وہ بیان کہ مل کیوں اگر آگے
 سب کر نفس سر و کما سے سیکھتے

جب تک کہ زمین پر فلک ہر
 ہر کہ زمین کیوں مالم شمشیر

ریاجی
 باد آئے روئے کتا غضب
 آنسو نایاب ہوئے کتا غضب
 جی کہ کتا غضب کتا غضب
 کتا غضب کتا غضب کتا غضب

حلال
 اول سہ سب سب کتا غضب کا
 جلائی کہ امان ہے بیاں
 کیو تو کہ اس وقت بھی
 آدھری وقت نہیں بیاں

ریاجی
 کیا مہر سلطان جاز کا
 کہ مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا

ریاجی
 وہ مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا

گرے ہو یا فوشے جگر عمام بیاں
 کس اور سے بیاں لے مرا نام بیاں

ریاجی
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا

ریاجی
 وہ مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا

حلال
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

ریاجی
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا

ریاجی
 وہ مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا

جلائی سب کتا غضب کہ جگر بھٹا
 ہی سے بیاں لگا کتا غضب ہی امان

ریاجی
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا

ریاجی
 وہ مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا
 مہر سلطان جاز کا
 جاز کا مہر سلطان جاز کا

۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱

ع
 جب زمین آسمان اور سلطان و مہمائی
 فوخر کے نور سے روشن ہو گئی
 آواز بڑا سپاہ عین ہو گئی
 روح جناب خاطر اندر مگر عین ہو گئی

ع
 غصہ جس میں کہ غضب و الجالی ہو
 سپاہ مکتے بنے کو مارین حال ہو
 تیرے کہ جسے بیخ کی اوسکا ال ہو
 میرا زمین اوسے سے اسے تیرے ہو

ع
 ظل تجاوت جس میں کہ شہنشاہی
 دلچسپی تیرے جگہ نہ ایسی دلوری
 تیرے ہو مگر جو عیب غصہ تیری
 کہ حال جو جو کرے اسے تیری

تیرے کبھی یا مونسے خیر کل پر ہے
 خیر خدا مراد سے باہر کل پر ہے

بدر واحد کاراستہ عالم کو یاد ہو
 خیر کی ضرب آج تلک کہ کو یاد ہو

قابو میں ایسے خیر کا آنا حال ہو
 لڑنا تو کیا کہ اکلم ملنا حال ہو

ع
 کچھ زینت بیخ کچھ شہنشاہی
 باقی انمول اور فرشتہ ایک کا قدم
 امان مساوی کہ ملک کی تیرے ہونے
 بیخونے ستر بیخ کی کو اور ہونے

ع
 کاکب سوار تیرے کو تیرے کے مکان
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

ع
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 اس آفتاب تیرے تیرے تیرے
 غم تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے

خیر خدا کے تیرے کے آنے کا وقت ہو
 ہاں غازیو یہ جان لڑائے کا وقت ہو

کچھ نہ پاس یہ کہ امام زمانہ ہو
 ہاں اسو کمان کٹو یہ مٹھا رانہ ہو

یہ فیض ہو رخ ظہرت بو تیرا ہے
 ڈرتے ملا ہے ہاں نظر آفتاب ہے

ع
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے

ع
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے

ع
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے
 کچھ تیرے تیرے تیرے تیرے

رکھی نہیں وہ تیرے جو بجا گوہ پر
 نازل خدا کا تیرے اس گروہ پر

اندھ رنگ بیخ تیرے تیرے تیرے
 چہرہ تیرے روپا تیرے تیرے تیرے

سجدت کے بہر تیرے تیرے تیرے
 صاف اوس تیرے تیرے تیرے تیرے

ع
 نظر عاصی بنو جوحرت کی نظر
 بازوی پر کے زینت ہو گا
 کتے بین او کے شمشاد با بر
 کو صیف کر کے عجب س نامو

ع
 کی پوزارہ میں اہل فتنہ
 جیو جیو جیو جیو جیو
 ہاؤنٹس و کچھو کچھو
 سے کو دریا پو پو پو

ع
 بون باغ میں کچھو کچھو
 گو باک آفتاب کے بیچ میں
 کو کس سے کچھو کچھو
 جیو جیو جیو جیو

شہو کا پچاس جو ہم بولے زمین
 نے او کے بھولے کر کھولے زمین

ہرے اقبال ہج رہتے دامین
 ملی ہنسک جڑ جانت کو دامین

دل دور اہل کسروم صفدری
 حکم خدا کی طرح خطا برمی تھی یہ

ع
 گامت سنون میں تو اوان
 مشہد جین کو کسے یہ اپنے
 جیو جیو جیو جیو جیو

ع
 کس کو تو سکر آسباب کا زار
 جیو جیو جیو جیو جیو
 جاہ زمین پر زمین
 کو باورق پو پو پو

ع
 کس کو سیکادی میں پرندہ
 جلی کو گرواہ تو دریا پہ موج ہی

کس کو زمین تھے جو تھے صفدری
 بہر تبات یہ میں ثبات انکے کو

پر تو فگن ہو چہرہ شاہ زمس کا
 ہو جاہ ائیندے عیان بختن کا

اوس کو سیکادی میں پرندہ
 جلی کو گرواہ تو دریا پہ موج ہی

ع
 کس کو زمین تھے جو تھے صفدری
 بہر تبات یہ میں ثبات انکے کو

ع
 کس کو زمین تھے جو تھے صفدری
 بہر تبات یہ میں ثبات انکے کو

ع
 کس کو زمین تھے جو تھے صفدری
 بہر تبات یہ میں ثبات انکے کو

ہر فرق پر رسول کے کلمہ جا
 دیکھو قران ہوا زل و آفتاب کا

اکجا دوان ہو فاطمہ زہرا کی آکا
 فکر طہر آفتاب پہ اہر سیاہ کا

اس پر مقابلہ کو کلنا ہنسین کو
 حرے تو سیکروں میں بیچتا ہنسین

<p>معاذ اللہ اور کیا کوئی عیب نہیں کرتا کہ یہ صلیبوں کو لے اور بے ذمت ہو کر وہ تو خود زندگی سے اس قدر بے فتنہ ہیں کہ غارتگری</p>	<p>دیار بن جو ادا تو نہیں کرتا اوس دن لوٹا و لوگ اس میں کو فتنے میں عیب ہو جو اسے سیدانان ہم بنا رہی تھی</p>	<p>معاذ اللہ اور کیا کوئی عیب نہیں کرتا کہ یہ صلیبوں کو لے اور بے ذمت ہو کر وہ تو خود زندگی سے اس قدر بے فتنہ ہیں کہ غارتگری</p>
<p>و ن سے کو نہیہ تہ خوش صفات کو کہا جاتی ہو نگو لوشے جاؤ گے رات کو</p>	<p>ہو دشمنی عالی سے عداوت چسکیج نیرب او جاہر ہو تو سوو بندین</p>	<p>مرفق ننگ اولہ جویا استین کو گرے کے ڈر سے جرخ نے تھا ماہوین</p>
<p>مان صدمات لو کہ فاطمہ کا چہ کو توں ہی بر توں کا وہو کا کہین نہ سر کجا ان نہ فیہ میں کا اچھا بیتا جو کرے</p>	<p>معاذ اللہ اور کیا کوئی عیب نہیں کرتا کہ یہ صلیبوں کو لے اور بے ذمت ہو کر وہ تو خود زندگی سے اس قدر بے فتنہ ہیں کہ غارتگری</p>	<p>معاذ اللہ اور کیا کوئی عیب نہیں کرتا کہ یہ صلیبوں کو لے اور بے ذمت ہو کر وہ تو خود زندگی سے اس قدر بے فتنہ ہیں کہ غارتگری</p>
<p>ظہیر بن او کچھ قتل امام زمانہ ہو ایسا شو کہ لیکے حرم کو روانہ ہو</p>	<p>نزدیک شاکر تیغ کو سے اوکل رشتہ جسے کو دیکھا پھر کے اور اگر شاکر</p>	<p>اوس کا غضب تھا بیک ذوا اتفاقا ذمت ملی نہ ایک کو نہیں کے لہار کی</p>
<p>معاذ اللہ اور کیا کوئی عیب نہیں کرتا کہ یہ صلیبوں کو لے اور بے ذمت ہو کر وہ تو خود زندگی سے اس قدر بے فتنہ ہیں کہ غارتگری</p>	<p>معاذ اللہ اور کیا کوئی عیب نہیں کرتا کہ یہ صلیبوں کو لے اور بے ذمت ہو کر وہ تو خود زندگی سے اس قدر بے فتنہ ہیں کہ غارتگری</p>	<p>معاذ اللہ اور کیا کوئی عیب نہیں کرتا کہ یہ صلیبوں کو لے اور بے ذمت ہو کر وہ تو خود زندگی سے اس قدر بے فتنہ ہیں کہ غارتگری</p>
<p>کا نوین نیرب کوں گومر کچھ رو رائدوں کے منہ جیلے کو جاوے</p>	<p>شہنا او دھرت سے ہر وہاں شاہ نیرب ہلاک کے ادھرت سے لوین</p>	<p>سرخا اگر نو نیرب سدا و گردن نیرب کسی کے ہاتھ میں گرتا تو سرخا</p>

معاذ اللہ

حصہ اول

مغز و زہرہ زہری بیخاک صوفی
آباد و سن شریف کے راند کی پیدہ
ہست کی تھی شان کا ٹھکانہ تھی
وہ زبان بیکلے شفا آسا انجمن

حصہ دوم

نزد اٹھانے اوسم چلے شاہ جہا
فویا دیوچہ اوسم راز اسر
تبا با با تھم جو بیرونے کیں
بان شانے کھانے انے کیا ہوا

حصہ سوم

جگہ جو وہ تو توفیق نونہ
در آئے و سب سے توفیق
خانہ نگین اودہ کسے توفیق
قاسمان بلند بلبل شکر و دار

مانتہ عمر و میر کہ آراستہ رزم تھا
گہور تے شاہ دین کو گزاردن بہر عمر

بیگار دست کھڑ بہرست لعین ہو
نیزہ تو ماتھم میں گیا ماتھم آستین

سنگ پر بہر امام دو عالم نہ تھے
اک تیغ سے جواب مزار و گود تھے

حصہ چہارم

آواز دی اجل شہ نہ قدر مال
لگا بجا شاہ تیغ اے تیغ خیال

کھرا کھان کنٹھ تھیں تیغ
نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

صفت تیغ کے سر پر تیغ کی
صیوقت تیغ اٹھا تیغ کی

اونوں گرفتہ نہیں سے ہم رزلے و آہن
نیزہ سے پیا کھی فوج کے سب کو بچا بہن

جو تھم گیا وہ تیر اجل کانت اندھا
ترکش کھانہ کان بھی نہ بازو تھانہ

غل تھانہ صوفیوں میں ازیت سے تیر تھانہ
رو کین کے کہ تیغ میں جلی کے تھانہ

حصہ پنجم

تھانہ سے میں گیا اس کی
تھانہ سے سب کو بچا چھاتی سے اورا

حلقہ میں موج قدر انداز
تھانہ سے تھانہ میں کانتون

تھانہ میں عرف تیغ جو دلان
خود اوتھے تیغ سے تھانہ

ساحد سے ماتھم سے نیز اٹھل گیا
گھٹنے زمین پر تھک کے گھوڑا سنبھل گیا

سار کھٹا شعار و نکو جانو کھی قاری
تیر و بھلہ خوش تھانہ کھا نو کھی قاری

گر گر کے مر کونے حد و ماتھم ملے تھے
آسنو لو کے جیم زہرہ سے نکلتے تھے

<p>قصہ قل تھانہ فی جنتہ انزل اللہ اس کو سیدہ موعودہ کے دل لالان اس کو توشیح احمد وقت اللہ ان اس کو بیچہ ستر کو اسو شہر ابرار اللہ ان</p>	<p>قصہ اقا و خین کی لاش کا بیچہ ماروں نہ دو جو اولہ اللہین بیچہ جھڈنے سے تم بیچہ ان کے بیچہ کیا نظر جو بیچہ دو دو بیچہ</p>	<p>قصہ کیا بیچہ اس نام سے اور بیچہ تیار ہیں بیچہ اس بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>
<p>گر جسم اپنی تشنہ دہانی کا واسطہ ہر شکل منہ صطف کی جوانی کا واسطہ</p>	<p>تھا غیظ تمہیں جبکہ سو وہ وقت گیا اکبر کا نام سے کلینہ کھل گیا</p>	<p>ہو آرزو کہ اوس سہانہ توتہ بہا ہوا جلدی کرو نہ پید کہ اکبر سے جا ملو</p>
<p>قصہ اکر کھانہ جن کی بیچہ بیچہ تو تم کے بیچہ بیچہ بیچہ اصل سے بیچہ بیچہ بیچہ اکر کھانہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>	<p>قصہ جو دیو بیچہ بیچہ بیچہ یاد آباب کہ سر اس بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ وہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>	<p>قصہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>
<p>سینہ میں غم سے اونکے جواں چاک ہو وہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>	<p>دکھلا دو بیچہ بیچہ بیچہ رو لون گئے نگاہ میں اکبر کی لاش</p>	<p>سچا لے جو سواری بیچہ بیچہ بان نکا او چھائے زخم گھوڑے سے</p>
<p>قصہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>	<p>قصہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>	<p>قصہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>
<p>بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ</p>	<p>طاقت پہ جام بیچہ بیچہ دیکھا غضب تو بیچہ بیچہ</p>	<p>آلوہ بیچہ بیچہ بیچہ ظل بیچہ بیچہ بیچہ</p>

م
 مائل تھی بہ باغوں کے گلستانے
 کیوں تیرا رخ کرے مہو خاں کا نام
 اس کے عوین بھرا وہ تیرا سحر
 اور کھلا سو یہ حیدر صفد کا پر نام

م
 مکی صدارت کے کار نامے
 اعلان ہو گیا تیری اور ان کے شمار
 جہان سے چھٹی ہوئی تھی
 اور تیرے ہونے کا اور ہر جہاں

م
 مشیت سیارہ گرس شمس
 خانک وہ ایک کبیر خلیفہ
 وہ گوگوش گور کمال وہ
 گوگوش گور کمال وہ

کدھار ایک خلق کی گھر اور
 ہر پر یہ تیرے گلے پہ پڑتے ہیں

اس بیکسی میں کام نہ بجائی
 اکلے ہو تو قبر سے اور گھر میں جاؤ نہیں

زلفین اوڑھیں ہر پاسے
 گوہر ہر لہجہ کان کا اچھی چمک گئی

م
 نقش میں لعل چرخ کی نشانی
 گردن اور شکر کے لیے
 سر نہا ہر گھر کی کیوں بھینکی
 اسی صدا کا طعنے تیری یہ مان خوا

م
 رو کر سارے کرتا تھی وہ
 اور تیری بھین کی زبان
 مٹاتی تھی سب کو کہ
 چھین چھو چھو چھو چھو

م
 وہ چاند سا گلہ اور
 گردن زینت ہے جو
 وہ بیکسی میں لعل چرخ کی
 اسی صدا کا طعنے تیری یہ مان خوا

مشیت پر فوج ہو تا میں جو
 تو گھر میں جا کہ میں سر بجائی کہ

پر سے نہ کمال سمجھا تو گتے تھے
 مائیں جو پینے تھیں تو تھے

تو عذرا بارگاہ نہ کہے سے
 دوڑا چا کو دیکھے تیرے نوکی

م
 نقل میں لعل چرخ کی نشانی
 گردن اور شکر کے لیے
 سر نہا ہر گھر کی کیوں بھینکی
 اسی صدا کا طعنے تیری یہ مان خوا

م
 راوی اور تیرا تیرا
 کھلا اور اظہار کے
 سچے اور لہجہ اور
 مائیں جو پینے تھیں تو تھے

م
 چاند کی مان ہے تیرا
 بھرا خدک و لعل چرخ کی
 بھرا خدک و لعل چرخ کی

اوٹھ اوٹھ کے جب زمین
 بیروں کے کا طرح گھسٹن

رہتا روشنی میں فزون آفتاب سے
 کا نو سمنیں سب گزرتے تھے

لو مڑ کے دیکھو جسے باہر
 اچھا نہ آؤ میں بھی کھلے

<p>حصہ پتہ چھوڑا جو وہ غنیمت دوشی لکھنے سے اور ترس بوجا لکھنے دامن پر اس بیوہ بیون اور بچہ</p>	<p>حصہ جانے دو کہ کس کو دینس نہ دوسرے کو رات کو کچھ بھی نہ دے اور نہ کبھی</p>	<p>حصہ رات کو کچھ بھی نہ دے اور نہ کبھی دے اور نہ کبھی</p>
<p>مر جاؤنگی ریڑھے میں جگہ بناہے صدقہ حسن کی سوچ کا جل گھر کی راہ</p>	<p>بچو بچیاں فراق سب وہ الامان ساتھ اونکا جا کے دو کہ جی باڑہ ملی رہا</p>	<p>بیکس انجا پہ فوج سحر کی چوہا ملی مان تہہ سین چہرے ایسے بڑے</p>
<p>حصہ واری دنیا پر باؤ پتہ تعلق سے کھپتے بیونین جان کا کہ بیوہ روگے پاس تیار کرنے کی اسرتیں جو بچھ جا رہے</p>	<p>حصہ یکے ایکے ماننے سے طبعی قائم اور کسے چھائی پانچو تکو ملتی رہی مان جا بہو بچاؤ لگے میں</p>	<p>حصہ او سو وقت میں بیکس بیونین اور کسے کسے بیونین اور کسے کسے</p>
<p>وہ کہتا تھا چاکے جالے کوچہ کون دامن کوچہ پر دوہن بابا بلکہ کون</p>	<p>رضی جی کو دیکھ کے دل غم نہ بچہ لائے تھے ماتم گلے سے لپٹ گیا</p>	<p>کہ اولاد کے ستارہ کی گودی میں گرتا پروالے کی طرح سے کہی گروہ چھوٹا</p>
<p>حصہ بیونین چلین چلین عمو نے بکھو بالہ کس طرح اصغر تو اپنی بیوی کے بیونین چل چلے</p>	<p>حصہ کہتا تھا والد اور طفل کو کہتا اور بچے کے ساتھ لگا کہتا اور بچے کے ساتھ لگا کہتا اور بچے کے ساتھ لگا</p>	<p>حصہ کہتا تھا والد اور طفل کو کہتا اور بچے کے ساتھ لگا کہتا اور بچے کے ساتھ لگا کہتا اور بچے کے ساتھ لگا</p>
<p>گیا ڈر میں علی کے بکسر میں تلو اگر زمین لوجا کی سپر میں</p>	<p>جیسے سے سر پر نہ بھونچے گھر میں چلو کہ تلو سگینہ بلالی</p>	<p>دو گنا دعا کر کم ہون ابن کر کم ہون بچپن بہ سپر کم کرو میں بدیم ہون</p>

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

تلوار باقم کاٹ کے در آئی خود میں
 دست صغیر گریخت کا گو دین

پانی دیانہ ماتے ہی کے نوات کو
 جلا دفرج کرنے لگا بھوکے پیٹ کو

پانی دیانہ ماتے ہی کے نوات کو
 جلا دفرج کرنے لگا بھوکے پیٹ کو

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

مثنوی
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے
 کونکے کونکے تہمتوں پر کھڑے تھے

اب فرج گئے تھر کوئی دم میں آئیگا
 جائے ہو تم تو کون چکا کوچا شیک کا

جب تک جہان ہوشہ کو عزا اور دیکھے
 ہم آج ہیں مشرب مگر کل نہ ہو لکھے

جب تک جہان ہوشہ کو عزا اور دیکھے
 ہم آج ہیں مشرب مگر کل نہ ہو لکھے

جب اتھری حضرت اسحق علیہ السلام نے فرمایا
سب بی بیان اللہین غیر اللہ کے ہوتے ہیں
مفسرین نے اسے قطعاً ثابت کر دیا ہے
جس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اللہ ہی ہے

اب اس نے کہا کہ اگر اللہ ہی ہے تو وہ
بے شک ہے اور اللہ ہی ہے جو
سب کو پیدا کرتا ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو مہربان ہے اور اللہ ہی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب اللہ نے
اسے پیدا کیا تو اسے اللہ ہی سے
پیدا کیا اور اللہ ہی سے اسے
مہربان بنا دیا اور اللہ ہی سے

ہاں سے جب تک وہ گل اندام ملیگا
تو تک نہ رہیں ایک دم آرام ملیگا

اب پاس نہ بھائی نہ بھتیجا نہ میسر ہے
سو داغ اور اک دل یہ ہمارا ہی ہے

جب جانے تھے سب گھر کے لئے تھے مگر
وہ گھر جو پھر کے لئے تھے مگر

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ ہی ہے جو
سب کو پیدا کرتا ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو مہربان ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو بخیر چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ ہی ہے جو
سب کو پیدا کرتا ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو مہربان ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو بخیر چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ ہی ہے جو
سب کو پیدا کرتا ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو مہربان ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو بخیر چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے

نئے آہ کیا نہ لہا لہا کا نہ بیٹے ہر ماہی
فرزند اول یہ ہوں جسے کانہہ راہی

کیا جاننا زنا فالین عجزار ملیگا
تاہن شراب ایسے نہ وفادار ملیگا

وہ مجھے کہتے ہیں چھوٹی جیسے علی ہو
اکبر نہ ہو دنیا میں حسین ابن علی ہو

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ ہی ہے جو
سب کو پیدا کرتا ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو مہربان ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو بخیر چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ ہی ہے جو
سب کو پیدا کرتا ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو مہربان ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو بخیر چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ ہی ہے جو
سب کو پیدا کرتا ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو مہربان ہے اور اللہ ہی ہے
جو سب کو بخیر چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے

تاریخ نہ اس طرح سے ہوا بلکہ کسی کا
اب مجھ کو دیکھائے نہ خدا داغ کسی کا

روح علی اکبر سے میں شرم نہیں ہوں
میدان میں لے گا وہ نفس لاشعری کا

مجھ پر مدینا ہمارا میں مرضی خدا سے
کھائی نہیں جی اوشہ کا فریاد و جگہ سے

<p>سلاطین رفاقتی کج کرکے زور تازی کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>	<p>سلاطین دینا میں نہ بلدین نہ مان کلم کی مانی کہ سب کو کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>	<p>سلاطین ان اقلتے زمین کی نانی روز کے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>
<p>ہوں لاکھ ستم رکھو نظر اپنی خدایہ اس نظام الاضواء بواب روز جزا پر</p>	<p>دینا میں اس لاکھ برس آپ سلامت کس جاتی ہوں اس کرمان باطلت</p>	<p>ہم حلق پہ لین تیغ ستم دشت بلامین تم رنج اسیری کا سہوراہ خدائین</p>
<p>سلاطین کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>	<p>سلاطین کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>	<p>سلاطین کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>
<p>بجا بجا کہ جب بی سے گز جائیگی زمین حضرت نے کہ باذہبی تو در جائیگی زمین</p>	<p>بچپن سے کبھی شہر میں بچھڑی تھی سو نہ کہے کو تم جاو میں ابھی ہوں زمین</p>	<p>مان باب سخی کیسے تھی ستم کو تم بھی امت کی شفا آت میں شکران کو تم بھی</p>
<p>سلاطین کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>	<p>سلاطین کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>	<p>سلاطین کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے</p>
<p>منت ہی کرونگی میں قدم بھی گولی سرنگی کر قید میں اور نہ پھر گولی</p>	<p>اعدا کی لڑائی سے نہ در جائیگی زمین کٹوا کے گلا تیغ سے سر جائیگی زمین</p>	<p>جو کہتے ہیں ہم اسکو گوارا کرو زمین شہید پیر کو امت سے پیدا کرو زمین</p>

قلم
 اس راہ میں گن گن کرنا
 چو جان جاوے اس سے تو سر نہ مٹا
 بڑو جو بند ہوئے ہیں بوند جان جاوے

قلم
 بس اوستے کے لئے بڑو جو بند
 فریاد کہ کب حال ہزار ہزار
 پیشانی بھی تو صبح کی تیرا
 ان باتوں کے لئے نہیں جان جاوے

قلم
 شاید ہی سکتے کہ کب جان جاوے
 کیا ہو جوئے میں نہیں کھینچا
 فریاد کی تیرا کب جان جاوے
 کیا ہو جوئے میں نہیں کھینچا

مقبول ہیں عجزیہ درگاہ خدا میں
 بند خواہ یا ہر خدا کے گلزار خدا میں

پہچام جو دنیا ہو سو دو وقت سفر
 ہم بھی وہیں جاہن جہاں تیرا سفر

پہچانی ہوں لیون ایک دلبر کو
 مان یہ تو ہی تھی کہ الہی کو رضاوی

قلم
 کہ کب جان جاوے
 مگر جوئی کہ تو خدا سے نہ
 اگر نہ کہیں ہی رہی تو

قلم
 کہ کب جان جاوے
 ثابت ہو الفتن سے کہ
 کیا ہو جوئے میں نہیں کھینچا

قلم
 کہ کب جان جاوے
 کہ کب جان جاوے
 کہ کب جان جاوے

در در کج ونگی قید میں بھی جاوے
 سب ہو گا مگر شوکمان باونگلی

بہنوئے تو نہ ہو تو کس
 تھی قدر ہماری علی اکبر کی دم

لب تشنگ تھے ہزاروں کسوی
 رخصت کے نہ ملنے پہ تھا ہو کے جانے

قلم
 کہ کب جان جاوے
 کہ کب جان جاوے
 کہ کب جان جاوے

قلم
 کہ کب جان جاوے
 کہ کب جان جاوے
 کہ کب جان جاوے

قلم
 کہ کب جان جاوے
 کہ کب جان جاوے
 کہ کب جان جاوے

اک دن آوٹھا یا جو ان بیٹے کے
 اور دوسرے گرتا ہی باڑاوسہ شکر

تہا نہیں باقوسے جدا ہوئے
 حضرت کوئی تا تو نہ کہو گے

ان قدموں سے چلنے کا تو یہ نہیں
 دے وارثوں نے اس کا جہا نہیں

<p>۱۷۱ سو کہ حضرت کے اس واسطے کہ وہ اپنے دماغ اور شوق میں ہوتا ہے اس لیے جو ہر وقت اس کے ہونے سے پہلے کہ وہ اپنے ہر وقت کے لیے</p>	<p>۱۷۲ سو کہ یہ تو ایک بچہ ہے جو اپنے دوستوں کے ساتھ اس میں لباس ضروری گھر کے لیے اس کے کیا فائدے ہیں جو ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۱۷۳ ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک</p>
<p>۱۷۴ بنے کہ جو نو رو رو کے جلائی ہو آگے نہ آئے مجھے شرم آتی ہو</p>	<p>۱۷۵ اک دولت اولاد ہے خالق نے نکالی سو وہ بھی ہر وقت میں شور مچا کر</p>	<p>۱۷۶ کیونکہ نہ شرف ہو مجھے اس کہ نہ ولتے اقدار نے ہی ہونے کا کیا آل عباس</p>
<p>۱۷۷ کہ یہ تو ایک بچہ ہے جو اپنے دوستوں کے ساتھ اس میں لباس ضروری گھر کے لیے اس کے کیا فائدے ہیں جو ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۱۷۸ سو کہ یہ تو ایک بچہ ہے جو اپنے دوستوں کے ساتھ اس میں لباس ضروری گھر کے لیے اس کے کیا فائدے ہیں جو ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۱۷۹ ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک</p>
<p>۱۸۰ کس منہ سے کہو گا کہ سفر کرتے ہیں جتنا کہ حسین ابن علی مرگے ہیں</p>	<p>۱۸۱ کہ اس کی جو بولی ہو تو کچھ نہیں سراج مرادوش محمد کا مکیں ہی</p>	<p>۱۸۲ اب اس انداز میں ہوں ہی ہر روز لہذا ہر راجہ دو عالم کی ہی</p>
<p>۱۸۳ کہ یہ تو ایک بچہ ہے جو اپنے دوستوں کے ساتھ اس میں لباس ضروری گھر کے لیے اس کے کیا فائدے ہیں جو ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۱۸۴ سو کہ یہ تو ایک بچہ ہے جو اپنے دوستوں کے ساتھ اس میں لباس ضروری گھر کے لیے اس کے کیا فائدے ہیں جو ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۱۸۵ ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک ملتا ہے اور وہ اس کے لیے ایک</p>
<p>۱۸۶ دکھ درد کچھ لوگ ہاں سے کہہ رہے ہیں تنہا کہی آرام نہ پایا سے کہہ رہے ہیں</p>	<p>۱۸۷ نامہ آئی یہ دولت مجھے قدرتی ہو میں اور ہر وقت زوال دوسرے کی</p>	<p>۱۸۸ زندان میں جو ہر روز گوارا مجھے ہے ہی دربار میں حاکم نے بلایا تو غضب ہے ہی</p>

۱۸۹

<p>حکمت ایک حکمت مندر آواز خفا خفا در لوی آواز خفا سب عاظم فزون مدینے کا سناؤ سب عاظم و خفا چو بر سر مری نظر</p>	<p>حکمت تو ایک سے فریب فزون تو ایک سے چھلکے سے جو دہو خفا تو ایک سے ہفتوں سے کیا اور کو بیچ تو ایک سے تو ویسے تو ایسے قیام</p>	<p>حکمت تو ایک سے فریب فزون تو ایک سے چھلکے سے جو دہو خفا تو ایک سے ہفتوں سے کیا اور کو بیچ تو ایک سے تو ویسے تو ایسے قیام</p>
<p>حکمت جسم نظر اسے ماسر لوگ سنان لاٹانہ کوئی حرف سکایت کا زبان</p>	<p>حکمت فرزند زمین بجا کی بھتیجا زمین کوئی تخلے جو کباب ان کے آنا نہیں</p>	<p>حکمت مہر گام بہ آئی تھی صد اروح امین کی سب اتھری ہو آج سوا سی نہیں</p>
<p>حکمت کوئی توجہ غلطی سے راہوں میں نہیں بلکہ جہاں کے کوئی توجہ کوئی توجہ غلطی سے</p>	<p>حکمت تو ایک سے فریب فزون تو ایک سے چھلکے سے جو دہو خفا تو ایک سے ہفتوں سے کیا اور کو بیچ تو ایک سے تو ویسے تو ایسے قیام</p>	<p>حکمت تو ایک سے فریب فزون تو ایک سے چھلکے سے جو دہو خفا تو ایک سے ہفتوں سے کیا اور کو بیچ تو ایک سے تو ویسے تو ایسے قیام</p>
<p>حکمت بابا کو قسم دیکے بلانی تھی سکینہ سر پوٹی بچھے ملی جالی تھی سکینہ</p>	<p>حکمت نقش سم رہوار سے اٹلہ نور کو سر کھولے جلوہ میں سے سر کھورے ہلو کو</p>	<p>حکمت وہو تلوگے وہ تھی سہا آقا نہ ملیکا پہر تلوگے محمد کا نواسا نہ ملیکا</p>
<p>حکمت دینا بی بیوں کو دینا بی بیوں کو دینا بی بیوں کو</p>	<p>حکمت تو ایک سے فریب فزون تو ایک سے چھلکے سے جو دہو خفا تو ایک سے ہفتوں سے کیا اور کو بیچ تو ایک سے تو ویسے تو ایسے قیام</p>	<p>حکمت تو ایک سے فریب فزون تو ایک سے چھلکے سے جو دہو خفا تو ایک سے ہفتوں سے کیا اور کو بیچ تو ایک سے تو ویسے تو ایسے قیام</p>
<p>حکمت شہ کہتے تھے مان باس ابرو کلونگ اب حشر میں سو بیٹگی ملاقات بدر</p>	<p>حکمت تو ایک سے فریب فزون تو ایک سے چھلکے سے جو دہو خفا تو ایک سے ہفتوں سے کیا اور کو بیچ تو ایک سے تو ویسے تو ایسے قیام</p>	<p>حکمت دشمن کا ملاقات نہ کرنا باقی سب کچھ نہیں پاک میں کوئی</p>

علم

<p>۱۵۴ اور ماہرین بنی خلق جو جاوادی کھنڈ سینہ پر وہ آئینہ کبھی نہیں لگاتے</p>	<p>۱۵۵ کسی دیکھنے والے کو کبھی نہیں بھولتا ہے جس نے اس کا کبھی نہیں</p>	<p>۱۵۶ اس شان و وقار کو کبھی نہیں نہاں کیا ہے جو بوجہ بوجہ تو تہمتوں سے بھر پور</p>
<p>بوسے کے لیے لب نہیں لگا دھو کر اسرار الہی اسی سینے میں بھج کر</p>	<p>گردش بہ بھی جہنم جہنم کی آنگھ ایسی کبھی خواہ میں آہستہ کی</p>	<p>برہمن سے قدم نہ لگے فوج لہجہ جہ سے کو عالم چلنے لگے فوج لہجہ</p>
<p>۱۵۷ یہ درود تو نہیں پڑھتا ہے پارہم وقت میں سے نہیں پڑھتا</p>	<p>۱۵۸ کبھی تو نہیں پڑھتا ہے کبھی تو نہیں پڑھتا ہے</p>	<p>۱۵۹ غل تجا کو تیار سے قدرت خلاق معمولی ہی بیان طاقت و تیرنگ</p>
<p>سرتے کی پرواہ میں میدان و غامین کس حد سے مارا قدم راہ خدا میں</p>	<p>حاضر کبھی دیکھ نہیں اس کو کیا ایک سے دو آئینہ میں آئینہ</p>	<p>کس حسن سے شکل نہ لگ کر گو یا ورق نورہ تصور کبھی نہ</p>
<p>۱۶۰ کیا شان و وقار کو کبھی نہیں بھولتا ہے جس نے اس کا کبھی نہیں</p>	<p>۱۶۱ اس شان و وقار کو کبھی نہیں بھولتا ہے جس نے اس کا کبھی نہیں</p>	<p>۱۶۲ یہ شان و وقار کو کبھی نہیں بھولتا ہے جس نے اس کا کبھی نہیں</p>
<p>محتاج سپرد میں جہنم جان کا ڈر بان سامنے تلوار کے سینہ بھی سپرد</p>	<p>وہ صاف ہوں کیا اور اس عاجزان یہ جو سننے والے ہیں محمدی زبان</p>	<p>پہنیں صدف مرگان کوئی کیا سینہ بھر جانیں تو اک بل میں ان پر درہ</p>

سنا

<p>مجلس اوس آئی میں جو ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>	<p>مجلس کہنے کا یہ ہے کہ ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>	<p>مجلس کہنے کا یہ ہے کہ ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>
<p>یا بی جو نہ مانا تھا شہ کون اور مکار سو کچھ کہہ کر ہونہ نہ بھرتے تو زبان</p>	<p>یا بی جو نہ مانا تھا شہ کون اور مکار سو کچھ کہہ کر ہونہ نہ بھرتے تو زبان</p>	<p>راضی ہو نہیں تو ہونے اور میرا اور پر تو ہوا اسبابی اسے درپے پلاو</p>
<p>مجلس کہنے کا یہ ہے کہ ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>	<p>مجلس کہنے کا یہ ہے کہ ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>	<p>مجلس کہنے کا یہ ہے کہ ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>
<p>سب مر گئے باقی ہی منظر م رہا اک در حالہ تجسرو حلقہ م رہا</p>	<p>سب مر گئے باقی ہی منظر م رہا اک در حالہ تجسرو حلقہ م رہا</p>	<p>ہاں کے نہ دینے کا نہ لوار تو میں ان تقصیر سے کیا اسلی کہہ گار تو میں ان</p>
<p>مجلس کہنے کا یہ ہے کہ ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>	<p>مجلس کہنے کا یہ ہے کہ ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>	<p>مجلس کہنے کا یہ ہے کہ ہر شے کے لئے ہوتے تھے مخلوق کو جس میں تھا حضرت سے چون کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ ہر شے کے لئے</p>
<p>عربان ہر سر جاگ کہ بیان کیے ہے نہ در کی طرح ہاتھوں پہ اٹھ کر کوسے</p>	<p>ہاتھوں پہ کوسے کی طرح ہاتھوں پہ اٹھ کر کوسے کے ہول پس میں ہے</p>	<p>ہمسال کو نہ بھول گیا چھند کا ہر پونا فرزند مر اسانی کو شر کا ہی پونا</p>

مضمون

شریہ میں

کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
کھانسی کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

مارو سے آغوش دل و جان پر آئیں
بچہ بھی نہ باقی رہے اولاد و حکمی میں

از خمی تھنا بدر شکل اس فرخین بھری تھی
باز وہاں تو پریشان بخاک و دین ہم بڑی

صبار تھے یہ اعلیٰ شہ والا نکل آئے
نزدیک یہ تھا منہ سے کچا نکل آئے

قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

فرزند ہی یہ شہر الہی کے بس کا
لیو ریگا جو ان لوگوں کے خوش نون پدکا

شہ رونی کے جہت سے بہر گو واکر
وہ سر ہو اسری آگہو نکو پھر کر

ماگھو سے کراک گرائی زمین جالی
صورت تری ہی میں چھالی زمین جالی

قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ
قالبین کے لئے سادہ اور آسان نسخہ

چلے تھے ہم کہ یہ کہا کہ ہو پیر
بچے کو جو ناکا تو تھا کہ ہے ہو پارو

ماہر شہر ہو کہیں کے نڈان و نڈان
آرام سے پہلوں سے سروں کے نڈان

میں کو اور احمد کو ان کو جو ہو
یوں شہر میں ان سے تو یاد کر لے

<p>۱۳۳</p> <p>کے پورے ہاں کھل جوں علی زین علی وایا کدو کھل جوں مان بلستہ رونہ کھل جوں سے اٹھ سو علی خون بن کھل جوں بو بو کھل جوں</p>	<p>۱۳۲</p> <p>بان کھل جوں زین علی مٹوٹے کھل جوں صد علی کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>۱۳۱</p> <p>علا اور کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>
<p>بڑی کھل جوں کھل جوں کھل جوں رو با رو نہ کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>نیز کے ہلکے ہیں اور تم سے کہیں اک ماٹھ میں بس ماٹھ میں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>جس پر کئی لے دو کہ پھلے نہیں کھل جوں بجلی کو بھی اس طرح سے کہے نہیں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>
<p>۱۳۰</p> <p>کھل جوں کھل جوں کھل جوں اور کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>۱۲۹</p> <p>کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>۱۲۸</p> <p>کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>
<p>ہی زہر کھل جوں کھل جوں اس سرور کھل جوں بان روح کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>صرب او علی کسی سے نہ زکی فح لے لیں او تری ہو زہر کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>غل بخانین او کولی کھل جوں کھل جوں تیغ ایسی نہ دیکھی نہ کبھی تیغ کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>
<p>۱۲۷</p> <p>کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>۱۲۶</p> <p>کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>۱۲۵</p> <p>کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>
<p>سیدان سیدان سیدان سیدان خون علی کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>خونین تو بدن غرق کھل جوں کھل جوں ہر سے کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>	<p>سیدان سیدان سیدان سیدان خون علی کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں کھل جوں</p>

کھل جوں

۱۹۵
 مارا ہی اچھی بات تو یہ ہے کہ جو کچھ
 اقل سے بھی کبھی کیا یاد دہن کر لو تو
 اس دم میں یہ تصور ہوا ہے جو ہر

۱۹۶
 سہرا اگر سب بولے کہ علی مرتضیٰ
 تہذیب جاگیا ہے کہ یہ جیب و ذوق حدیث
 کو چھوڑ کر چلا گیا ہے

۱۹۷
 بجز یہ اسم کہ جو صبح میں کیا ہے
 اعجاز امامت جو تو سب کو اس کا کاف ابو
 کہہ رہے ہیں اور وہ حق ہے کہ سب کو

دل کھول کے جو ہم مرے دکھلا دے گا
 اس کا کام بھی کو نہ فرمائیے سولا

اصدا کے فتح کرنے کو تیار ہوں گا
 پر رحم سے حضرت کے مین تیار ہوں گا

ترخ اسدا دہ کی قدرت بھی دکھا دے
 لئے دیو کو اعجاز امامت بھی کھا دے

۱۹۸
 شہد اور جب حضور خیر مقرر
 کیا تو نہ تھے اور وہ روزانہ تھے
 کھینچا جھٹکے رنگ شجا کو کسے بھی
 جان بڑھو گا کہ سے کبھی کبھی

۱۹۹
 عیاشی نے کبھی کبھی کھینچا
 عیاشی نے کبھی کبھی کھینچا
 عیاشی نے کبھی کبھی کھینچا

۲۰۰
 شہد میں جو جانا تھا سنگ سنگ
 بیخوف و زلفیے کو اور کھینچا
 میں گورہی بھی بڑھانے کو
 اسکا نہ تھا کس کوئی اس کا

رہے کچھ طاقت ہو یہ اوس جگہ
 مین کلشنے والی ہوں پر روح لین کی

جو رنگ نہ گرا جگہ کیا اہل جہنم کو
 کس طرح مین دکھلا و علی نہ شہد کو

رو کو کئی بھی او کا ٹوٹکی ملو نہ تھے
 مین آج ہوں تلوار بھی حضرت کی

۲۰۱
 کہ نہ سب ہی کجا جبار کے ہونے
 بستر چھی کھینچے تھے مجھے
 ہوتی تھی ادھر مین تو اور حضرت نے
 غار و نہ عالم سے یہ زمانے

۲۰۲
 اب بھی تیرے اور کو تو تیرے
 چھینچا نیک بیہوشوں سلطان
 اکدم مین یہ میدان تم اڑتے
 سلمان قیامت کے عیان

۲۰۳
 حضرت نے کہا تھے اوس تھی
 بڑھو تو تیرے سے یہ جاو مین
 تھے شہد آج ہوں قہار تھے
 کہ کس کروں اسی اسدا دہ کی

یہ ترخ عنایات خدا سے وہ جہنم
 نہ راحت دل ہو مری راحت جان

جو رنگ نہ گرا جگہ کیا اہل جہنم کو
 کس طرح مین دکھلا و علی نہ شہد کو

اصدا کا نہ بازو کے جہنم کا المیہ
 مارا نہیں مین نے اوس مین کا

صلح
 صلح سے نہ تو جنگی حالت کو مٹا دیتا ہے
 اقدار سے اور کیا مین کیا اور کون سا
 اب بھی اگر چین تو دینے سے کیا
 جانا کا بھی اس سے اور انھیں کیا

صلح
 وہاں کے گھوڑے سے دوش اور کھینچنے پر
 سب تو عذیرے تو اورین سے رو دین پر
 پتے لگتے ہیں تو اورین سے رو دین پر
 جہاں پہ لگتے ہیں پھر اورین سے رو دین پر

صلح
 خاموشی میں ایک ہی جگہ لگا کر
 اس خلق کا اور شیخ کا اور انھیں
 یہ رو دنا والا تو میری خوشی کا ہے
 اتفاق سے طلب کر کے بھیجیں

امت کا سفینہ تو ڈوبو یا نہیں جاتا
 وزندو نکو کو یا انھیں کو یا نہیں جاتا

سجدہ کو سر ہاں جہاں طاعت حق میں
 حوزہ شہد زمین ڈوب گیا تو کئی نہیں

کیا کچھ نہیں حضرت کے تصدیق ملا ہے
 تصنیف کا تیری گہرا شک صلا ہے

صلح
 میرے کون سے ہیں جو میرے
 زمین سے چلتا ہے وہاں جبیر
 یہ جو کون سے ہیں انھیں کو یا نہیں جاتا
 تو میری خوشی کا ہے اور انھیں

صلح
 جتنا ہے جو حال آسوں دیکھ کر
 خلق کے سب سے بڑا ہے اور انھیں
 وہ سننے سے بھارت میں تو انھیں
 کہہ کر تو میری خوشی کا ہے اور انھیں

صلح
 آج کل میری باری سے میری باری
 اٹھو تو میری اور انھیں کو یا نہیں جاتا
 وہ تو ان کو میری خوشی کا ہے
 یہ ان سے میری خوشی کا ہے اور انھیں

وہ کہہ کر لو کہ میں کے وہاں تیار
 سوار نہ شہد اور اگر تیار

جس خلق کے ہوسے کہہ کر
 وزندو ہو گا اور انھیں کو یا نہیں جاتا

یہ ان سے میری خوشی کا ہے
 یہ ان سے میری خوشی کا ہے اور انھیں

صلح
 کھڑے ہیں خانہ کے سب سے
 اور روز کے جب کہ میری خوشی کا ہے
 وہاں ایسا دیکھو کہ میری خوشی کا ہے
 یہ میری خوشی کا ہے اور انھیں

صلح
 سب سے پہلے میں شریعت میں
 جو ان کو روز و رات میں
 یہ ان سے میری خوشی کا ہے
 یہ ان سے میری خوشی کا ہے اور انھیں

صلح
 اٹھو تو میری اور انھیں کو یا نہیں جاتا
 وہ تو ان کو میری خوشی کا ہے
 یہ ان سے میری خوشی کا ہے
 یہ ان سے میری خوشی کا ہے اور انھیں

جنت کو چلے شہد میں کہہ کر
 اب مہدی نادی تجھے کہہ کر

شہد وہی ہے جو زمین دلیکے آگے
 جہاں کا گلاکٹ گیا ہونے کے آگے

خدا نے میں سے طلب کر کے بھیجیں
 یہ ان سے میری خوشی کا ہے اور انھیں

میں اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہونے والے اور کمالی اندر رکبانہ فی اعلیٰ عاقبتین از آنجا کہ لکے کلام کا ایک زمانہ مشتاق تھا اور مدت سے تمامی اہل الرس کے اس پر مذاق یعنی کہ اگر یہ کلام معروض طبع میں آئے تو ہوا تو جہاں تک حصول ثواب اور باقیات الصالحات اور اس محدود کا ہونا اور حقیقت میں اگر کلام قدما کا زیر طبع نہ آتا تو جہاں تک القرض مدحت سے مدد نہیں آتی ہونا مگر فی اہل ذلک کار پر اذان مطرب نے کمال تحتس و طاش اور ان عمدہ عمدہ مشورہ کی وجہ سے علی العموم کسی نے دیکھا بھی نہ تھا جی را کہ چار ملہ و عین یہ کلام خصاحت نظام طبع ہوا۔ اور اس طرح سے ان مشورہ کے اس ہیچ ان قابل الصناعت پیر و بنی علی سید صدق حسین رفوی کو چنانچہ اس کی پاس تھی اوسے اس کلمہ میں نے انکی تحت میں چنانچہ تمام کیا ہے اگرچہ اختلاف فقوای سے ناپا رہی اور روز ہوا خطا سے۔ فرڈ غیر سہ سہ ملو ہر مگر تاہم انشا و اللہ تعالیٰ کیا عجب ہے کہ کوئی مدوعہ تک سے معنی اور ناسوزون نہ رہا ہوا اولیک یہ بھی التزام کیا ہے کہ ہر شے کو ہندسہ طاق سے شروع اور ہندسہ جفت پر تمام کیا ہے تاکہ اگر جس مشورہ کو چاہے جلد سے علیحدہ کرے اور ممبر پر تمام بنا کر جانے کی ضرورت نہ پڑے از آنجا کہ تمامی جلدین ہر فور طبع بسبب اذبات الشقان ہدیہ ناظرین ہو گئیں اور پھر کئی مشتاق خریداروں کا کم نہوا لہذا یہ جلد دوم باہر ہوا۔ طبع فیصلہ مجمع مشورہ اشاعت علوم و منہل نروج فنون شمع شبستان اقبال سنڈیشن ہرم اجبال مشورہ شہزادہ بک و دور جناب منشی نوک نشور صاحب لادال بالفرج والسورہ اربع کلمہ عمدہ حضرت گنج ہماہ اکتہ برشتہ عیسوی مطابق ماہ محرم الحرام ۱۳۲۱ ہجری طبع ہو کر مسائل گلو سے

مشاقان مولوی ہمنہ و کرمہ قالی علیہ السلام

مشرفہ ظہیر - از منشی ضمیر الدین صاحب بگراہی۔
 مسدس آوج - تالیف مرزا محمد جعفر صاحب
 تتخلص باوج ظلت الصدق جناب مرزا
 دبیر صاحب مرحوم اسمین جناب امیر المؤمنین
 علی مرتضیٰ علیہ السلام کی نہایت عمدگی سے صحیح
 کی ہو قابل ملاحظہ مومنین ارباب - شوق ہو
 ذائقہ مآثم - معروف بہ جمل مجلس شبہ سبحان
 کیا کتاب مثال بکت و ثواب ہو جس میں مثال
 معائب فاسد آل عبا، دیگر شہدائے کربلا
 کے کمال روایات صحیحہ سے ذکر آل عبا
 شاخون جگہ گوسفگان مصطفیٰ سید و زجر حسین صاحب
 رشوق المشہدی الاثناعشری تتخلص بہ وزیر
 نے تصنیف فرمایا ہے کہ سب عفو جرائم
 توجیح و توجیہ و دست داماں حسین ابن علی پر
 اس جمل مجلس میر کی جہاں تک تعریف کی جائے
 بجا ہو کیا خوب بیان ہو کہ کیسا ہی سنگدل
 بہ کلاب مصائب شہدائے کربلا کو اس
 بیان شیرین پر تاثر نہ تیکھا تینوں القلوب
 سوم دل بن نہ نکا اور ہاں اسکا ماتمہم
 پگھل کر یہ جاویگا
 احکام الاثریہ - فقہ امامیہ میں نہایت عام مفید
 کتاب ہو فوائد بشمار سے ممبری ہو بہین ۲
 باب ہین اور ہر باب میں فصلیں ہین چنانچہ
 عنہ العائذہ منہرست ناظرین پر خوبی اور
 عمدگی اس رسالہ کی خود تکشف ہو جاوگی کہ

عام نفع کے واسطے حاجی حسین علی صاحب
 نے کس آئین شایستہ اور ترکیب بالیستہ
 سے مدون فرمایا ہو جسے دیکھا پسند کیا ہو
 خواہش سے ہدیہ لیا۔
 حلیۃ العرائس - یہ کتاب بزبان اردو فقہ میں
 اسم با مسیٰ ہوا اسمین عورات کے مسائل فقہیہ
 حور و زمرہ کے کار آمد ہین صاف صاف
 شرح لکھے ہین اگرچہ رسالہ مختصر ہو مگر فوائد
 عظیم مرتب ہین جامع عباسی تذکرۃ الصلوٰۃ
 وغیرہ کتابین اکثر عورات کو پڑھانی جاتی ہین لیکن
 بعض بعض باتین اسمین آئین سے زیادہ
 ہین اور عبارت عام فہم نہایت سلیس ہو
 اور مسائل بہت عمدہ عمدہ یا مانید صحیحہ اسمین
 موجود ہین اسکا پڑھنا عورات کے لیے کبھی عظیم
 ہو مصنف اسکے مولوی امراؤ علی صاحب
 لکھنوی ہین۔
 پچھلے حمد نندی - یہ کتاب مختصر روزمرہ کی
 بہل چال سابق روش کی نظم ہو اکثر اطفال
 خرد سال اور عورت کے دہن میں بہتی ہو
 انسان کا مزاج و قبضین منکر و تکریر کا سوال
 و جواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے
 نظم ہو چھوٹے چھوٹے ٹرکے اور ٹرکیوں کو ازبر
 یاد کرانے میں جس سے مسائل میں بھی قنیت
 ہو جاتی ہے اور روزہ و نماز جو کہ اصول مذہب
 ہو اسمین صلاحیت کامل پیدا ہوتی ہو اور عمدہ

